اپنی آنکھون سے دیکھ چکا ہون کہ عمر عیار و دیگر خدا پرست قید تھے اور کئی کرامتین بھی ہین دیکھین ایک میرے اوپر کیا منحصر ہی سب اہل دربار نے دیکھا ہی افغانہ نے مُنھ پیٹ کر کہا کہ او چھوکرٹے تجکو کس طور سے سمجھاؤن تیری سمجھ مین آتا ہی نہین ہی تو بڑا بیوقوف ہی اور اور تیرے سردار بھی وہ سب نقلی تھے کوئی اصلی نہ تھا اُسنے سب سحر سے بنائے تھے وہ سب بنے ہوئے تھے صرف دھوکے کے لیے یہ امر اُسنے کیا تھا ارے احمق سمجھ تو سہی کہ مین کیا کہتی ہون اگر تجکو یقین نہین آتا ہی تو خود اوراق مین دیکھ لے اور اپنے سحر سے دریافت کرلے مین تو یہ سب امر دیکھ کر وہان سے چلی تھی کہ چلکر گرفتار کرلون اور اُسوقت یہان آکر پہونچی کہ جب وہ جا چکا تھا بڑا مقدر کا اچھا ہی یہ جو افغانہ نے کہا اب تو کچھ شندکال و اہل دربار کو بھی یقین ہوا شندکال خیال کرنے لگا کہ بہت بڑی غلطی کی اگر ایسا کیا ہو افغانہ نے شندکال سے کہا کہ مین نے اسی سبب سے اگر تمام اہل دربار پر سحر کر دیا تھا کہ وہ کہین جا نہ سکے مین نے جو سحر سے یہان آکر دریافت کیا تو اُسکو نہ پایا یہ کہکر اوراق نکالکر سامنے شندکال کے ڈالدیے اب جو شندکال نے دیکھا جسقدر افغانہ نے کہا تھا اُسیقدر پایا یہ ظاہر ہوا کہ وہ ملک الموت نہ تھا بلکہ خواجہ عمر تھے کہ صورت بنا کر عیاری کرنے آئے تھے اپنے سرداروں کے رہا کرنے کو اور وہ جو خدا پرستون کی صورتین دکھائین تھین وہ سب عیاری کی صورتین تھین کہ مکر سے بنائین تھین یہ پڑھنا تھا کہ شندکال کو تو سکتہ سا ہوگیا دم بخود ہوکر رہ گیا اہل دربار کی طرف دیکھ کر کہا کہ نانی امان بجا فرماتی ہین بہت بڑا دھوکا دیا اور بہت بڑی عیاری کی کیسے غفلت کے پردے پڑے تھے کہ کچھ خیال نہ ہوا اب اہل دربار کو بھی یقین ہوا ہر ایک عالم سکوت مین دم بخود ہوکر رہ گیا اور باہم کہنے لگا کہ بہت بڑی عیاری کی کیا خوب دھوکا دیا خیر اس امر کا شکر کرنا لازم ہی کہ وہ ہم سب کو زندہ چھوڑ کر چلا گیا اگر قتل کر ڈالتا تو ہم اُسکا کیا کرتے خداوند نے اپنا بڑا فضل کیا ادھر شندکال نے افغانہ سے کہا کہ نانی امان آپ نے پہلے سے خبر نہ لی جب وہ چلا گیا جب آپ تشریف لائین اب کیا کرون کیونکر اپنے سردارون کو اُسکے ہاتھ سے بچاؤن نہ معلوم وہ کدھر گیا ہی اور کس طور سے اُنکے ساتھ

پیش آیا افغانہ نے جواب دیا کہ مجکو کیا خبر تھی کہ تو ایسا نادان ہی کہ ہر مرتبہ دھو کا کھائے گا
یہ بھی اسوقت اتفاق سے دیکھ لیا خیال جو آیا شنکال نے کہا کہ نانی امان اب اسکی
کوئی تدبیر فرمائیے عرصہ نہ لگائیے میرے سرداروں کو اُسکے ہاتھ سے بچائیے افغانہ
نے جواب دیا کہ تو تو ایک کام کر اور مین اُسکو درست کرون کیا کرون تجھ سے مجکو الفت
زیادہ ہی خیر مین کوشش کرتی ہون اور دریافت کرتی ہون کہ وہ کدھر گیا ہی اور جاکر اُسکو
ابھی اسیر کر کے لاتی ہون اور سردارون کو بھی اُسکے پنجہ سے بچاتی ہون یہ کہکر اوراق مین
دیکھا کہ اسوقت عمر کہان ہی اور کس فکر مین ہی اور جو سردار اُسکے ہمراہ گئے ہین وہ کہان
ہین یہ دیکھنا تھا کہ اوراق مین نکلا کہ عمر عیار فلان صحرا مین فلان پہاڑی پر قریب عنطاقیہ
کے ہی اور جو سردار ہمراہ گئے تھے اُنکو عیاری کر کے بیہوشی دی ہی جسمین وہ سب
بیہوش پڑے ہوئے ہین خواجہ خنجر لے کر اُنکے قتل کے لیے چلے ہین یہ جو دیکھا افغانہ
نے مُنھ پھیر لیا شنکال نے کہا کہ کیا نانی امان میرے سردار مارے گئے افغانہ نے
کہا کہ ابھی تو نہین مارے گئے مگر غضب ہی کہ سب کو اُسنے بیہوش کیا ہے
سب بیہوش پڑے ہوئے ہین وہ خنجر لے کر چلا ہی لے تو بھی دیکھ لے شنکال نے
جو دیکھا تو وہی سب واقعہ تحریر پایا شنکال نے ہائے کا نعرہ کیا اور کہا کہ غضب
ہو گیا نانی امان جلدی تدبیر کیجیے افغانہ چونکہ اس سے الفت کرتی ہی خیال ہوا کہ ایسا
نہ ہو کہ یہ ناراض ہو جائے تیرے وقت پر کمی کرے تیری مزے مین فرق آئے یہ دل
مین خیال کر کے جواب دیا کہ تو اطمینان رکھ مین جاتی ہون اور سبکو بچاتی ہون عمر عیار کو
اسیر کر کے لاتی ہون یہ کہکر سحر کیا دو پر پیدا ہوئے یہ چیل کی خالہ مثل گدھ کے اُڑ کر چلی مگر
بہت تیز جیسے ہوا کی شدت مین پتہ اُڑ کر جاتا ہی یہ تو ادھر چلی اُدھر شنکال نے کہا
کہ ای حاضرین دربار عمر بہت بڑی عیاری کر گیا اسکا گمان بھی نہ تھا کہ وہ اب اندر طلسم
کے آئے گا کیونکہ مین نے راستہ طلسم کا بالکل بند کر دیا تھا مگر کیا معرکہ کی عیاری کی
واقعی بہت عیار زبردست ہی میرے اوپر کیا منحصر ہی بڑے بڑون نے دھوکا کھایا
ہی خواجہ کی عیاری سے یقین مان لو اگر نانی امان بھی یہان ہوتین تو دھوکا کھاتین

پہچان نہ سکتین اگر اوراق ہین نہ حال دریافت کرتین تو بھی حال نہ معلوم ہوتا مگر خیر اچھے وقت پر خیال آیا اب وہ گئی ہین سب کو رہا بھی کرلائینگی اور عمر کو بھی اسیر کرلائینگی خداوند ایسا کرین کہ وہ قتل نہ کرچکا ہو کہ قبل قتل کرنے کے یہ پہونچ جائین اہل دربار نے جوابدیا کہ تشریف تو بہت تیزی سے لے گئین ہین دیکھیے کیا ہوتا ہی شنکال یہان بیٹھا ہوا سرداروں سے باتین کررہا ہی اور انتظار افغانہ کا کررہا ہی اُدھر افغانہ سحر سے اُڑی ہوئی مثل باز کے چلی جاتی ہی جیسے باز شکار پر جاتا ہی اُدھر پہاڑی پر سب بیہوش پڑے ہوئے ہین خواجہ خنجر بکف چلے جاتے ہین راوی بیان کرتا ہی کہ افغانہ اسقدر جلد یہان آکر پہونچی کہ خواجہ قریب پہونچے تھے اور ہاتھ اُٹھایا تھا کہ خنجر مارون کہ افغانہ اُس مقام پر آکر چمکی چونکہ سحر سے دوسرے اوراق سے پتہ تو مل چکا تھا جب وہانپر پہونچی اسنے نگاہ نیچے دوڑائی دیکھا کہ سب بیہوش پڑے ہوئے ہین اور خواجہ اپنی اصلی صورت پر خنجر بکف قریب کھڑے ہوئے ہاتھ اُٹھایا ہی وار کرنے کو یہ دیکھ کر اُسکو تاب نرہی آواز دی کہ او سار بان زادے حرامزادے تین روپیہ کے پیادے کیا غضب کرتا ہی مین آپہونچی میر القب افغانہ جب درست ہو گا کہ جب مین تجھکو قتل کرلونگی خوب مین وقت پر پہونچی بہت بڑی تو نے عیاری کی خوب شنکال کو دھوکا دیا وہ احمق تھا تیرے دھوکے مین آگیا مین کب آتی ہون تو میرے ہاتھ سے بچ کر کہان جاسکتا ہی یہ کہتی ہوئی بلندی سے مائل طرف پستی کے ہوئی ادھر خواجہ نے جو اُسکی صدا سُنی دل مین خیال کیا کہ یہ آواز کدھر سے آئی ذرا دیکھنا چاہیے اِدھر اُدھر دیکھا کسیکو نہ پایا پھر قصد کیا یہ سونچ کر کہ ہوگا کوئی کسی کو پکارتا ہوگا تم کو کیا مطلب تم اپنا کام کرو یہ خیال کرکے پھر خنجر کو علم کیا کہ ابکی مرتبہ بالاے سر سے آواز آئی کہ او ظالم تو سُنتا ہی نہین دیکھ مین آپہونچی کہان جائے گا ابکی خواجہ کو پہلے مرتبہ سے آواز قریب زیادہ معلوم ہوئی ادھر اُدھر پلٹ کر دیکھا خنجر روک کر جب کسی کو نہ پایا کہ آواز آئی اِدھر اُدھر کیا دیکھتا ہی بالاے سر دیکھ تیری قضا تیرے سر پر آپہونچی ہی یہ جو خواجہ نے سُنا سر اُٹھا کر جو دیکھا تو دیکھا کہ ایک کالی بلا مثل سیاہ آندھی کے اُڑتی ہوئی چلی آتی ہے

تمام جسم اسکے شعلہ شکل رہے ہین کہ درخت جلے جاتے ہین مانند قطرہ باران کے زمین کی طرف مائل ہو یہ دیکھنا تھا کہ خواجہ پر خوف غالب ہوا ہاتھ کانپنے لگا تمام اندام مین رعشہ پڑگیا ایسی اُسکی صورت مہیب تھی خواجہ نے دل مین خیال کیا کہ معلوم ہوتا ہو میرا راز کھل گیا شنکال آگاہ ہوگیا اُسنے کسی ساحر زبردست کو میری گرفتاری کے لیے روانہ کیا ہو وہ آیا ہو اور کیسے بُرے وقت پر آیا ہو کہ جب مین اپنا سب کام کر چکا تھا افسوس اِن حرامزادون کی قضا نہ تھی اے خواجہ اپنے کو بچاؤ اور فکر کرو کہ اسکو بھی ساتھ انکے قتل کرو اگر تم رہا ہوگے تو فکر کرکے قتل کر لوگے اور اگر یہ قتل بھی نہوئے تو تمھارا تو کام ہو چکا ہو جہانگیر و سیمائے مہر جمال کو رہا کر چکے ہو اور کوئی عیاری کرکے علمشاہ وغیرہ کو رہا کر لینا اپنے جان کا بچانا مقدم ہو ایسا نہ ہو کہ یہ بلا آتی ہو مجھکو پکڑ لے اب خواجہ یہ سوچ کر فکر کرنے لگے کہ کہین بھاگ جاؤن پھر دل مین خیال کیا کہ جدھر بھاگ کر جاؤنگا یہ سحر کرکے اسیر کر لے گی سحر سے دریافت کرکے وہان بھی پہونچے گی کیا تدبیر کرون فوراً خیال آیا کہ گلیم اوڑھ کر غائب ہو جاؤ اور دیکھو کہ یہ یہان آکر کیا کرتی ہو اگر بن پڑے تو اُسکو بھی عیاری کرکے قتل کرو یہ جو خیال آیا جب تک وہ زمین پر آئے آئے خواجہ نے گلیم اوڑھ لی اور غائب ہو گئے مگر اُسی مقام پر کھڑے ہوئے ہین کہ اُسنے جو غور کرکے اب دیکھا تو خواجہ کو نہ پایا چونکہ قریب آچلی تھی زمین پر آئی قریب اُن سب سردارون کے جو کہ بیہوش پڑے ہوئے تھے جب خواجہ کو اسنے نہ پایا تو خیال کیا دل مین کہ مین دیکھتی چلی آتی تھی کہ اِسی مقام پر کھڑا ہو یہ حرامزادہ عیار چلا کہان گیا میرے ہاتھ سے بچکر جائیگا کہان معلوم ہوتا ہو کہ مین نے جو ڈانٹا تو اِسنے مجکو دیکھ لیا اور میرے خوف سے ڈر کر بھاگ گیا یہ سوچ کر اِدھر اُدھر نگاہ دوڑا کر دیکھنے لگی خواجہ کو دیکھ رہی تھی شامت اعمال قضا اسکو گھیرتے ہین اتفاق سے ایک کھسیارا گھاس لیے آتا تھا اُسکو جو پیاس لگی وہ بیچارا آفت کا مارا پانی پینے کو پہاڑی پر آیا چونکہ اُسی پہاڑی پر چشمہ تھا اُسکو کیا معلوم تھا کہ وہان میری اجل موجود ہو اگر پانی پینے جائے گا تو تو خود

موت کا گھونٹ ہو جائیگا اگر یہ جانتا تو کیون آتا خدا کے کارخانے کو ملاحظہ فرمائیے
کہ کب وہ اُس لکاتہ کے سامنے آیا جب کہ خواجہ غائب ہو چکے ہین وہ خواجہ
کو تلاش کر رہی ہو اُس قحبہ کی نگاہ اس بیچارے پر پڑ گئی اُسنے جو اس گھسیارے کو
دیکھا کہ ایک گھسیارا میری طرف چلا آتا ہو اسنے خیال دل مین کیا کہ ہو نہو یہوہی
ساربان زادہ عمر عیار ہو گھسیارے کی صورت بنکر مجکو دھوکا دینے آتا ہو مجکو
آتے ہوئے دیکھکر غائب ہو گیا اِدھر اُدھر اب پھر صورت بنکر آیا ہو اسکیو تو
ہوشیار نہ کر گولہ سحر کا اُٹھا کر مار دے جب سحر کر چکنا اسوقت ہوشیار کرنا ایسا
نہ ہو کہ یہ سمجھ جائے کہ پہچان لیا ابھی دور ہی بھاگ نہ جائے یہ تجویز کر کے گولہ جھولی
سے نکالا وہ گولہ کہ جسکو ساحر بھی ذرا مشکل سے رد کرے اُسپر اسم سحر دم کر کے اُس
بیچارے بے گناہ آفت کے مارے گھسیارے پر مارا وہ بیچارا اپنے مقدر سے
غافل سر جھکائے پانی پینے کے خیال مین چلا آتا تھا اُسکو کیا خبر تھی کہ قضا آبرابر
ہوئی ہو اِدھر تو اسنے گولہ مارا اور آواز دی کہ گیر گیر کا کہنا تھا کہ اُسکے پاؤن زمین
نے پکڑ لیے یا تو وہ چلا آتا تھا یا خود بخود تھم گیا لاکھ لاکھ پاؤن اُٹھاتا ہو نہین اٹھ
سکتے ہین یہ حیران ہوا کہ یہ کیا واقعہ ہو اُدھر اُس لکاتہ نے آواز دی او ساربان
زادے مین تیرے فقرہ مین آنے والی نہین ہون یہ شنکال ہی ہو کہ ہر مرتبہ
دھوکا کھاتا ہو کیا بیوقوف ہو کہ ابھی تو میری صورت دیکھکر بھاگا تھا فوراً ہی
گھسیارا بنکر مجکو دھوکا دینے آیا اب تو کہان جاتا ہو مین نے پہچان لیا میرے
سحر سے بچ تیری قضا ہی تھی جو تو بھاگ کر پھر آیا یہ دھوکے اور فقرے کسی بچے
کو دے مین آنے والی نہین ہون یہ جو کہا اُس گھسیارے نے سر اُٹھا کر اسکی
طرف دیکھا اس خیال سے کہ یہ کون ہو جو ایسی تقریر کر رہا ہو اُدھر وہ گولہ تو مار ہی
چکی تھی اس بیچارے کی پیٹھ پر آکر پڑا کہ پشت کو توڑ کر نکل گیا یہ ہائے دیا
کہکر چرخ کھا کر زمین پر گرا فوراً مر گیا سانس بھی نہ لی بڑے قیامت کا اسنے
سحر کیا تھا خواجہ نے جو یہ واقعہ دیکھا دل مین کہا کہ یہ قحبہ بڑی ظالمہ ہو تمھارے

تمھارے دھوکے مین اسنے اس بیچارے گھسیارے کی بیگناہ جان لی ایسی ظالمہ کا قتل کرنا اچھا ہی یہانسے کچھ دور چلکر اسکے قتل کرنے کی فکر کرو خواجہ تو یہ خیال کرکے گلیم اوڑھے ہوئے اُسطرف کو چلے جدھرسے وہ گھسیارا آیا تھا یہان اس لکاتہ نے سحر کرکے پانی برسایا جیسے پانی برسا اُن سب پر بوندیان پڑین سبکی بیہوشی برطرف ہوئی سبکو ہوش آیا ہر ایک نے اپنے کو اُسی پہاڑی پر فرش پر پڑا ہوا پایا ایک نے دوسرے کی طرف دیکھا اس خیال سے اشارے سے بات کی کہ ملک الموت قدرت موجود ہین ایسا نہ ہو کہ خفا ہو جائین ایک نے دوسرے سے کہا کہ بہت بڑی خرابی ہوئی شراب پیتے ہی بیہوش ہو گئے ملک الموت قدرت اپنے دل مین کیا کہتے ہونگے بڑی خفت ہوئی دوسرے نے اشارہ سے جواب دیا کہ بھائی کیا بیان کرین واقعی شراب بہت تیز تھی اُٹھو اور ملک الموت قدرت کی خدمت مین اپنے بیہوش ہونے کی معذرت کرو تاکہ وہ ناراض نہ ہون اور وہ خفا نہ ہون یہ جو اُسنے اشارے سے کہا اُدھر ہر ایک نے یہی خیال کیا سب ایک مرتبہ گھبرا کر اُٹھ بیٹھے اس خیال سے کہ ملک الموت کی خدمت مین یہ عذر کرین کہ ہم لوگون نے کبھی ایسی شراب نہین پی تھی اُسکے نشہ کی حالت سے آگاہ نہ تھے اسوقت جو آپ کی پرورش و عنایت سے ملی اور مزے کی معلوم ہوئی تو زیادہ بھی پی لی بدین سبب ہم لوگ بیہوش ہو گئے معاف فرمایئے راوی کا اس مقام پر یہ قول ہی کہ اُن سب نے اُٹھ کر اور ایک مرتبہ گھبرا کر اُس طرف کو دیکھا کہ جدھر ملک الموت بیٹھے ہوئے تھے جبکہ یہ لوگ بیہوش ہوئے تھے تو اُس مقام پر ملک الموت کو نہ پایا اُنکی کنیز کو دیکھا یعنے ملکہ افغانہ نانی شندکال کو پایا کہ وہ کھڑی ہوئی ہی اور ہم سب کی طرف بنگاہ قہر دیکھ رہی ہی اور کچھ فاصلہ پر فرش سے زمین پر ایک لاش پڑی ہوئی ہی کبھی اُس لاش کی طرف دیکھتی ہی اور کبھی ہماری طرف یہ جو اُن سب نے دیکھا بہت حیران ہوئے اور گھبرائے اور خیال کیا کہ یہ کیا واقعہ ہی کیا ہم خواب دیکھ رہے ہین اگر خواب نہین ہی اور حالت بیداری ہی تو ملک الموت کہان تشریف لے گئے اور ملکہ یہان کیونکر آئین یہ تو اپنے مکان پر تھین انکو کیا خبر افغانہ کو

سب نے پہچان لیا تھا انھون نے خیال کیا کہ یہ تو بادشاہ کی نانی ملکہ افغانہ ہین یہ کو بہ سبب
وحشت خوف دشمنون کے زیر زمین رہتی ہین جب جی چاہتا ہی تو بادشاہ کے پاس آتی ہین یہ اسوقت
کہان حیران ہو ہو کر ایک دوسرے کی طرف دیکھتا ہی مگر کچھ کہہ نہین سکتا ہی اُنھین سے
ایک نے جراءت کر کے اور افغانہ کی طرف دیکھکر کہا کہ اے ملکہ عالم آپ یہان کہان
تشریف لائین اور ملک الموت کہان تشریف لے گئے ہم سب تو اُنکے ہمراہ پاس
عنطاق کج کلاہ کے جاتے تھے اور وہان سے آسمان پر خدمت خداوند مین اُنکی زیارت
سے مشرف ہوتے ملاحظہ فرمایئے یہ نامہ بر عنطاق کا بھی ہمراہ ہی آپ کیونکر یہان تشریف
لائین اور آپکو کیونکر خبر ہوئی یہ ارشاد ہو کہ ہم جاگ رہے ہین یا سوتے ہین یہ جو کہا افغانہ
نے اُن سب کی طرف دیکھکر کہا کہ کیسے ملک الموت اور کیسا عنطاق کے پاس
جانا اور آسمان پر جانا ارے کمبختون وہ ملک الموت نہ تھا تم سب کے سب کیسے
نادان اور احمق ہو آجتک کسی کے پاس بھی ملک الموت آئے ہین سوا
اُسوقت کے کہ جب وہ مرتا ہی سوائے اس امر کے کہ اُنھون نے آکر روح قبض کی یہ
کونسی عقل ہی کہ ملک الموت اسطور سے آئینگے ہم سب اُنکو دیکھین گے وہ ہمارے
ہمراہ رہین گے ارے وہ ملک الموت نہ تھے یہ سب امر عقل کے خلاف ہی وہ
سمر عیار تھا عیاری کرنے آیا تھا عیاری کر کے جہانگیر و سیمائے مہر جمال کو رہا کر کے
لے چلا تھا ہم سب کو اپنے ہمراہ لایا تھا اس لیے کہ تم سب کو قتل کرے
اور وہی جال پھیلایا تھا اس پہاڑی پر تم سب کو دھوکا دے کر اُتارا اور
بیہوشی دے کر تم سب کو بیہوش کیا اور قتل کرنے چلا تھا کہ مین آکر پہونچی
مجھکو دھوکا دے کر بھاگا اور گھسیارے کی صورت بنکر مجھکو دھوکا دینے
آیا تھا کہ مین نے سحر کا گولہ مارا وہ اُس پر پڑا اسکا کام تمام ہوا مین نے
اپنے قریب بھی نہ آنے دیا وہ سامنے لاشہ پڑا ہوا ہی اُس ساربان
زادے نے مجھکو بھی شتنگال بنایا کہ جیسے تم سب شتنگال اُسکے
دھوکے مین آگئے اور وہ عیاری کر کے اپنا کام کر کے چلا گیا بھلا مین کب دھوکے

مین آئی ہون دیکھو وہ سامنے لاش پڑی ہی اور تم سب جاگ رہے ہو مین نے اُسکو قتل
کر گئے اور سحر کر گئے ابر سحر سے پانی برسا کر تم سب پر سے بیہوشی برطرف کی یہ تو بتاؤ کہ
تم کو اُسنے کیا دھوکا دیا اور کیونکر بیہوش کیا یہ جو افغانہ نے بیان کیا اب تو سب کے
اور زیادہ حواس جاتے رہے ایک نے دوسرے کی طرف دیکھا اور حیران ہوکر کہا کہ یہ
ملکہ عالم فرماتی کیا ہین کیسا عمر عیار اور کیسا قتل کرنا ہم پر کیا منحصر ہی کہ ہم نے دھوکا کھایا
ایک سرے سے سب نے دھوکا کھایا شنگال ایسا ساحر اُسنے بھی دھوکا کھایا
معلوم ہوتا ہی کہ اِنکا دماغ خراب ہو گیا ہی اُنھون نے مہمان آکر ایسی ویسی باتین
کہین ہونگی ملک الموت خفا ہو کر چلے گئے ملکہ نے اُسی دھوکے مین
کسی ساحر کو قتل کیا ذرا ملکہ سے تو دریافت کیا ہوتا کہ آپ کو کیونکر معلوم ہوا کہ یہ ملک الموت
نہین ہین آپ تو اپنے مکان پر تشریف فرما تھین کیا آپ کو آپکے سحر نے خبر دی
یہ کہکر افغانہ سے کہا کہ اے ملکہ یہ آپ کیا فرماتی ہین ایسے بزرگان دین و مقربان درگاہ
خداوندی کو عمر عیار فرماتے ہین دیکھیے ایسا نہ ہو کہ وہ خفا ہو جائین خوف فرمایئے وہ
ملک الموت ہین کہین خفا ہو کر روح نہ قبض کر لین آپ کو کیا معلوم کہ اُنسے کیا
کیا کرامتین ظاہر ہوئی ہین جب بادشاہ نے کرامتین دیکھین تو اُسوقت اُنکے کہنے
پر یقین کیا اور اُنکی عزت کی آپ اُسوقت تشریف فرما نہین تھین اگر ہوتین تو
آپ کو بھی یقین ہوتا یہ تو فرمایئے کہ وہ چلے کہان گئے اور آپ کو یہ کیونکر معلوم ہوا
کہ یہ عمر عیار ہی افغانہ نے برہم ہو کر جواب دیا کہ اے نالایقون تم بھی احمق ہو اور تمھارا بادشاہ
بھی اور مجھکو بھی احمق بناتے ہو بڑے ساحر بنے ہو تم ایسے ساحر بن جاؤ تو رہی بات میرے
اوپر اعتراض کرتے ہو کہ آپ ایسے بزرگ کو عمر عیار بناتی ہین وہ ملک الموت تھے آگاہ
ہو کہ تم نے کیونکر جانا کہ یہ عمر ہی ملک الموت نہین ہی وہ میری روح کیا قبض کرتا اگر
مین نہ آجاتی تو تم سب کی روح قبض کر لیتا اور صحیح سلامت چلا جاتا مین اُسکی جان کی
ملک الموت ہو گئی یا تو وہ خود ملک الموت بنا ہوا تھا یا اُسکی روح ملک الموت نے
قبض کر لی وہ سامنے لاش پڑی ہوئی ہی یہ کہکر اور لاش مین دیکھنا اور سب حال ظاہر ہونا

شندگال کے پاس دربار مین جانا وہان نہ پانا وہان سے دیکھکر ادھر کو آنا شندگال سے
تقریر کا ہونا یہان آکر خواجہ کو خنجر بکف دیکھنا اور سب کو بیہوش پانا اپنا نعرہ کرنا خواجہ
کا صداے نعرہ سنکے غائب ہو جانا گھبیار سے نکا ادھر کو آنا اپنا خواجہ خیال کرکے اسکو سحر
کرکے قتل کرنا ابر سحر برسا کر سب کو ہوش مین لانا بیان کیا جب یہ سب تقریر اُن سب نے
سُنی اب یقین آیا ہر ایک نے افغانہ کے قدمون کو بوسہ دیا اور کہا کہ ہم سب کی جان
آپ نے بچائی دو بارہ عمر ہم سب کو خداوند عجائب نگار نے مرحمت فرمائی ورنہ اس عیار
نے تو خاتمہ کیا تھا ہمارا واقعہ یہ ہوا کہ جب ہم سب اس پہاڑی کے قریب پہونچے حکم دیا
کہ ذرا یہان ٹھہر جاؤ تھوڑی دیر سیر کر لین ہم سب ٹھہر گئے شراب نکالکر یہ کہکر ہم کو دی
کہ یہ شراب بہشت ہی ہم سب نے پی کل حال اُن سب نے جو کہ سابق مین تحریر کر چکا
ہون جسطور سے خواجہ نے اُن سب کو بیہوش کیا تھا بیان کیا افغانہ نے کہا کہ خیر
جو کچھ ہوا وہ گذر گیا تم سب کی زندگی تھی جو مجکو خیال آیا بڑی کل بل اسوقت ٹل گئی
خیر جاؤ اور اُس لاش کو اُٹھا لاؤ اور اُسکا منھ دھوکر دیکھو کہ عمر عیار ہی یا نہین تاکہ تم
سب کو بالکل یقین ہو جائے شک باقی نہ رہے تم سب کو یقین نہین ہی کسیقدر شک
ہی اُن سب نے عرض کیا کہ بھلا ہم آپ کو جھوٹا خیال کر سکتے ہین اتنی بھی ہماری مجال و
طاقت ہی اور آپ کے فرمانے کو یقین نہین کر سکتے ہین اُسمین شک لا سکتے ہین ہم کو
بالکل یقین ہی افغانہ نے کہا کہ نہین لاش اُٹھا لاؤ اول تو مین نے خود اُس مکار کی
صورت نہین دیکھی ہی مین خود اُسکی زیارت کی مشتاق ہون دوسرے شندگال کے
پاس لے جاؤنگی کیونکہ اُسکو ضرور شک ہی یہ دکھا کر اُسکو یقین دلاؤنگی جب یہ مین
کہونگی کہ مین نے عمر کو قتل کر ڈالا تو وہ یہ سوال نہ کرین کہ اگر قتل کیا تو اُسکی لاش کہان ہی
مجکو کیونکر یقین آئے اگر قتل کیا تھا تو لاش دکھا دی ہوتی تو اسوقت کیا جواب دونگی
اس سے اُسکے اس سوال کی نوبت نہ آئے کہ مین لاش دکھا دون تاکہ یقین آجائے
اُن سب نے جوابدیا کہ بہت خوب اُنمین سے دو ایک اُٹھکر گئے اور لاش کو اُٹھا لائے
افغانہ نے کہا کہ چشمے مین سے پانی لاکر اسکو نہلاؤ اور منھ دھلاؤ دو چار پانی لینے کو گئے

افغانہ اُس فرش پر بیٹھ گئی لاش سامنے رکھی ہوئی ہی اور سب مؤدب سر جھکائے ہوئے
بیٹھے ہین خیال کر رہے ہین کہ بڑے غضب کی عیاری کی تھی اور ہم سب کو قتل کیا تھا خوب
ملکہ نے آکر پہچان لیا یہان تو یہ واقعہ ہی اُدھر جب خواجہ نے دیکھا کہ اس لکانہ نے آکر
ان سبکو بچا لیا اور میرے دھوکے مین ایک بیچارے غریب مسافر گھسیارے کی جان لی
اور ان سبکو ہوشیار کیا تو یہ خیال کر کے کہ یہان سے چلو اگر اسکا کوئی عزیز زیر کوہ ہو تو
اُسکو اس حال سے آگاہ کرو اور کوئی تدبیر کرو کہ یہ لکانہ کسی طور سے دھوکا کھا جائے اور ماری
جائے اگر یہ بچکر نکل گئی تو بڑی خرابی ہوئی یہ سوچتے ہوئے دل سے باتین کرتے ہوئے
گلیم اوڑھے ہوئے زیر کوہ آئے یہان آکر گلیم اُتار ہی ایک دیہاتی کی صورت بنکر چلے دو ہی
چار قدم چلے تھے کہ دیکھا کہ ایک عورت کالا لہنگا پہنے ہوئے نیلی پھریا اوڑھے ہوئے
کالی کالی صورت گھاس پر بیٹھی ہوئی ہی کملی اور کھرپا و جال پاس رکھا ہوا ہی موٹی موٹی
روٹیان پانچ چار ایک مٹی کی ہانڈی پر رکھی ہوئی ہین ایک سفالی کلیہ پیالہ برابر اُسکے
رکھا ہوا ہی یہ معلوم ہوتا ہی کہ اس ہانڈی مین کچھ دال وغیرہ ہی وہ عورت بیٹھی ہوئی کبھی
اُس کھانے کی طرف دیکھتی ہی کبھی صحرا کی طرف کبھی جنگل کی سمت نگاہ پہاڑی کیطرف
اس سے یہ ثابت ہوتا ہی کہ کسی کا انتظار کر رہی ہی کسی کے لیے کھانا لے کر آئی ہی یہ جو خواجہ
نے دیکھا فوراً خیال دل مین پیدا ہوا کہ ہو نہ ہو یہ اُسی گھسیارے کی جورو ہی جسکو اُس لکانہ
نے میرے دھوکے مین قتل کر ڈالا یہ اُسکے لیے کھانا لے کر آئی ہی اُسی کو پریشان ہو ہو کر
دیکھ رہی ہی اس سے چلکر دریافت کرو کہ تو کون ہی اور کسکا انتظار کر رہی ہی اور یہ کھانا کسکے
لیے لیکر آئی ہی اگر یہ اُسکا پتہ دے تو اُسکو آگاہ کرو اور اسکے پردے مین کوئی عیاری
کرو شاید وہ لکانہ دھوکا کھائے اور فریب مین آجائے یہ سوچ کر اُسکے قریب آئے اُسنے
جو پاؤن کی چاپ سُنی سر اُٹھا کر اور مڑ کر ادھر کو دیکھا جدھر سے آواز پاؤن کی آئی تھی کیونکہ
وہ ادھر کو پشت کیے ہوئے بیٹھی تھی اُسنے دیکھا کہ ایک شخص کاندھے پر انگوچھا
ڈالے ہوئے مرضائی پہنے ہوئے دھوتی باندھے ہوئے بڑا سا لٹھ ہاتھ مین ری کا جھولن
جوتا پاؤن مین میرے پاس کھڑا ہی یہ دیکھ کر ڈری کہ معلوم ہوتا ہی کہ یہ چور ہی مجکو تنہا پا کر

آیا ہی کہ جو کچھ میرے ہاتھ لگے ہی چھین لے جائے اور اسکا پتہ نہین ہی نہ معلوم گھاس چھیلنے
چھیلتے کہان چلے گئے کسکو پکارون اس عورت کا مارے خوف کے عجب حال تھا کہ مثل
بید کانپ رہی تھی خواجہ نے کہا کہ ای عورت تو کچھ خوف نہ کر مین نہ ٹھگ ہون نہ چور
وہ جو سامنے گاؤن ہی اسمین رہتا ہون اسوقت دم جو گھبرایا تو سیر کرنے ادھر چلا آیا ہان
یہ بتاؤ کہ تم یہان اکیلی کیون بیٹھی ہوئی ہو اور کسکو گھبرا گھبرا کر دیکھ رہی ہو اور کسکا انتظار ہی
اُسنے کہا کہ ای بھائی مین تم سے کیا بیان کرون راوی کہتا ہی اُسکا وہ خوف کہ کانپ
رہی تھی اتنی بات کرنے سے برطرف ہوا اور اُسنے بھائی کہکر جواب دیا کہ میرے گھر
کے لوگ ہر روز یہان گھاس لینے آتے ہین اور گھاس لے جا کر بیچتے ہین اُسی مین ہم دونون
بسر کرتے ہین وہ تو سویرے چلے آتے ہین یہان گھاس چھیلتے ہین مین دوپہر تک اُنکے لیے
روٹی پکا کر لے کر آتی ہون اور اُنکو کھلاتی ہون اسی مقام پر وہ ہمیشہ مجکو ملتے تھے آج جو
آئی تو کملی و جال و کھرپا تو یہان رکھا ہوا دیکھا اُنکو نہ پایا بڑی دیر سے انتظار کر رہی
ہون کہ وہ آلیوین اور کھانا کھالیوین تو مین جاؤن دروازے مین قفل لگا آئی ہون ایسا
نہ ہو کہ کوئی قفل توڑ کر جو کچھ گھر مین گرستی ہی اُٹھا لے جائے اُس شخص نے کہا کہ ای عورت
مین جب یہان آیا تھا تو مین نے دیکھا کہ ایک آدمی لنبا سا گٹھا دوڑی لیے ہوئے
اس پہاڑی پر جا رہا تھا قرینے سے معلوم ہوتا تھا کہ پانی لینے جاتا ہی اور پیا سا ہی وہی
تو تورا مرد نہین ہی اُسنے کہا بتا کہ اُسکی کیا شکل تھی خواجہ نے جواب دیا کہ موٹا موٹا میلے
سی دھوتی باندھے ہوئے سر پر بال نہ تھے کالا کالا اُسنے سر جھکا کر کہا کہ ہان وہی مورا
گھروالا ہی اُسی کا انتظار ہی اگر کوئی اور ہوتا مین اُسکو یہان ٹھہرا دیتی خود جا کر بلا لاتی
کیونکہ دیر ہوتی ہی اگر روٹی وغیرہ یہان چھوڑ کر جاؤن کوئی کوا آ جاسکے اور روٹی لے
جائے تو وہ بھوکا رہ جائے مجکو کھا جائے آپ نے کہا کہ تو جا مین یہان ٹھہرا ہون
آگے نہ جاؤنگا اسی مقام پر کھڑا ہوا بہار دیکھونگا تو اُسکو بلا لا اُسنے کہا کہ پرمیشر تمکو
سلامت رکھین کہ تم نے میرے حال پر رحم کیا وہ یہ کہکر اُٹھی اور اُس پہاڑی کیطرف
چلی جب وہ دور ہو گئی خواجہ نے کیا کیا کہ وہ روٹیان اور ہانڈی وہ جال و کملی و کھرپا

وغیرہ سب اُٹھا کر نذر زنبیل کیا اور گلیم اوڑھ کر یہ بھی اُسکے عقب مین چلے اُدھر وہ سب
لوگ مع افغانہ کے بیٹھے ہوئے تھے پانی آیا تھا اور یہ فکر ہو رہی تھی کہ نہلائین افغانہ
سب واقعہ دریافت کر رہی تھی انصرام جادو بیان کر رہا تھا ابھی نہلایا نہ تھا کہ یہ
گھسیارے کی جورو اپنے خاوند کو تلاش کرتی ہوئی پہاڑی پر آئی اور راہ طے کرکے یہان
آکر پہونچی خواجہ بھی اسکے عقب مین تھے خواجہ نے آکر دیکھا کہ سب بیٹھے ہوئے
ہین لاش سامنے رکھی ہوئی ہے پانی آیا ہے نہلانے کی فکر کی جاتی ہے اس عورت نے جو دیکھا
کہ بہت سے مرد اور عورت اُس پہاڑی پر فرش بچھائے ہوئے بیٹھے ہین یہ اس خیال
سے اُنکے قریب آئی کہ انسے دریافت کرون کہ یہان کوئی لوٹا ڈوری لے کر پانی کی تلاش
مین تو نہین آیا تھا اور آیا تھا تو کدھر گیا کیونکہ یہ چشمے پر دیکھ آئی تھی وہان اسکو نہین ملا
کہان سے ملتا وہ تو آب موت سے سیراب ہو چکا تھا اُسکو افغانہ نے ایسا سیراب
کیا اور ایسے مقام پر پانی لینے کو روانہ کیا ہے کہ اب پھر کر نہ آئے گا وہ دنیا پر ہو تو ملے
یہ وہان تلاش کرکے ان سب کے پاس آئی یہان آکر کیا واقعہ دیکھا ابھی نہ دریافت
کیا تھا نہ کچھ پوچھا تھا کہ اسکی نگاہ اُس لاش پر پڑی پہلے ہی نگاہ مین اسنے پہچان لیا
کہ یہ تو میرے خاوند کی لاش ہے یہ دیکھنا تھا کہ ایک مرتبہ ہاے مورے خاوند کہکر زمین
پر گری اور تڑپنے لگی اور پچھاڑین کھانے لگی ارے مورے خاوند مورے وارث مورے
مالک تجھکو کس ظالم نے قتل کیا وہ کون ایسا تورا دشمن تھا جو تورا جی لیا مورا راج سہاگ
لوٹ لیا مین تو تیرے لیے روٹی لیکر آئی تھی تیرا انتظار کر رہی تھی جب عرصہ ہوا تو تجھکو تلاش
کرتی ہوئی یہان آئی یہان آکر تجھکو مردہ پایا یہ کہتے ہے اور پچھاڑین کھاتی ہے ایک آفت برپا
کر رکھی ہے اسکے یکایک گرنے اور رونے سے اُن سب نے جو پلٹ کر دیکھا تو یہ نظر آیا کہ ایک
عورت برابر لاش کے زمین پر پڑی ہوئی لوٹ رہی ہے اور رو رہی ہے ان سبکو حیرت ہوئی
کہ یہ کیا واقعہ ہے یہ کون ہے جو یون رو رہی ہے یہ لاش تو خواجہ کی ہے کیونکہ ملکہ نے خواجہ
کو قتل کیا ہے وہ ملکہ کو دھوکا دینے کو گھسیارا بنکر آیا تھا افغانہ نے بھی جو یہ واقعہ دیکھا
اُسکو بھی حیرت ہوئی اُن ساحرون سے کہا کہ اس عورت سے کہو کہ یہ تیرا خاوند نہین ہے

یہ خواجہ عمر ہی کہ تیرے خاوند کی صورت بنکر اس پہاڑ پر آیا تھا ہم نے اسکو پہچان کر قتل کیا
تیرے خاوند کو اسنے کہین پوشیدہ کر دیا ہوگا تو گھبرا نہین ہم اُسکو بھی تلاش کر دینگے ذرا ہم
اپنے کام سے فرصت کر لین چند ساحر اُٹھکر اُس عورت کے پاس آئے اور کہا کہ ای عورت
اسقدر نہ رو اور بیقرار بہت نہ ہو یہ تیرا خاوند نہین ہی بلکہ یہ خواجہ عمر عیار تھا جسکو ملکہ
نے قتل کیا یہ تو تیرے خاوند کی لاش نہین ہی عمر تیرے خاوند کی صورت بنکر ملکہ کو
دھوکا دینے آیا تھا کہ ملکہ کو دھوکا دے کر قتل کرون ملکہ نے پہچان لیا اُسکو قتل کیا تو
کیون بیقرار ہوتی ہی جاکر تلاش کر کہین نہ کہین اس عیار نے اُسکو جاکر پوشیدہ کر دیا ہوگا
کسی غار مین ڈالدیا ہوگا یہ وہ نہین ہی عمر عیار ہی ملکہ فرماتی ہین کہ ہم اپنے کام سے فرصت
کر لین تو تیرے خاوند کو بھی تلاش کر دینگی اُسنے جو یہ تقریر سُنی کچھ جواب نہ دیا اُسی طور سے
رویا و تڑپا کی آخر کو عاجز ہو کر لوگون نے ڈانٹنا شروع کیا تب اُسنے رقت کو ضبط کر کے
کہا کہ تم لوگ کیا کہتے ہو یہی میرا خاوند ہی مین کبھی نہ مانونگی یہ بتاؤ کہ اسنے تم سب کا کیا
کیا تھا جو اسکو قتل کیا فریاد ہی خداوندی یہ بالکل بے گناہ تھا کس امر کی اس سے
دشمنی تھی ہم لوگ تو کسی سے کچھ بولتے ہی نہین ہین جو دن بھر مین نصیب ہوا اُسی مین
بسر کی ہم اس عمرو کو کیا جانین کیسا عمر عیار یہ میرا خاوند ضرور ہی یہ بتاؤ کہ اسکی کیا
خطا تھی جو اسکو قتل کیا ہین تو خود جود ھری سے فریاد کرونگی خون کے بدلے خون لونگی
جان کے عیوض جان ابھی تو میری شادی ہوئی اچھا فقرہ نکالا ہی کہ یہ عمر عیار ہی مین نہ
مانونگی اسطور سے فریاد کرنے لگی اور تڑپنے لگی کہ سب گے جو اس جا تھے رہے افغانہ
نے جو یہ واقعہ دیکھا اُن لوگون سے کہا کہ اس سے یہ کہو کہ اچھا تو اسقدر صبر کر ہم اسکو
نہلا کر اور منھ دھولا کر دکھائے دیتے ہین اُسوقت تو پہچان لینا کہ یہ تیرا خاوند ہی یا
عمر عیار ہی یہ جو انھون نے اُس سے کہا اُسنے کہا کہ اگر میرا خاوند نکلا تو تم سبکی کیا سزا
اُسوقت جان کے بدلے جان دوگے انھون نے کہا کہ ہان کیونکہ انھون نے کہا کہ
یہ عمر عیار ہی اسکے خاوند کی صورت بنکر آیا تھا اُسکو کسی مقام پر پوشیدہ کر دیا ہوگا
اس سبب سے اقرار کر لیا جب اُسنے یہ اقرار لے لیا تب لاش کے پاس سے ہٹی

اور نہ کسی کو لاش اُٹھانے نہ دیتی تھی نہ لاش کے قریب آنے دیتی تھی جب وہ ہٹ گئی
افغانہ خود اُٹھکر لاش کے قریب آئی اُن ساحرون سے کہا کہ اسکو نہلاؤ انھون نے اُس
لاش کو خوب اچھی طور سے پانی سے نہلایا مُنھ دھولایا اُسکی وہی صورت رہی سر مو فرق
نہ ہوا کیونکر ہوتا کہین اصلی صورت بھی بدلی ہی ہان اگر خواجہ روغن عیاری ملکر اُسکی صورت
بنکر آتے تو ایسا ہوتا کہ نہلانے اور دھولانے سے روغن عیاری اُڑجاتا خواجہ تو زندہ
موجود تھے گلیم اوڑھے ہوئے تماشہ دیکھ رہے تھے اور خوش ہو رہے تھے کہ بڑی کل بل
ٹلی خوب یہ گھسیارا تیل مافش ہوا ہم نے اپنے نزدیک کالے کو صدقہ اُتارا کیونکہ مثل
ہی صدقہ دے رد بلا جیسے ہم تھے ہم نے صدقہ اُتارا اُدھر وہ لوگ نہلا دھولا کر عاجز آگئے
ذرا بھی نہ فرق ہوا اُسوقت افغانہ نے اُن سبکی طرف دیکھ کر کہا کہ بڑے غضب کا روغن
صرف کیا ہی کہ جو نہلانے سے بھی برطرف نہین ہوتا ہی اُن سب نے عرض کیا کہ کیا عرض
کرین افغانہ نے کہا کہ مین دوسری تدبیر کرتی ہون وہ لوگ بولے کہ ای ملکہ ہم کو
تو اب شک ہوتا ہی آپ نے دھوکا کھایا خواجہ کے خیال مین اس بیچارے کو قتل کیا
یہ بے گناہ مارا گیا ملکہ نے برہم ہو کر جواب دیا کہ کیا مین دیوانی تھی جو اسکو خواجہ
سمجھکر قتل کرتی یہ ضرور خواجہ عمر ہی ابھی معلوم ہوا جاتا ہی کہ کون ہی یہ کہکر افغانہ نے سحر کیا
وہ سحر کہ جسکے سبب سے روغن عیاری اُڑجاتا ہی سحر نے بالکل اپنا اثر نہ کیا وہ اپنی اصلی
صورت پر رہا کیونکر اُڑتا جب روغن عیاری سے وہ شکل بنی ہی نہ تھی وہ تو اصلی قدرتی
رنگ تھا سحر کیا حقیقت رکھتا ہی کہ اُسکو برطرف کرتا جب سحر کرکے افغانہ تھک گئی
اُسوقت اسکو بھی حیرت ہوئی اور عالم سکوت مین مبتلا ہوئی کہ یہ کیا معرکہ ہی اتبو اسکو بھی
شک ہوا اور خیال کیا کہ کیا مین نے دراصل عمر کے دھوکے مین اس بیچارے کو قتل کیا
اگر ایسا ہوا تو بڑی خرابی ہوئی تو نے بڑا دھوکا کھایا صرف اسقدر تجھ سے چوک ہوئی کہ
تو نے سحر سے نہ دریافت کیا اگر دراصل یہ اس عورت کا خاوند نکلا تو یہ تو اپنے کو ہلاک
کریگی اور بہت آفت مچائیگی افغانہ تو یہ خیال کر رہی تھی اُدھر جب اُن سب نے دیکھا
کہ ہم نے پانی سے نہلایا بھی اور ملکہ نے سحر بھی کیا مگر وہ اصلی صورت پر رہا رنگ د

روغن کچھ بھی نہ نکلا اب تو سب کو یقین ہو گیا کہ ضرور ملکہ نے اس گھسیارے کو خواجہ عمرو
کے دھوکے مین قتل کیا اب کیا ہوگا ادھر اُس عورت نے ان سب سے کہا کہ آپ امتحان
وغیرہ کر چکے کہ ابھی نہین اُن سب نے کہا کہ ہان ہم امتحان کر چکے یہ ضرور تیرا خاوند ہی ملکہ
نے ضرور دھوکا کھایا اُسنے کہا کہ مین پہلے ہی کہتی تھی کہ یہ میرا خاوند ہی وہی نکلا نہ تم تو کہتے
تھے کہ صورت بدل جائیگی نہلانے سے کہان صورت بدلی وہ تو اپنی صورت پر رہا ہی
ہے مین تو لُٹ گئی دوہائی ہی میرے خاوند کو ان سب نے بے قصور قتل کیا مجھکو رانڈ بنا دیا
اب میری کیونکر بسر ہوگی میری کون خبر لے گا ای صاحب تم اکیلے چلے گئے مجھکو ساتھ نہ
لیتے گئے خداوندان سب سے تمھارے خون کا بدلا لین تم نے تو اپنی لال سی جان دیدی
مجکو رونے کو چھوڑ گئے ارے مین کیا کرون کدھر جاؤن لوگو دوڑو ان سب کو پکڑلو انھون نے
بے گناہ ایک شخص کو قتل کیا کوئی جا کر کوتوالی مین خبر کرے وہ آکر ان سبکو پکڑنے جائین
یہ لوگ بڑے ظالم ہین اُدھر افغانہ نے یہ خیال کر کے کہ تو نے دھوکا کھایا خیال کیا
کہ ذرا سحر سے تو دریافت کر کہ یہ گھسیارا ہی یا خواجہ عمر ہی کیونکہ سُنا گیا ہی عمر اسطور سے
صورت تبدیل کرتا ہی کہ نہ وہ کسی سحر سے برطرف ہوتی ہی نہ نہلانے سے کہین اُسیطور
سے تو نہین اسنے تبدیل ہیئت کی ہی یہ سوچکر افغانہ نے اُسیوقت وہان سے تھوڑی
سی خاک اُٹھائی جہان پر یہ لاش پڑی ہوئی تھی اور جھولی سے ایک شیشی نکالی اُس شیشی
مین خون تھا اُس خون سے وہ مٹی گوندھی اُسکا بالشت بھر کا پتلا بنایا اُسکے اوپر سحر کیا
کہ اُسمین جان پڑی وہ اُٹھ بیٹھا اسنے کیا گیا کہ اپنی پیشانی پر نشتر دے کر خون کے چند
قطرے اُسکے مُنھ مین ٹپکائے اُسکے بعد اُس سے پوچھا کہ ای پتلے بتادے کہ یہ لاش جو
پڑی ہی یہ خواجہ عمر عیار کی ہی کہ اور کسی کی ہی وہ پتلا گویا ہوا کہ ای ملکہ آگاہ ہو کہ یہ
لاش بیچارے گھسیارے کی ہی جو کہ پیاس کی شدت سے ڈوری ولوٹا لیکر اس پہاڑی
پر آیا تھا اور تم نے اس خیال سے کہ عمر تجکو دھوکا دینے آتا ہی سحر سے اسکو قتل کیا
عمر عیار تو جب تم نے نعرہ کیا اور اُسنے تمھارے نعرہ کی صدا سُنی اور تم کو آتے ہوئے
دیکھا فوراً گلیم اوڑھکر غائب ہو گیا وہ زندہ ہی اور اسی پہاڑ پر موجود ہی وہ اب تمھارے

ہاتھ نہ آئے گا افغانہ نے کہا تو یہ لاش عمر عیار کی نہین ہی اُسنے کہا کہ نہین ہی یہ اس عورت
کے خاوند کی لاش ہی یہ سُننا تھا کہ افغانہ کو اپنے اوپر بہت غصہ آیا سحر کیا کہ وہ پتلا جلنے
لگا اُسکو جلا کر اب جو دیکھا تو وہ عورت تڑپ رہی ہی اب خود افغانہ اُٹھکر اُسکے قریب
آئی اور کہا کہ ای بوا معاف کر مجھ سے خطا ہوئی مین نے دھوکا کھایا تیرے خاوند کو مین نے
عمر عیار کے دھوکے مین قتل کیا سبب یہ ہوا کہ اُسنے عیاری کر کے ان سبکو بیہوش کیا
تھا مین جو آئی تو مین نے ڈانٹا وہ صدا سُنکے غائب ہو گیا مینے بیچارہ سامنے سے آتا تھا
مین نے خیال کیا کہ عمر عیار مجکو دھوکا دینے آتا ہی مین نے سحر کیا کہ زمین نے اسکے پاؤن
پکڑ لیے مین نے گولہ سحر مارا کہ سینہ کو توڑ کر پشت سے پار گذر گیا یہ مر کر گرا ای بوا میری اس
خطا کو معاف کرنا دانستگی مین مجھ سے ہوئی مین ناواقف تھی صرف اتنا قصور ہوا کہ مین نے
سحر سے نہ دریافت کیا میرا سر حاضر ہی اس خطا کی عیوض مین کاٹ دے مجکو کچھ عذر نہ ہوگا
تیری قصوروار تو ضرور ہون کہ مین نے تیرا گھر برباد کیا یہ جو افغانہ نے کہا اُسنے رونے کو
کم کر کے کہا کہ یہ تم کیا کہتی ہو کیسا قصور اور کیسی خطا مین کیا جانون میرے خاوند کو کیون
قتل کیا مین معاف وراف کرنا کیا جانون مین تو جی کے عیوض مین جی لونگی میرا تو راج و سہاگ
لُٹ گیا مین تباہ ہو گئی اب میری زندگی کیونکر بسر ہوگی جو میری وجہ زندگی کی تھی وہ تو جاتی
رہی افسوس کیا کرون کیا نہ کرون یہ کہتی تھی اور روتی تھی اُسنے تمام زمین و آسمان سر پر اُٹھا
لیا تھا ہر ایک سمجھا رہا تھا مگر وہ نہ سمجھتی تھی نہ مانتی تھی روئے جاتی تھی پچھاڑین کھا رہی
تھی اور رو رہی تھی سب عاجز ہو گئے تھے مگر وہ یہی کہے جاتی تھی کہ مین جان کے بدلے جان لونگی
تم سب نے میرے اوپر ظلم کیا آخر سب عاجز ہوگے اب تو ڈانٹنا شروع کیا اُسپر بھی اُسنے
نہ مانا تب افغانہ نے عاجز ہو کر کہا کہ ای بوا تو دس ہزار روپیہ اسکی جان کے عیوض مین مجھ سے
لے لے اُسمین اپنی زندگی بسر کر اُسنے کہا کہ تم اپنا روپیہ اپنے پاس رکھو میرے خاوند کو زندہ
کرو مین کیا جانون نہین تو مین جا کر گاؤن کے لوگو نکو خبر کرتی ہون وہ آکر تم سبکو گرفتار
کر لینگے چودھری کے پاس لیجاینگے تم لوگ ہو کون جو یہان آئے اور یہ فساد برپا کیا میرے
خاوند کو قتل کیا جب اُسنے کہا کہ مین جا کر گاؤن بھر کے لوگو نکو خبر کرتی ہون ورنہ باؤ حالا

اُسوقت افغانہ و دیگر لوگون کو غصہ آیا اور کہا کہ جاؤ دور ہو ہمارے سامنے سے اور جاکر خبر کر وہ لوگ ہمارا کیا کر لینگے ہم کسی سے ڈرتے نہین ہین جو کوئی آئے گا ہم اُس سے سمجھ لینگے کیا ہم کسی کا دیا کھاتے ہین اچھا کیا خوب کیا جو مار ڈالا یہ کہنا تھا کہ وہ ایک مرتبہ یہ کہتی ہوئی اُٹھی کہ جب ہی جانیز کہ تم سب بڑے مرد ہو کہ یہان اُن سب کے آنے تک ٹھہرے رہنا مین ابھی لاتی ہون یہ کہتی ہوئی اور روتی ہوئی سر پیٹتی ہوئی چلی جب کچھ دور چلی گئی تو اُن سب ساحرون نے افغانہ سے کہا کہ ملکہ بڑا غضب ہوا یہ گاؤن مین جاکر خبر کرے گی وہان سے لوگ آئینگے فساد ہوگا افغانہ نے کہا کہ آسنے دو مین ایک منتر مین اُن سبکو اپنا مطیع کر لونگی وہ جائینگے کہان اگر وہ فساد کرینگے تو اُن سب کو بھی قتل کرونگی مجھسے کون لڑ سکتا ہی اُن سب نے جواب دیا کہ تشریف نہ لے چلیے اس لاش کو پڑا ہی رہنے دیجیے افغانہ نے کہا کہ یہ کبھی نہ ہوگا جب تک گاؤن کے لوگ نہ آلینگے دیکھون وہ آکر میرا کیا کرتے ہین افغانہ اور وہ سب ساحر تو یہان اس انتظار مین بیٹھے ہوئے ہین کہ گاؤن کے لوگ آلین اور اس لاش کو اُٹھا لے جائین تو ہم یہان سے جائین اُدھر وہ عورت روتی ہوئی پہاڑی پر سے نیچے آئی اور طرف گاؤن کے چلی خواجہ بھی گلیم اوڑھے ہوئے عیاری دل مین سوچکر اُسکے عقب مین چلے یہانتک کہ جب وہ قریب گاؤن کے پہونچی اُسنے رونا کم کیا اس خیال سے کہ اگر مین روتی ہوئی جاؤنگی اور اہل گاؤن اور میرے خاوند کے عزیزون کو معلوم ہوگا تو سب آکر جمع ہونگے جو کچھ اُسکا مال و اسباب ہی سب مجھسے چھین لینگے مجکو کچھ نہ دینگے اس سے بہتر یہ ہوگا کہ پہلے گھر مین جاکر سب روپیہ پیسہ اور مال و اسباب اپنے قبضہ مین کر لون پھر خبر کرون تاکہ وہ سب مال تو بچے راوی بیان کرتا ہی کہ یہ تڑا روپیہ والا تھا اسی گھاس کے ذریعہ سے جمع کیے تھے جب اس عورت نے یہ خیال کیا اور دل مین اس امر کو پختہ کر لیا تو رونا موقوف کر کے جلد ہی جلد ہی راہ طی کر کے گاؤن مین آئی مکان پر پہونچی قفل کھولا اندر آئی خواجہ تو اسکے عقب مین چلے آتے تھے یہ بھی اُسکے ہمراہ داخل مکان ہوئے اُسنے اندر جاکر زنجیر لگائی جسقدر روپیہ پیسہ گہنا پاتا تھا سب ایک مقام پر جمع کیا خواجہ نے دیکھا کہ بڑا مال ہی منھ مین پانی بھر آیا بس ایک مرتبہ اُسکے قریب آکر اُسکے منھ پر ہاتھ پھیرا اُسنے دیکھا کہ ایک ہاتھ خود

بخود پیدا ہوا وہ ڈری اُنھون نے جلدی سے ہاتھ منھ پر پھیر دیا ہاتھ کا پھیرنا تھا کہ اُسکو ایک
چھینک آئی وہ چھینک کر دھم سے گری خواجہ نے جلدی سے اُسکو نذر زنبیل کیا اور وہ سب
مال واسباب اُٹھا کر نذر زنبیل کیا تمام مکان کی تلاشی لی اور جو کچھ ملا وہ بھی لیا جب سب
مال واسباب لے چکے تمام مکان خالی کر دیا ایک تنکا باقی نہ رکھا اُسیوقت اُسکو زنبیل سے
نکالا اُسکی صورت پر بنکر طیار ہوئے ایک بوریا ہاتھ مین لیے اُسکے کپڑے پہنے اُسکو زنبیل
سے نکالا مکان سے باہر آئے مکان مین قفل لگایا اُسی پہاڑی کی طرف چلے راہ طے کر کے
پہاڑی پر آئے یہان وہی ذکر ہو رہا تھا کہ مفت مین اس بیچارے کی جان گئی عمر بچکر چلا
گیا دوسری بلا اور سر پر نازل ہوئی سب کہہ رہے تھے کہ ای ملکہ چلیے بھی چلیے وہ اب
نہ آئیگی اور اگر آئی بھی اور آپ کو نہ پایا تو کیا بنالے گی افغانہ یہ کہہ رہی تھی کہ بارون اُسکے آنے
او اُسکے حمائتیون کے آنے مین یہان سے نہ جاؤنگی وہ ایک ادنی کم ظرف ہوکر مجکو دھمکی دے
گئی ہے ہم ایسے ہوے کہ اُسکے خوف سے چلے جائین اگر اُس سے دب گئے تو ہر ایک کو جراءت
ہوگی جو ہوگا دیکھا جاے گا سب کہہ رہے ہین کہ آپ کو اختیار ہے ہم تو آپ کے ہمراہ ہین
کیونکہ آپ نے آکر ہماری جان بچائی ہم سبکو پھر سے زندہ کیا افغانہ کہہ رہی ہے اگر ہمراہ ہو تو
جو مین کرون اُسمین دخل نہ دو یہی تقریر ہو رہی تھی کہ سامنے سے وہ عورت دکھائی دی
ایک کی اُنمین سے نظر اس پر پڑی دیکھا کہ وہ روتی ہوئی چلی آتی ہے اُسکے ہمراہ کوئی نہین
ہے اُسنے افغانہ سے کہا کہ ملکہ ملاحظہ ہو وہ عورت آتی ہے اُسکے ہمراہ اور کوئی نہین ہے افغانہ
نے کہا کہ اور لوگ آے ہونگے یہ کہہ رہی تھی کہ وہ قریب آئی اور ایک مرتبہ افغانہ کے قدم
پر گری اور کہا کہ ای میرے حضور مجھ سے خطا ہوئی جو مین نے آپ کے کہنے پر عمل نہ کیا اب
جو ہونا تھا وہ ہو گیا یہ زندہ نہ ہوگا مین جو گاؤن مین پہونچی میرے دل نے کہا کہ کیا تو دیوانی
ہوئی ہے کہ ایک کے لیے اتنی جانین لیا چاہتی ہے اور ان سبکو زحمت مین ڈالا چاہتی ہے جو کہ
سب ذی عزت اور صاحب مرتبہ ہین جو کچھ وہ دیتے ہین اُنسے لے اور اس مردے
کو اُسی پہاڑی پر کسی مقام پر زمین مین دفن کر دے اُس روپیہ سے چین کر اپنی زندگی
راحت سے بسر کر اگر تیرا خاوند زندہ بھی ہوتا تمام عمر کماتا تو بھی اسقدر روپیہ تجکو نہ

نصیب ہوتا نہ اسقدر راحت سے بسر ہوتی جو اس روپیہ کے ملنے سے بسر ہوگی اور یہ سب
لوگ بھی تیرے سبب سے زحمت مین گرفتار ہونگے اگر تو طرح دے گی تو نہ زحمت مین گرفتار
ہوگی یہ سوچکر مین چلی آئی ہین نے کسی کو خبر نہ کی آپ کے پاس آئی ہون وہ روپیہ مجھکو
عنایت فرمائیے کہ مین اپنے میکے مین جاکر بسر کرون اور آپ کو دعا دون مگر اتنی مہربانی فرمائیے
کہ اسکو آپ ہی سب لوگ اسی پہاڑی پر دفن کر دیجیے کیونکہ اگر مین اُن سبکو اسکے مرنے کی خبر
کرونگی تو وہ لوگ سبب دریافت کرینگے اسمین یہ راز ظاہر ہوگا اور جب آپ لوگ دفن
کرکے چلے جائیے گا مین جاکر گاؤن مین مشہور کر دونگی کہ آج جو مین روٹی لے کر گئی تو جنگل
مین نہ پایا اُسوقت سے اسوقت تک تلاش کیا کہین پتہ نہ چلا معلوم ہوتا ہے کہ اسکو کوئی
باگھ وغیرہ کھا گیا یہ جو اُسنے کہا افغانہ نے اُسکی صورت دیکھ کر کہا کہ لو اتیرا بھلا ہو خیر تو نے
زحمت سے بچایا ورنہ اگر وہ لوگ آتے اور تو خبر کرتی تو میرا کیا کرتی خیر تیرے حال پر مجکو رحم
آتا ہے کہ تو بے وارث ہے ورنہ تیری اس حرکت پر کہ پہلے تو نے میرے کہنے پر عمل نہ کیا اور
چلی گئی اب وہان سے پچھتا کر آئی ہین ایک حبہ نہ دیتی خیر لے یہ دس ہزار روپیہ لے یہ کہکر
افغانہ نے اُسیوقت دستک دی ایک پتلی پیدا ہوئی اُس سے دس ہزار روپیہ منگا کر
اُسکو دیا اُسنے ہزارون دعائین دین سلام کیا وہ روپیہ لیا ایک مقام پر ڈھیر کر دیا گیا
افغانہ نے کہا کہ یہ روپیہ تم لے کیونکر جاؤگی اُسنے جواب دیا کہ آپ ہی سے عرض کرونگی
آپ ہی بھجوا دیجیے گا افغانہ نے جواب دیا کہ اچھا یہ بھی ہو جائے گا لے اب تم یہ لاش لیکر
جاؤ اُسنے جواب دیا کہ مین پہلے ہی عرض کر چکی ہون کہ اگر اسکے عزیزون واہل قریہ کو خبر
کرونگی تو وہ لوگ دریافت کرینگے کہ یہ کیونکر مرا اور زخم موجود ہے بس آپ ہی لوگ اسکو
اسی پہاڑ پر مہربانی کرکے دفن کر دین ہمارے خاندان مین جلاتے نہین ہین دفن کرتے
ہین افغانہ نے یہ اُس سے سُنکے اُن سب سرداروں سے کہا کہ لو یہ بھی کام کرو تم سب
کے ڈر جانے سے مین نے دس ہزار روپیہ بھی دینا گوارا کیا ورنہ اسکی کیا مجال تھی جو یہ
دباؤ ڈالتی دوسرے یہ امر ہے کہ یہ بے گناہ میرے ہاتھ سے مارا گیا ہے زیادہ ظلم و ستم زیبا
نہین ہے ایسا نہ ہو کہ خداوند ناراض ہون بس جو یہ کہتی ہے قبول کرو مین بھی تم سب کے ہمراہ ہون

یہ کہکر اُٹھی طرف لاش کے چلی اُسکا چلنا تھا کہ وہ اٹھارون ساحر بھی اُسکے ساتھ چلے وہ عورت روتی ہوئی ہمراہ ہوئی روپیہ ایک مقام پر انبار رہنے دیا جب وہ سب قریب لاش آکر پہونچے اُسوقت افغانہ نے کہا کہ کیون لو اسی مقام پر زمین کھود کر دفن کردین اُسنے جواب دیا کہ جی ہان مگر جہان یہ تکلیف فرمائی ہی کہ اسکو نہلا کر یہ کافور جو کہ مین دیتی ہون اسکے جسم مین مل دیجیے کیونکہ بزرگون کے وقت سے چلا آتا ہی جو کوئی ہمارے یہان مرتا ہی یہی کافور اُسکے جسم مین ملکر اُسکو نہلا کر دفن کرتے ہین سُنا گیا ہی کہ یہ کافور وہ کافور ہی کہ جو کہ خداوند نے بہشت سے ہمارے جد اعلی کو مرحمت ہوا تھا اُنھون نے عبادت خداوند بہت کی خداوند نے خوش ہوکر یہ کافور مرحمت فرمایا اسکی خاصیت یہ ہی کہ کیسا ہی گنہگار ہو اور اُسکے یہ کافور لگا دیا جائے اُسکے گناہ سب برطرف ہو جاتے ہین اس کافور کی برکت سے پاک و صاف ہو جاتا ہی بس مہربانی فرما کر یہ کافور مل دیجیے یہ تو فرمایئے کہ نہ کوئی بیلچہ ہی نہ کدال زمین کیونکر کھودیئے گا اور یہ تو پہاڑی ہی یہان پتھر ہین کیونکر دفن فرمایئے گا افغانہ نے کہا کہ تم کہین سے بیلچہ وغیرہ لادو اُسنے کہا کہ یہ تو ممکن ہی ہین لے آؤنگی یہ پتھر کیونکر تراشے جاینگے افغانہ نے کہا کہ یہان اسکو نہلا دھلا کر کافور لگا کر زیر پہاڑی لے جا کر دفن کرینگی اُسنے کہا پھر عرصہ نہ فرمایئے شاید کوئی آجائے راوی بیان کرتا ہی کہ اُس عورت نے اس منت و سماجت سے کہا کہ ان سبکو کچھ بن نہ پڑا سب کے سب مصروف ہوئے افغانہ خود کام کر رہی ہی یہانتک کہ اُن سب ساحرون نے نہلایا جب نہلا چکے اُس عورت سے کافور کی پڑیا لی اُسکو جو کھولا ایسی خوشبو کافور کی پھیلی کہ سب کے دماغ معطر ہوگئے تمام صحرا و پہاڑ خوشبوے کافور سے مہک گیا ایسی خوشبو کا کافور ان لوگون نے دیکھا بھی نہ تھا اُسکو تبرک خیال کر کے ہر ایک نے سونگھنا شروع کیا وہ عورت کہہ رہی ہی جلدی فرمایئے ایسا نہ ہو کہ کوئی گاؤن والا ادھر آجائے تو بڑی خرابی ہو جب سب سونگھ چکے اب اُسکے جسم مین ملنا شروع کیا ملنے سے ایسی خوشبو نکلی کہ ہر ایک کو ایک محویت ہو گئی وہ عورت اپنے دونون ناک کے سوراخون مین روئی دیے ہوئے تھی مگر اسطور سے کہ کوئی دیکھ نہ سکتا تھا ان لوگون نے خوب اچھی طور سے اُس خوشبو کو سونگھنے بھلا

پھیلا کر سونگھا اب اُسنے اپنا پورا اثر کیا جب دماغ مین پہونچی اور دماغ مین اُسکا پورا اثر ہوا تو ہر ایک کو چھینک آئی ابھی پوری طور سے ہل نہ چکے تھے کہ سب سے پہلے افغانہ چھینک مارکر گری اور بیہوش ہوئی اسکا گرنا تھا کہ اور سب یہ کہکر کہ ملکہ کو کیا ہوا اُٹھانے کو چلے جو اُٹھا جہان سے اُٹھا خلاصہ یہ کہ وہ اٹھارون ساحر مع افغانہ کے بیہوش ہوگئے کسی کو ہوش نہ رہا جب بیہوش ہوگئے اور اُس عورت کو بالکل یقین ہوگیا کہ خوشبوے کافور نے اپنا پورا اثر کرلیا اُسوقت ایک مرتبہ چمک کر نعرہ کیا نعرہ خواجہ عمر

عمر ہون مین عیار صاحبقران	مرے مکر سے کانپتا ہی جہان
تراشندہ ریش کفار ہون	زمانہ کا مکار و غدار ہون
مرا تیز رفتار ہوگر قدم	صبا ٹھوکرین کھائے ہر ہر قدم
اُڑادون صبا کے بھی مین ہوش کو	نہ پہونچے مری گرد پا ہوش کو
دوندہ جہان گرد طرار ہون	جہانگیر عالم کا عیار ہون

یہ نعرہ کرکے ایک مرتبہ چمک کے افغانہ کے قریب آئے جو کچھ وہ پہنے ہوئے تھی از قسم پارچہ و زیور سب اُتار لیا اُسکے بعد حریص جادو نامہ بر عنطاق کو اُٹھا کر نذر زنبیل کیا اس خیال سے کہ اگر اسکو قتل کرون اور یہ کوئی چیز سحر سے بنا کر وہان چھوڑ آیا ہو وہ اسکے مرنے سے مٹ جائے تو پھر وہان میرا داؤن بہت مشکل سے چلے گا اگر یہ زندہ رہیگا اور تو اسکی صورت بنکر جائے گا تو کسی امر کی مشکل نہ ہوگی خوب کام ہوجائے گا بس جب کہ انکو نذر زنبیل کرچکے اُسوقت خواجہ نے اُن سب ساحرون کو جو کہ سترہ تھے پھر یہ کیا کپڑے اُتارے جو کچھ وہ زیور و جواہرات پہنے ہوئے تھی سب لیا اور نذر زنبیل کیا اور وہ جواہرات جو کہ براے نذر خداوند لے چلی تھی اُسپر قبضہ کیا نذر قبول کی جب سب مال و اسباب قبضہ مین کرچکے اُسوقت خواجہ نے خنجر کھینچکر پہلے افغانہ کا سر تن سے جدا کیا اُسکے بعد اُن ساحرون کو ذبح کرنا شروع کیا اُسوقت خواجہ جلادی کا کام کررہے تھے وہ پہاڑ نہ تھا یہ معلوم ہوتا تھا کہ قتل گاہ ہی یا مزبلہ قصابان ہر طرف لاشین لوٹ رہین تھین خون کا دریا جاری تھا خواجہ ملک الموت ۲۰

بنے ہوئے تھے جیسے عیاری کی تھی کہ ملک الموت بنکر گئے تھے وہی کام کیا اس چالاکی
و پھرتی سے ان سبکو قتل کیا جب یہ سبکو قتل کر چکے اُسوقت اُن ساحرون کے مرنے
کی علامت و آثار ظاہر ہوئے خواجہ نے دوڑ کر اور رجال الیاسی مار کر وہ دس ہزار روپیہ تو
نذر زنبیل کیا اِدھر یہ روپیہ نذر زنبیل کر کے بیٹھے اُدھر ایک شور و غل برپا ہوا سیاہ آندھی
اُٹھی آثار قیامت برپا ہوئے ہوا زور سے چلنے لگی سنگ باری برف باری ہونے لگی
تاریکی ہوگئی بیر غل مچانے لگے آوازین آنے لگین کہ کشتی مرا نام من افغانہ جادو و انقرام جادو
و بہرام جادو وغیرہ بود افسوس مردیم و جان دادیم بہ مطلب خود نہ رسیدیم خواجہ نے جو
یہ آفت و قیامت برپا دیکھی جلدی سے گلیم اوڑھ لی اور تماشہ دیکھنے لگے تھوڑی دیر
کے بعد وہ سب آثار برطرف ہوئے تاریکی جاتی رہی روشنی ہوئی برف باری وغیرہ
موقوف ہوگئی جب روشنی ہوئی خواجہ نے دیکھا وہ سب لاشین پڑی ہوئین ہین
یکایک ایک بگولہ پیدا ہوا اور اُن لاشون کو لیکر طرف طلسم کے چلا خواجہ نے کہا کہ
آج کسی اچھے کا مُنھ دیکھا تھا کہ مال بھی ہاتھ آیا و جہانگیر وغیرہ کو بھی رہا کر لیا ان سبکو
بھی قتل کیا اب خداوند کریم اسقدر اور اپنا فضل و کرم کرے کہ مین عنطاقیہ مین پہونچکر
علمشاہ وغیرہ کو بھی رہا کرون اور وہان بھی عیاری کر کے ان سبکو قتل کرون اور مال و دولت
پر قبضہ کرون بگولہ تو اُن لاشونکو لے کر طرف طلسم کے چلا خواجہ وہان سے زیر کوہ آئے
اور ایک طرف کو روانہ ہوئے تھوڑی دور چلے تھے کہ خیال آیا تم کو عنطاقیہ کا راستہ تو
معلوم نہین ہے تم جاؤ گے کیونکر بڑی غلطی کی کہ تم نے حریص جادو سے دریافت نہ کر لیا اگر
اب اُسکو زنبیل سے نکالکر ہوشیار کرتے ہو تو خرابی ہوگی کیا تدبیر کی جائے دل سے
کہا کہ اے خواجہ خدا کی ذات پر تکیہ کر کے چلو بھی خدا پہونچادے گا وہ بڑا کریم و رحیم ہے
پہونچا ہی دے گا یہ خیال کر کے دل مین خواجہ توکلت علے اللہ چلے بگر پائے شاطری
مارتے ہوئے چلے جاتے ہین تھوڑی دور چلے تھے کہ سامنے سے سیاہی دکھائی دی جب
اور چلے تو شہر پناہ کی دیوار معلوم ہوئی یہ اُس طرف کو چلے دیکھا کہ چند آدمی اُدھر سے
چلے آتے ہین یہ مسافر تو بنے ہوئے تھے جب اُنکے قریب پہونچے تو اُنسے پوچھا کہ یہ

کون شہر ہی اُنھون نے سر سے پاؤن تک انکو دیکھا اور کہا کہ ای مسافر یہ شہر عنطاقیہ ہی یہان
عنطاق کج کلاہ کی حکومت ہی خواجہ نے کہا کہ کوئی سرا بھی اس ملک مین ہی اُنھون نے
کہا کہ کئی سرائین ہین ایک سرکاری سرا شمال کیطرف ہی دوسری سرا قریب دولت سرائے
سلطانی کے ہی کہ جسکا بندوبست بادشاہ کی جانب سے ہی جو مسافر وہان جاکر اُترتا ہی اور جو دن رہتا
ہی اُسکو بادشاہ کیطرف سے دونون وقت کھانا ملتا ہی اور بہت سی سرائین ہین چوک مین کئی
سرائین ہین جہان جی چاہے مسافر جا اُترے یہ سُنکے خواجہ نے کہا کہ بہت خوب اس ملک مین
دو ایک دن رہکر سیر کر لین پھر اپنے وطن کو جائین یہ ملک بھی لایق دیکھنے کے ہی یہ کہکر خواجہ تو
شہر کیطرف چلے وہ جس کام کو جاتے تھے اُدھر کو روانہ ہوئے جب وہ لوگ چلے گئے تو خواجہ
شہر کیطرف سے پلٹے صحرا مین آئے ایک گوشہ مین بیٹھکر نامہ بر کو نکالا رنگ و روغن عیاری
نکالکر اپنی صورت اسکی صورت کی ایسی بنائی اُسکے کپڑے پہنے عمامہ سر سے باندھا نامہ کا
جواب اپنی راے سے یہ لکھا کہ پسر حمزہ و آہو چشم کو ہمارے پاس روانہ کردو اور جو تم نے اپنے
عزیزون و ملازمون کو اسیر کیا ہی اُنکا تم کو اختیار ہی یہان اور چند خدا پرست قید مین ہین اُن سبکو
اور انکو خدمت خداوند مین روانہ کرون کیونکہ خداوند نے طلب فرمایا ہی کسی ساحر زبردست
کے ہاتھ روانہ کرنا بلکہ میرے نزدیک مناسب یہ ہی کہ اسی حریص جادو کے ہاتھ روانہ کردو کیونکہ
یہ مرد معقول اور ساحر زبردست اور بہت ہوشیار آدمی ہی اسطور سے لکھکر اپنے پاس رکھا اُسپر
مہر شنکال کی کی اُس نامہ بر کے کپڑے پہنے تیار ہوکر طرف شہر کے چلے یہ تو ادھر سے چلے اُدھر
سمک یلطاقی تباہ و برباد ہوکر جب سے نامہ بر نہ ملا اور کوئی عیاری نہ کر سکا تو شہر مین
آیا تھا اس خیال سے کہ یہان قیام کرون اور قید خانہ کو تلاش کرکے کوئی تدبیر کرون اور ان سبکو
رہا کر لون تو یہ یہان مقیم تھا اور روز فکر کیا کرتا تھا کئی مرتبہ گیا بھی مگر پاسبانی و نگہبانی زیادہ
تھ پائی بس نہ چلا رات بھر تباہ رہا چلا آیا اُسوقت جو اسکا دل گھبرایا تو جنگل کی سیر کو
یہ شہر سے چلا چند قدم شہر سے باہر آیا تھا کہ اسنے دیکھا کہ وہی نامہ بر جو کہ نامہ لیکر شنکال کے
پاس گیا تھا چلا آتا ہی اسنے اپنے دل مین خیال کیا کہ تو نے کہان کہان اسکو تلاش کیا اسکا
پتہ نہ چلا یہ بچا اب آگئے ہین انپر عیاری کرکے اسیر کرو اور اسکی صورت بنکر جاؤ اور کوئی عیاری

کرو شاید کام نکلے اور فکر مین پڑے یہ سوچکر سمک ایک جھاڑی کی آڑ مین پوشیدہ ہوگیا اور فکر کرنے
لگا کہ کیونکر اسکو اسیر کرون اگر سامنے جاکر ٹوکتا ہون تو یہ ساحر ہے سحر کردے گا مین بیکار ہوجاونگا
یہ اسیر کرلے گا خیال کرتے کرتے یہ امر خیال مین آیا کہ تو فقیر بنکر بیٹھو اور اسکو حقہ خواہ پانی مین بیہوشی
دیکر بیہوش کرو یہ سوچکر اور آگے بڑھکر ایک ٹیلہ تھا اُسپر گیا فوراً چند حقے نکالکر رکھے دو تین
گھڑے اُسکے پاس آبخورے رکھدیے ایک ٹھیکرے مین آگ سلگادی فقیری لباس زیب تن
کرکے بیٹھ گیا خواجہ حریص جادو کی صورت پر تیار اُسطرف آنکلے کیونکہ شہر کیطرف جانے کا
اُسی طرف سے راستہ تھا اس سبب سے خواجہ چلے جب خواجہ وہان قریب اُس ٹیلے کے پہونچے
خواجہ نے دیکھا کہ ٹیلے پر ایک فقیر بیٹھا ہوا ہے خواجہ نے دل مین خیال کیا کہ اس فقیر کو بھی بیہوش
کرو اور جو کچھ اسکے پاس ہو سب اپنے قبضہ مین کرو کچھ نہ کچھ ضرور ہوگا یہ تجویز کرکے ٹیلے پر آئے
اُدھر اُس درویش نقلی نے دیکھا کہ وہ نامہ بر میری طرف آتا ہے دل مین کہا کہ مارلا اُدھر جیسے نامہ بر
نقلی کی نگاہ درویش نقلی پر پڑی پہلے ہی نگاہ مین اُسنے پہچان لیا کہ یہ فقیر سمک ہے لطاقی کو
آواز دی کہ ای شاہ صاحب واہ کیا خوب کیا عمدہ مقام تجویز کیا یہ دھوکا اور کسی کو دینا ہم ایسے
دھوکے مین آنے والے نہین ہین ہم نے پہچان لیا یہ کہکر آگے بڑھے سمک گھبرایا کہ کیا کرون
معلوم ہوتا ہے اسنے پہچان لیا کہ خواجہ نے یہ خیال کرکے کہ اگر سمک ہوگا تو پہچان لے گا بائین
آنکھ کا تل دکھایا سمک کی نگاہ جو آنکھ پر پڑی اور اُسنے تل دیکھا تو اُستاد کو پایا کہا یہ تو مرشد
ہین واہ کیا خوب خوب صورت بدل کر آئے ہین یہ نامہ بر کہان مل گیا جو اُسکی صورت بنے
یہ تو لشکر مین تھے یہ یہان کہان سے آگئے انکو کیونکر خبر ہوئی اُدھر خواجہ نے قریب آکر کہا کہ
سمک اچھے تو رہے یہ کیا کارستانی کی ہے کس کے دھوکا دینے کے لیے یہ جال پھیلایا ہے
سمک نے سلام کیا اور کہا کہ اُستاد آپ کہان تشریف لائے بڑا غضب ہوا تھا کہ یہ سب
کارروائی مین نے آپ کے اسیر کرنے کے لیے کی تھی آپ نے خوب مجھکو پہچانا یہ نامہ بر حریص جادو
ہے انکو کہان ملگیا ہین تو اسکی تلاش مین تھا بہت دور تک اسکے عقب مین گیا اور مین نے یہ
خیال کرکے کہ یہی سر بسر ہوا اُسکے اسیر کرنے کے لیے یہ تدبیر کی تھی کہ اُسی کی صورت بنکر جاون اور عیاری
کرون ایسے آتا کو ہا کرون خواجہ نے کہا کہ ای سمک تم یہان کب سے ہو تب سمک نے تمام

قصہ اول سے آخر تک بیان کیا اور کہا کہ مین کئی مرتبہ زندان خانہ کی طرف گیا اس خیال سے کہ اگر بن
پڑے تو رہا کرون مگر بکر نہ چلا اسوقت دل جو گھبرایا تو صحرا کیطرف سیر کرنے کو چلا کہ آپکو نامہ بر کی صورت سے
مشکل پایا خیال کیا کہ یہ نامہ بر جواب نامہ لیکر آتا ہی اسکو اسیر کرو اس ٹیلہ پر آکر یہ سامان کیا وہ خدا
کی قدرت سے آپ نکلے آپ اپنی کیفیت سے آگاہ فرمائیے کہ یہ مردود آپ کو کہان ملا اور کیونکر آپ کو
یہان کے حال سے خبر ہوئی جو آپ اسطرف تشریف لائے تب خواجہ نے اپنا تمام قصہ بحکم صاحبقران
برائے رہائی جہانگیر و سیماے مہر جمال روانہ ہونا راہ مین اسیر ہونا ایک ساحر کے پاس اُسکا طرف
طلسم کے روانہ کرنا صاحبقران کا رہا کرنا اور بحکم صاحبقران برائے دریافت حال اسلم جانا اسلم
کو اسیر کرنا اپنا طرف صاحبقران کے روانہ کرنا راہ مین خیال کرنا کہ جہانگیر و سیماے مہر جمال کو تو
رہا کر لوا اپنا عیاری کرنا ملک الموت بننا انصرام جادو کا آنا اُس سے گفتگو کرنا اور حریص جادو
کا بھی اُس مقام پر پہونچنا حریص کا سب حال بیان کرنا اپنا اُن دونون کے ہمراہ ملک الموت
بنے ہوئے طلسم مین جانا وہان جاکر عیاری کر کے سبکو اپنا معتقد کرنا اور جہانگیر و سیما کو رہا کرنا سترہ
ساحرون کو ہمراہ لیکر بیرون طلسم اُن سبکو قتل کرنا جسطور سے کہ تحریر ہوا ہی سب بیان کیا اور
یہ بھی کہا کہ مین نامہ بر کی صورت بنکر چلا ہون کہ عیاری کر کے علمشاہ وغیرہ کو رہا کرون وہ جواب
دکھایا جو کہ اپنی رائے سے تحریر کیا تھا سمک بہت خوش ہوا اور کہا کہ اُستاد مین بھی چلتا ہون
خواجہ نے کہا کہ چلو مگر مجھ سے الگ رہنا اور کسی تدبیر سے دربار مین پہونچ جانا مین دربار سے
واقف نہین ہون تمھارے ہمراہ ہونے سے واقف ہوجاونگا اگر کسی سے دریافت کرونگا تو خرابی
ہوگی سمک نے جواب دیا کہ بہت خوب بس سب سامان اُٹھاکر سمک نے الگ رکھا خواجہ
کے ہمراہ ہوا صورت تبدیل کر کے یہ دونون اُستاد و شاگرد داخل شہر ہوئے خواجہ نے شہر کو خوب
آباد پایا ہر مقام پر کٹورا بج رہا ہی خرید و فروخت ہو رہی ہی بازار رین آراستہ ہین یہ تو ادھر سے طرف
دربار کے جاتے ہین وہان دربار آراستہ ہی عنطاق تخت پر بیٹھا ہوا ہی سب سردار حاضر دربار
تھے رموز جادو اپنے مقام پر بیٹھا ہوا تھا رموز عنطاق سے کہہ رہا تھا کہ آج کئی دن ہوئے نامہ بر
کو گئے ہوئے ابھی تک جواب لیکر نہین آیا نہ معلوم بادشاہ طلسم نے کیا جواب دیا اور اسکو کہان عرصہ
ہوا رموز کہہ رہا ہی کہ جواب نامہ آتا ہوگا بادشاہ نے جواب ندیا ہوگا اس سبب سے عرصہ ہوا ہی

کیونکہ وہ بادشاہ طلسم ہین اُنکو عیش و عشرت سے کب مہلت ہی جو وہ کچھ خیال کرین جب خیال آئیگا
تو جواب ملے گا آپ پریشان نہ ہون جواب کے نہ آنے سے کوئی آپکا نقصان نہین ہی نہ کوئی ہرج ہی عنطاق
نے کہا کہ یہ تو درست ہی مگر جواب آجائے بہین اس کام سے فرصت پاؤن ایسا نہ ہو کہ کوئی بجوگ پڑے
اور قیدی رہا ہوجائین تو بڑی خرابی ہو بڑی دقت سے تو ہاتھ آئے ہین پھر کوشش کرنا پڑے رموز
نے کہا کہ آپ اطمینان رکھین اب انکا رہا ہونا محال ہی انکی جبتک زندگی ہی اُس وقت تک جواب
نامہ نہین آتا ہی ادھر جواب نامہ آیا خیال فرمایئیے گا کہ انکا رشتہ حیات قطع ہوگیا وہان سے یہی
جواب آئے گا کہ قتل کرکے سر روانہ کردو عنطاق نے کہا کہ کہین جواب تو آئے خداوند وہ دن تو لائین
یہان یہ گفتگو ہو رہی ہی اُدھر خواجہ سلامت مع سمک کے شہر کی سیر کرتے ہوئے قریب دردولت
کے پہونچے سمک نے تو ایک چوبدار کو بیہوش کیا اُسکی صورت بنکر داخل دربار ہوا نام وغیرہ دریافت
کرلیا تھا چوبدارون کی صف مین جاکر کھڑا ہو رہا خواجہ سلامت حریص جادو کی شکل پر داخل
دربار ہوئے اُسوقت پہونچے کہ جب نامہ کا ذکر ہو رہا تھا رموز جادو عنطاق سے باتین کر رہا تھا
تھا مگر نگاہ اُسکی صحن کیطرف تھی کہ یکایک حریص نقلی کو سامنے آتے ہوئے دیکھا جیسے اُسکی نگاہ
پڑی پلٹ کر عنطاق سے کہا کہ مبارک ہو حریص جادو آگیا دیکھیے وہ آتا ہی عنطاق و کل اہل
دربار نے دیکھا کہ حریص نامہ سر سے باندھے ہوئے چلا آتا ہی ایوان مین پہونچکر پہلے عنطاق
و رموز کو سلام کیا کُرسی مرحمت ہوئی یہ کُرسی پر بیٹھا سلام کرکے رموز نے کہا کہ طلسم مین ہو آئے کیا
جواب نامہ دیا شندکال جادو نے تم کو اتنا عرصہ کیون ہوا کیا جواب کے ملنے مین تاخیر ہوئی یا
تم نے عرصہ کیا حریص نے عرض کیا کہ مین کیون عرصہ کرتا وہان سے جواب ہی دیر مین ملا مین ہی
ایسا تھا کہ جواب لیکر آیا کوئی دوسرا ہوتا تو کبھی جواب دستیاب ہی نہ ہوتا برسون پڑا رہتا
وہان سُنتا کون ہی آجکل وہان جشن ہین اور دعوتین ہوتی ہین طلسم مین بڑے بڑے سامان ہین
اول تو طلسم مین جانا ہی نہین ملتا ہی راستے بند ہین لشکر آئے ہوئے پڑے ہین تمام شاہان مرحلہ
کی بادشاہ طلسم کے یہان دعوت ہی بڑے سامان ہین مین بڑی کوشش اور سعی سے پہونچا
بادشاہ طلسم کے ہاتھ مین نامہ دیا اُسپر دو دن کے بعد جواب ملا ہان ایک دن مین اپنی خوشی
سے ٹھہر گیا سبب یہ ہوا کہ اُسدن وہان خداوند عجائب تشریف لائے تھے آسمان پر سے

مین نے کہا کہ مین بھی زیارت سے مشرف ہوجاؤن ایسا وقت پھر نہ ملے گا مین ٹھہر گیا زیارت سے
مشرف ہوا بڑے بڑے کام نکلے میرا قیام کرنا میرے حق مین اور آپ صاحبون کے حق مین بہت بہتر
ہوا لیجیے یہ جواب نامہ ہے یہ کہکر وہی جواب جو اپنی راے سے لکھا تھا رموز کے ہاتھ مین دیا رموز نے وہ
جواب عنطاق کو دیا عنطاق نے دبیر کو دیکر حکم دیا کہ اسکو پڑھو ہم سُنین کہ کیا جواب لکھا ہے دبیر نے
لفافہ چاک کرکے اور خط نکالکر پڑھنا شروع کیا پہلے تعریف و توصیف خداوند عجائب نگار تحریر تھی اسکے بعد
القاب و آداب جو کہ بادشاہ بادشاہ کو تحریر کرتے ہین ہر لفظ سے بوے محبت و الفت پیدا تھی اُسکے بعد
اصل مطلب تھا خلاصہ جسکا یہ ہے کہ اُن قیدیونکو مہمان بھیجدو ہم خداوند کے پاس روانہ کردینگے کیونکہ
جب تمھارا نامہ آیا ہے تو خداوند مہمان تشریف فرما تھے ہم نے اُنسے ذکر کیا اُنھون نے فرمایا کہ جو قیدی
تمھارے پاس ہین اُنکو اور جنکے بارے مین تم سے عنطاق نے راے لی ہے اُنکو عنطاق سے طلب
کرکے میرے پاس آسمان پر بھیجدو مین ان سبکو دوزخ مین ڈالدون تا کہ یہ قصہ پاک ہو بس آپکو لازم ہے
کہ اُن قیدیونکو کسی ساحر زبردست و معتبر کی معرفت میرے پاس بھیجدیجیے اگر آپ کے نزدیک مناسب
ہو تو حریص جادو جو کہ نامہ لیکر آئے تھے اُنھین کے ہاتھ روانہ فرمائیے تو بہتر ہے کیونکہ یہ مرد ہوشیار
اور صاحب اعتبار بھی ہین اور یہان سب انکو دیکھ بھی چکے ہین اور انسے واقف بھی ہین سب حاکمان
اور بند انکو کسی قسم کی دقت نہ ہوگی اگر کوئی دوسرا آئے گا تو اُسکو دقت ہوگی جب تک مجکو خبر نہ
ہوگی اور مین اجازت ندونگا اُسوقت تک وہ آنے نپائے گا بس مناسب ہے کہ انھین کے
ہاتھ روانہ فرمائیے آیندہ آپ کو اختیار ہے جب یہ نامہ دبیر نے پڑھا اور جواب نامہ عنطاق نے
سُنا تو رموز و اہل دربار سے کہا کہ اب اس امر مین آپ سبکی کیا راے ہے جو راے ہو وہ بیان
فرمائیے رموز و اہل دربار نے جواب دیا کہ ہم سبکی تو یہ راے ہے کہ اِن قیدیونکو پاس شنکال جادو
بادشاہ طلسم کے اُنکی طلب کے موافق روانہ کردیجیے کیونکہ یہ امر بالکل پورے طور سے تسلیم ہے کہ جہان
خداے سنتو نکا خون گرے گا وہ زمین کبھی نہ آباد ہوگی اُس سرزمین کے رہنے والے تباہ و برباد
ہونگے اُنپر کوئی نہ کوئی ضرور یہ آفت نازل ہوگی اس سے کیا فائدہ کہ ہم ایک امر سے واقف ہوکر
پھر اُسی کام کو کرین اچھا ہوگا کہ یہ لوگ طلسم مین جاکر قتل ہون خواہ طلسم آباد رہے خواہ برباد
ہو ہم تو اس آفت سے بچین جبکہ اُنھون نے یہ تحریر کیا ہے کہ ہم سے خداوند طلب کر گئے ہین تو پھر

ہوا کیا نقصان ہے بھیجدیتے ہین عنطاق نے کہا کہ پھر لیکر کون جائے کون ایسا ہے رموز نے کہا کہ
حریص کے ہمراہ روانہ کردیا جائے کیونکہ وہ تحریر کرتے ہین کہ جو کوئی اور آئے گا اُسکو دقت ہوگی
حریص بدون میری اجازت کے چلا آئے گا کیونکہ مین سبکو حکم دے چکا ہون کہ حریص جسوقت
آئے اُسکو آنے دینا اور جسکو وہ ہمراہ لائے اُسکو بھی خواہ رات ہو خواہ دن پھر کیا ضرور ہے جو
کوئی اور جائے عنطاق نے کہا کہ اچھا حریص سے دریافت کرو اگر وہ راضی ہو تو کل لیکر چلا
جائے کیون یہ لوگ یہان بیکار رہین رموز نے حریص کی طرف دیکھکر کہا کہ بادشاہ فرماتے ہین
کہ تم قیدیون کو لے کر پھر طلسم کو جاؤ اور شند کال بادشاہ طلسم کے سپرد کرکے رسید لیکر چلے آؤ
حریص نے ہاتھ جوڑ کر جواب دیا کہ مجکو جانے مین کوئی عذر نہین ہے جب حکم ہو جاؤن اگر اجازت
ہو تو دو ایک دن دم لے لون کیونکہ تھک گیا ہون ادھر سے تو سحر کرکے گیا اُدھر سے جو واپس
ہوا تو طلسم بھر تو تخت سحر پر سوار آیا جب بیرون طلسم آیا تو تخت پر سے اُترکر پیدل راہ چلنا شروع
کی اس سبب سے تھک گیا ہون کچھ حرارت سی معلوم ہوتی ہے یہ کسل برطرف ہو جائے تو مین
بموجب حکم چلا جاؤن رموز نے عنطاق کیطرف دیکھا عنطاق نے کہا کہ کیا مضائقہ ہے بعد
دو دن کے سہی یہ کہکر حریص سے کہا کہ اچھا یہ بیان کرو کہ تم نے وہان جاکر کیا دیکھا حریص
نے کہا حضور جب مین حد طلسم پر پہونچا تو مین نے راستہ بند پایا ساحران زبردست بیٹھے ہوے
تھے اُنھون نے روکا مین نے آپ کا نام لیا کہ اُنکا نامہ لے کر بادشاہ طلسم کے پاس آیا ہون اور
بہت ضروری نامہ ہے میرا نام حریص جادو ہے اُنمین میرا ایک پیر بھائی تھا اُسنے کہا کہ تم ٹھہر جاؤ
مین خبر کرتا ہون اُسنے مہربانی کرکے بادشاہ طلسم کو بذریعہ عرضی کے میری خبر کی وہان سے اجازت
ملی تب مین داخل طلسم ہوا طلسم مین جو پہونچا دیکھا کہ ہر طرف لشکر اُترے ہوئے ہین خیمے بارگاہین
برپا ہین سامان جشن ہے دریافت جو کیا تو معلوم ہوا کہ ان سب کی دعوت ہے اور خداوند بھی تشریف
لانے والے ہین خلاصہ یہ کہ مین سیر و تماشہ دیکھتا ہوا قریب ایوان شاہی کے پہونچا وہان کا کیا
سامان بیان کرون میری زبان قاصر ہے یہ خیال فرما لیجیے کہ کارخانہ طلسم کا ہے خلاصہ یہ کہ مین نے
اپنے کو بڑی دقت سے اندر دربار کے پہونچایا دربار کو آراستہ پایا بڑی دقت سے مین نے آپکا
نامہ خود بادشاہ کے ہاتھ مین دیا مجکو بھی کرسی ملی بیٹھنے کو مین کرسی پر بیٹھا بادشاہ طلسم نے

نامہ دبیر سے پڑھوا کر سنا جب نامہ سن چکا مجکو حکم دیا کہ تم ٹھہرو اسکا جواب سمجھ کر لکھا جائے گا
اپنے وزیر سے حکم دیا کہ انکو قیام کرنے کے لیے مکان دو خلاصہ یہ کہ دو دن کے بعد مجکو جواب نامہ ملا
رخصتی خلعت دیا گیا مگر مین نے یہ سنا کہ آج خداوند یہان تشریف لائینگے مین نے خیال کیا کہ انکی
بھی زیارت سے مشرف ہولون یہ خیال کر کے دل مین مین نے بادشاہ سے عرض کیا کہ اگر اجازت
ہو تو مین آج اور یہان قیام کرون اور آپ کی بدولت زیارت خداوند کرلون شُشنکال نے جواب
مین فرمایا کہ میرا کیا نقصان ہی بس مین نے قیام کیا کہ آمد خداوند شروع ہوئی خداوند بڑے عزم و شان
سے تشریف لائے ہزارون فرشتے ہمراہ تھے اور جسقدر لوگ یہان خدائی کر گئے ہین مثل لقا وغیرہ
کے سب ہمراہ تھے یہان یعنی دربار شُشنکال مین بڑا سامان کیا گیا جب خداوند تشریف لائے سب
برائے تعظیم کھڑے ہوئے ہر ایک نے قدمونکو بوسہ دیا ہاتھ آنکھون سے لگائے خداوند بہت خوبصورت
تھے ایسا نور و جمال رخ سے عیان تھا کہ نگاہ نہین کام کر سکتی تھی کسی نے نگاہ بھر کے نہ دیکھا یہ نہ طاقت
تھی کہ کوئی خداوند کو دیکھ سکے بدین سبب کوئی یہ نہین بیان کر سکتا ہی کہ خداوند کی شکل
کیسی تھی اور کیا زیب تن فرمائے تھے یہ معلوم ہوتا تھا کہ ایک بقعہ نور ہی یا آفتاب نکلا ہوا ہی
خداوند تخت پر جلوہ فرما ہوئے پہلے شُشنکال سے ہم کلام ہوئے شُشنکال نے نذر دی اُسکی
نذر قبول کر کے عمر کو اسکی زیادہ فرمایا پھر تو نذرین گذرنے لگین خداوند ہر ایک پر شفقت و مہربانی
فرمانے لگے یہانتک کہ سب اہل دربار ادنی و اعلی کی سبکی نذرین قبول کین جو جسکے لائق دیکھا
ویسا کیا میری بھی نوبت آئی مین نے بھی قدمبوسی حاصل کی مجکو ملاحظہ فرما کر اپنے نائب
ملک الموت قدرت سے فرمایا کہ اس سے دریافت کرو کہ یہ یہان کہان یہ تو رہنے والا عنطاقیہ
کا ہی عنطاق کجکلاہ کا ملازم ہی اہل عنطاقیہ ہمارے بڑے مقبول بندے ہین خصوصاً
عنطاق و اُسکے کل عزیز و ملازم ہم اُن لوگون کے سے بہت خوش ہین خوب ہماری عبادت
کرتے ہین خصوصاً آجکل کو وہ کام عنطاق نے کیا ہی کہ جس سے ہم زیادہ تر خوش ہوئے
عنطاق نے اُس شخص کو اسیر کیا ہی جو کہ حمزہ کی جان و روح ہی یعنی عملشاہ کو یہ وہ جوان ہی
جسکو ہم نے اپنی قدرت سے وہ قوت و طاقت مرحمت فرمائی تھی کہ حمزہ کو بھی نہ دی تھی سات
برس کے سن مین ہم نے عملشاہ کے ہاتھ سے نیل مست کو قتل کرایا رستم خطاب ملا ہمارے

بندے تو بل و زو بل ایسے زبردست و بدخصلت تھے اُنکو اسی جوان نے اُٹھا کر خندق مین الدیا
بلکہ وہ تنہا جا کر فرنگستان کو فتح کیا بڑے بڑے معرکہ اسنے سر کیے حمزہ سے جو زیر کرا دیا تو صرف
اس غرض سے کہ حمزہ نائب تھا دوسرے اسنے جو اپنے مین یہ زور و طاقت پائی تو غرور کیا کہ
مجکو کوئی زیر نہین کر سکتا ہی یہ جو غرور کیا مین نے اُسکی باپ سے اُسی کو مغلوب کرا دیا وہ حمزہ سے
زیر ہو گیا عنطاق نے علمشاہ کو اسیر کیا ہم بہت خوش ہوئے ہین معلوم ہوا کہ یہ ہمارے
خاص بندے ہین مین اُنکی بڑی عمرین کرونگا حضور یہ جو خداوند نے فرمایا مین نے تمام حال وہان
جانے کا خدمت خداوند مین عرض کیا اور حال اسیری علمشاہ و کیفیت نامہ یہ واقعہ سنکے خداوند
بہت خوش ہوئے میرے سامنے شنکال سے فرمایا کہ جو خدا پرست تمھارے پاس اسیر
ہین اُنکو اور ان قیدیونکو جنکو عنطاق نے اسیر کیا ہی عنطاق سے طلب کر کے تم انکو بھی مع
ان قیدیون کو جو کہ تمھارے پاس ہین ہمارے پاس روانہ کر دینا کہ ہم دوزخ مین الدین شنکال
نے عرض کیا تھا کہ بہت خوب مین نے پہلے ہی بدون آپ کے حکم کے طلب کر لیا ہی یہی جواب
نامہ لکھا ہی خداوند نے پھر تُنگے مجھ سے فرمایا کہ ہم عنطاق وغیرہ سے بہت خوش ہوئے ہین
ہم اُنکی عمرین زیادہ کر دینگے اور بہت تعریف فرمائی مجھ سے فرمایا کہ مین تم سے بہت خوش
ہوا ہون مین تمھاری عمر زیادہ کیے دیتا ہون اور علاوہ سحر کے دو صفتین اور تجھ مین ہو گئی
ہین مین تے زیادہ کر دی ہین ایک تو تمام علم موسیقی کے فن تجکو ہم نے دیے اور ایک یہ صفت
تجھ مین پیدا کی کہ تو شراب بھی پلایا کر اسطور سے کہ جام شراب لبریز بھر کے رکھ لے ور گت ناچتا
جا شراب نہ گرے گی یہ ہم نے اس سبب سے دونون صفتین تجھ مین پیدا کین کہ بادشاہ و
رئیس تیری قدر کرین اور تیری زندگی راحت سے بسر ہو کیونکہ دنیا مین بدون کسی سبب
کے راحت نہین ملتی ہی لہذا مین نے تجھ مین یہ دونون صفتین پیدا کین اگر مجکو یقین
نہ ہو تو امتحان کر لے حضور مین نے قصد گانے کا کیا تو جسقدر راگ و رنگ ہین سب مین نے
اپنے مین پائے اب جو گایا بڑے بڑے دھاری و گویئے جو کہ اسوقت وہان موجود تھے سب
کان پکڑنے لگے مین خوب خوب گایا ایسا گایا کہ چرند و پرند آ کر جمع ہو گئے وہ لحن مجکو عنایت
فرمایا خداوند نے کہ کسی کو نہین عنایت کیا ہی اسوقت سے بہت کچھ انعام ملا جب ایک امر

ہین نے اپنے ہین پایا تو براے امتحان ہین نے ساقی گری بھی کی جام سر پر رکھو گرست ناچی
شنکال کو جام دیا اسیطور سے سب اہل دربار کو شراب پلائی ایک قطرہ بھی نہ گرا آپ لوگونکی
بدولت یہ شرف مجکو حاصل ہوا کہ زیارت خداوند سے مشرف ہوا خداوند نے یہ اوصاف
مجھ مین پیدا کیے مین تو ضرور جاؤنگا کسواسطے کہ وہان جا کر یہ اوصاف مجکو حاصل ہوئے
وہان اکثر خداوند تشریف لاتے ہین شاید پھر زیارت نصیب ہو اور کوئی چیز مجکو عنایت فرمائین
یہ تقریر جو حریص نقلی نے کی سب خاموش سنا کیے کسی نے جواب نہ دیا جب وہ اپنی تقریر
ختم کر چکا اسوقت رموز نے کہا کہ ای حریص جادو یہ جو کچھ تم نے بیان کیا بہت ٹھیک ہی اور
ہم کو یقین آگیا مگر یہ امر نہین یقین آتا ہی کہ تم کو تمام علم موسیقی آگئے ہین اور یہ صفت تم مین پیدا
ہوئی ہو کہ جام شراب سر پر بھر کر رکھو اور گست ناچو شراب نہ گرے جب تک ہم دیکھ نہ لین
حریص جادو نے کہا کہ مین خود عرض کرنے والا تھا اور مین خود یہ ہنر عطیہ خداوند آپ لوگونکو
دکھاتا آج تو میری طبیعت کسل مند ہی کچھ بخار کی سی حرارت معلوم ہوتی ہی ہان کل ضرور آپ
لوگ میرا امتحان کرین صرف اسوقت کچھ گانا سناتا ہون راوی بیان کرتا ہی خواجہ نے
کل کا جو وعدہ کیا تو صرف اس خیال سے کہ حریص کے مکانپر چلو اور جو کچھ اسکے گھر مین مال و
دولت ہو سب پر قبضہ کر لو اسکے بعد پھر یہان عیاری کرو ایسا نہ ہو عیاری کھل جائے تو
خرابی ہو کیونکہ سحر و ساحری کا یہان بھی صرفہ ہی رموز نے کوئی بندوبست کیا ہو یہ دل مین
خیال کرکے دوسرے دن کا اقرار کیا تھا مگر یہ فکر کر رہے تھے کہ حریص کے مکانپر کیونکر
جاؤن کیونکہ اسکا مکان تو معلوم نہین ہی اگر کسی سے دریافت کرونگا تو لوگ یہ خیال کرینگے
لو اور سنو عجب بات ہی اپنا مکان بھول گئے نئی واردات ہی یقین ہی کہ لوگ شک کرین
اور یہ راز ابھی افشا ہو جائے اس سے بہتر ہی کہ کوئی تدبیر کرو باتین کرتے جاتے تھے اور فکر
کرتے جاتے تھے فوراً خیال مین آگیا تو اپنے کو بیمار ڈال اور ایسا کہ تو اٹھ نہ سکے تب لوگ
بجگہ ہو پہنچاوینگے سواے اس تدبیر کے دوسری تدبیر اور کوئی نہین ہی حریص نقلی نے یہی امر
وجہ پر کہا تھا کہ مجکو بخار کی حرارت معلوم ہوتی ہی جب یہ حریص نے کہا کہ کل گانا سناونگا
اب پلاؤنگا آج معاف فرمایئے اسوقت صرف کچھ گانا سناتا ہون یہ کہکر حریص نے

گانا شروع کیا ساز بلائے گئے یہ غزل شروع کی غزل

حسن انسان مین جب آیا تو حیا بھی آئی	ناز و انداز جب آیا تو ادا بھی آئی
شمع محفل مین جب آئی تو ہوا بھی آئی	روح قالب مین جب آئی تو قضا بھی آئی
یون تو ہر روز تڑپاتے تھے لب بام آنکھین	آج پہلو مین جو آئے تو حیا بھی آئی
ہائے کسوقت مین ہوتی ہین مرادین حاصل	یار بالین پہ جب آیا تو قضا بھی آئی
شیشۂ دل کو مرے آپنے توڑا تو سہی	یہ تو فرمایئے کانون مین صدا بھی آئی

یہ غزل حریص نقلی نے اسطور سے گائی کہ سبکو حیرت ہوئی ایک سکتہ کا عالم ہو گیا تمام دربار متحیر ہو کر رہ گیا ہر در و دیوار سے صدائے آفرین و تحسین آرہی تھی سب کا یہ عالم تھا کہ ایک محویت طاری تھی سناٹا ہو گیا بڑے عرصہ تک اہل دربار اپنے آپے مین نرہے بڑی دیر تک رنگ بندھا رہا جب وہ حالت برطرف ہوئی سب اپنے اپنے حواس مین آئے دیکھا کہ حریص سامنے بیٹھا ہوا جھوم رہا ہی اسطور سے کہ جیسے سر پر کوئی آتا ہی دونون آنکھین لال ہو رہین ہین خون کی بوٹیان معلوم ہوتی ہین چہرہ سرخ ہو رہا ہی کچھ عجب رنگ ہی رموز و غنطاق نے جو یہ حال حریص کا دیکھا خیال کیا دل مین کہ معلوم ہوتا ہی گایا جو ہی تو اپنے گانے سے خود محو ہو گیا ہی اُسی سبب سے یہ حال ہی سب تعریفین کرنے لگے ہر ایک اپنے مقام پر کہہ رہا ہی کہ واقعی خوب ہنر ہاتھ آیا یہ برکت ہی خداوند کے زیارت کی بڑا خوش نصیب ہی قبل اسکے ایک حرف بھی گانے کی قسم سے نہین جانتا تھا کہ راگ کسے کہتے ہین اور راگنی کس چیز کا نام ہی یا دفعتاً یہ کمال حاصل ہو گیا جو کچھ اِسنے کہا سب سچ ہی بڑے عرصہ تک ہر ایک یہی کہے گیا اور حریص کو دیکھا کیا جب دیر ہوئی اور حریص کی حالت خراب ہونے لگی اُسوقت رموز نے آواز دی کہ ای حریص اپنے آپ مین آؤ یہ کیا تمھاری حالت ہی لاکھ لاکھ پکارا مگر حریص کی وہ حالت برطرف نہ ہوئی بلکہ ترقی ہو گئی اب تو یہ ہوا کہ سر کے بال نوچنے لگا کپڑے پھاڑنے لگا سرسام کی سی نوبت ہو گئی اُسوقت غنطاق نے رموز سے کہا کہ ذرا اسکی خبر تو لو کہ اسکو ہو کیا گیا ہی ابھی تو یہ اچھا تھا گاتے ہی یہ حالت ہو گئی رموز جادو خود اُٹھکر حریص کے پاس آیا اب تو ہر ایک حریص کی عزت کرتا ہی اس خیال سے کہ اسنے خداوند کی زیارت کی ہی انکی خدمت سے مشرف ہوا ہی انھون نے یہ کمال اسکو مرحمت فرمایا ہی

اسکی عزت و آبرو کرنا باعث افتخار و برکت ہی بس رموز نے برابر آکر جو ہاتھ پکڑا تو ہاتھ میں اسقدر گرمی محسوس ہوئی کہ یہ معلوم ہوا کہ آگ میں ہاتھ پڑ گیا فوراً ہٹا لیا دور سے لو نکل رہی تھی اس شدت سے بخار آگیا تھا اسی سبب سے سرسامی حالت ہو گئی تھی یہ واقعہ دیکھکر رموز نے عنطاق کی طرف دیکھکر کہا کہ ہم کو اور آپکو یہ خیال تھا کہ حریص خود جھوم گیا ہی اپنے گانے سے آپ محو ہو گیا ہی اس سبب سے جھوم رہا ہی اصل میں یہ امر نہ تھا بلکہ اسکو بہت شدت سے بخار آگیا ہی اُسکی شدت سے سرسامی حالت ہی یہ اپنے آپ میں نہیں ہی سچ کہتا تھا کہ مجھکو بخار کی حرارت معلوم ہوتی ہی ایک تو کسل راہ دوسرے یہاں بیٹھا گایا گیا بخار شدت سے آگیا اب اسکو پالکی میں سوار کرکے اسکے گھر روانہ کرنا چاہیے عنطاق نے کہا کہ حکیم صاحب کو طلب کرکے یہیں دکھا دو تاکہ وہ نسخہ لکھ دیں اُسکا استعمال کیا جائے رموز نے جواب دیا کہ جب یہ مکان پر جائے گا اسکے عزیز و اقارب خود بندوبست کر لینگے ہم کو کیا ضرورت ہی کہ ہم حکیم کو طلب کریں نہ معلوم حکیم کیا نسخہ لکھیں کیا نہ لکھیں کچھ نقصان ہو تو اسکے عزیز بیکار کو الزام دیں وہ جانیں اور اُنکا کام ذرا ملاحظہ فرمائیے کہ یہانتک بخار کی گرمی ہی مجھ سے کھڑا نہیں ہوا جاتا ہی یہ معلوم ہوتا ہی کہ آگ روشن ہی عنطاق نے کہا کہ پھر جلدی روانہ کرو ایسا نہ ہو کہ ہلاک ہو جائے وہاں جائے تو کچھ تدارک ہو یہ سنکے اُسیوقت رموز نے پالکی طلب کرکے حریص نقلی کو اُسمیں بدقت تمام ڈالکر اُسکے مکانپر روانہ کیا یہاں اُسکے ملازم و لڑکے بالے اُسکا انتظار کر رہے تھے کہ بابا جان نامہ لے کر گئے تھے تشریف لائیں دربار میں ہیں جب دربار برخاست ہوگا تو آئینگے سب انتظار کر رہے تھے کسی نے کھانا نہ کھایا تھا کیونکہ حریص کے آنے کی خبر تمام شہر میں پھیل گئی تھی جب رموز نے حریص کو سوار کرکے اُسکے مکان کیطرف روانہ کیا تھا تو ایک چوبدار بھی ہمراہ کر دیا تھا اتفاق سے وہ چوبدار جو کہ ہمراہ گیا تھا سمک بلطاقی تھا کیونکہ گذارش کر چکا ہوں کہ سمک چوبدار کی صورت بنے ہوئے کھڑے تھے دل میں کہہ رہے تھے کہ اُستاد نے کیا خوب رنگ جمایا ہی یہ ہمراہ پالکی کے چلے آتے ہیں رموز نے چوبدار سے کہدیا تھا کہ تم پالکی پہنچا کر جب تک یہ اچھے نہ ہو لیں نہ آنا صرف کہہ جانا کہ کیا حالت ہی ہر روز کی خبر دونوں وقت خیریت کہہ جانا بس وہ پالکی مکانپر حریص کے آئی لڑکے اسکے باہر کھڑے ہوئے انتظار کر رہے تھے

راہ کی طرف نگاہ تھی کہ سامنے سے پالکی نظر آئی کہاروں نے دروازے پر لاکر رکھی لڑکون نے پوچھا
کہ یہ پالکی کہان سے آئی ہی چونکہ کہار واقف تھے کہ یہ دونون لڑکے حریص کے ہین اُنھون نے
کہا کہ یہ آپ کے والد آئے ہین ابھی جواب نامہ لیکر طلسم سے تشریف لائے چونکہ راہ کے تھکے ہوئے
تھے بہ سبب کسل راہ کے بخار آگیا دربار مین بیٹھے ہوئے تھے کہ بخار کی شدت ہوئی بادشاہ نے
سوار کر کے بھیجدیا تاکہ آپ لوگ تدارک کرین اب جو اُنھون نے پالکی مین دیکھا تو اپنے باپ کو
بخار کی شدت سے بیہوش پایا چوبدار نے اُن لڑکون سے کہا کہ اب انکو اُتار کر اندر لے جایئے جلد
تدارک فرمایئے بادشاہ نے فرمایا ہی کہ جو کچھ صرف ہو وہ ہمارے خزانے سے منگالو ہم صرف کرینگے کیونکہ
ہمارے کام کو گئے تھے اس سبب سے انکو بخار آیا ہی اور مجکو حکم دیا ہی کہ جو وہ طلب کرین خزانے سے
اُنکو لاکر دیدینا اور مجکو مقرر کیا ہی کہ جب تک حریص اچھے نہ ہولین تم وہین مقیم رہنا صرف ہم کو
دونون وقت خیر خیریت پہونچادیا کرنا اُن لڑکون نے کہا کہ ہم انکی عنایتون کا کہانتک شکریہ ادا
کرین اول تو سب کچھ خداوند کا دیا ہوا ہمارے پاس ہی ہان اگر ضرورت ہوگی تو منگالینگے یہان
جو کچھ ہی یہ بھی سب اُنھین کا ہی اُنھین کے یہان سے والد نے پیدا کیا ہی خداوند اُنکو سلامت ہم
سب کے سر پر رکھے کہ وہ اپنے ملازمونکو مثل اپنی اولاد کے سمجھتے ہین یہ کہکر وہ قریب پالکی آئے
اب جو دیکھا تو اپنے باپ کو بخار کی شدت سے بیہوش پالکی مین پڑا ہوا پایا بدقت تمام دونون
ملکر اور اُتار کر اندر مکان کے لائے اندر جو آئے سب نے جو یہ حالت دیکھی تو سب پریشان ہوگئے
دریافت کیا کہ یہ کیا حالت ہی اُنھون نے کہا کہ پہلے پلنگ وغیرہ درست کرو ہم انکو لٹالین
تو بیان کرین پلنگ وغیرہ درست کیا ایک بھائی تو لٹاکر باہر آیا کہارون کو انعام وغیرہ دیکر
رخصت کیا چوبدار کے قیام کرنے کے لیے کمرہ خالی کرایا سب سامان کردیا خدمتگار کو بہ تاکید
تمام حکم دیا کہ انکو کسی امر کی تکلیف نہ ہونے پائے اور خود یہ سب بندوبست کرکے اندر آیا اب
کیسا کھانا اور کیسا پینا ایک تلاطم مچ گیا لینے کے دینے پڑگئے اُدھر دوسرے نے سب حال زوجہ
حریص اور دیگر لوگونسے بیان کیا کہ بخار شدت سے آگیا ہی سرسامی حالت ہی جب بھائی
باہر سے سب بندوبست کر کے آیا تو اُس سے کہا کہ ای بھائی یا تو تم حکیم صاحب کے لینے کو
جاؤ مین یہان ٹھہرون یا تم ٹھہرو مین جاؤن تاکہ حکیم صاحب آکر کچھ بندوبست کرین نسخہ

لکھین دوا پلائی جائے یا جو وہ تدارک بتائین وہ کیا جائے بخار شدت سے ہے ایسا بخار ہے کہ اگر
چنے ڈالدو تو وہ بریان ہو جائین اُسنے جواب دیا کہ تم یہان ٹھہرو مین ابھی حکیم صاحب کو لاتا ہون
یہ کہکر فوراً کپڑے پہن کر حکیم صاحب کے مکان پر آیا اُنسے سب حال بیان کیا وہ ہمراہ آئے نبض
دیکھی کہا کہ کوئی مقام تردد نہین نسخہ پینے کا لکھا پاشویہ تجویز کیا سر پر صندل و کیوڑے وغیرہ
کے پھاہے قلب پر لگانے کو بتائے کہا پنڈلیان کس کر باندھو تلوے سہلاؤ یہ سب تدبیرین
بتا کر اپنے فیس لے کر حکیم صاحب تو اپنے مکان پر آ گئے کہہ آئے تھے کہ اگر ان تدبیرون سے بخار کم
نہو تو مجکو اطلاع دینا اور تدبیر کرونگا اول تو یہی تدارک کافی ہوگا اگر ہوشیار ہوکر پیاس کی
شکایت کرین تو عرق گاؤزبان و بید سادہ و نیلوفر و بید مشک و کیوڑہ دینا مگر تھوڑا تھوڑا جب
حکیم صاحب یہ تدبیرین بتا کر چلے گئے نسخہ بندھ کر آیا پاشویہ جوش دیا جانے لگا پنڈلیان کس کر
باندھی گئین تلوے سہلائے جانے لگے کھاری نمک اور خاکسی ملی جانے لگی یہان تک کہ
پاشویہ تیار ہو کر آیا پاشویہ کیا گیا سارا گھر تلے اوپر ہو گیا چند عزیز قریب یہ خبر پا کر آئے قریب
سہ پہر حریص جادو نے آنکھ کھولی و سرسامی حالت برطرف ہوئی بخار ابھی تک اُسی شدت
سے ہے آنکھ جو کھولی تو اپنے گرد زن و مرد کا مجمع پایا اب حیران ہوئے کہ کسکو پکارون نام تک
سے تو آگاہ نہین ہون نہ معلوم یہ مرد کون ہین اُسکے اور عورت کون ہین خواجہ یہ خیال دل مین
پڑے ہوئے کر رہے تھے اور پریشان تھے کہ حریص کے چھوٹے لڑکے نے جو یہ دیکھا کہ آنکھ کھولی
ہے حیران حیران ہر طرف والد دیکھ رہے ہین قریب تو بیٹھا تھا کہا کہ کیون ابا جان مزاج کیسا
ہے حریص نقلی نے کچھ جواب تو نہ دیا مگر اشارہ کیا اسکی سمجھ مین نہ آیا اسنے پوچھا پھر اشارہ
کیا جب سمجھ مین نہ آیا تو اسنے اپنے بڑے بھائی کو پکارا اور کہا کہ بھائی ادھر آؤ والد نے آنکھ
کھولی ہے کچھ اشارہ سے کہتے ہین میری سمجھ مین نہین آتا ہے یہ سُنکے وہ دوڑ کر آیا اب خواجہ نے
اُسکو بھی دیکھا اور پہچانا کہ یہ دونون لڑکے ہین حریص کے ایک بڑا ہے اور وہ جو یہان بیٹھا ہوا
تھا چھوٹا ہے اُسنے بھی آکر پوچھا کہ کیون ابا جان مزاج کیسا ہے اس سے بھی اشارہ کیا اسکی بھی
سمجھ مین نہ آیا اب اسنے ماں کو پکارا وہ بھی آئی خلاصہ یہ کہ جسقدر عزیز اُسوقت وہان
موجود تھے سب قریب آئے خواجہ نے پہچان لیا کہ یہ حریص کی جورو ہے یہ لڑکے ہین یہ بھائی

ہے

ہی یہ بھاوج ہی یہ بھتیجا ہی یہ بھانجہ ہی یہ بہن یہ نوکر چاکر ہین مغلانی پیشخدمت یہ ماما ہی جب بخوبی سبکی پہچان اور شناخت ہوگئی ہر ایک کے نام سے بھی آگاہ ہوگئے مگر اُسیطور سے خاموش پڑے ہوئے ہین سب کچھ سُن رہے ہین اور دیکھ رہے ہین بخار کی وہی حالت ہی مگر سرسام کی جو کیفیت تھی وہ برطرف ہوگئی ہی پڑے پڑے تمام گھر کے اسباب کو جانچ لیا یہ بھی معلوم کر لیا کہ فلان کوٹھری اور فلان مقام پر مال و دولت رکھا ہوا ہی کپڑا لتا گہنا پاتا بھی سب سب کچھ خیال کر لیا پھر اشارہ کیا کوئی نہ سمجھا کہ اتنے مین بڑا لڑکا حریص کا دوا بنا کر لا یا کئی آدمیون نے بغلون مین ہاتھ دے کر اُٹھا کر بٹھایا دوا پلائی پھر لٹا دیا خلاصہ یہ کہ خواجہ کئی دن تک پڑے رہے اور خوب خدمت لیا کیے یہانتک کہ وہ بخار بالکل دفع ہوگیا جو جو مہمان آئے تھے سب رخصت ہو کر گئے اُس چوبدار کا یہ طریقہ تھا کہ وہ دونون وقت جا کر رموز و عنطاق سے کیفیت کہہ آتا تھا اس دو چار دن کے عرصہ مین سب سے واقف بھی ہوگئے یہ بھی معلوم ہوگیا کہ جواہرات فلان مقام پر ہی اسقدر نقد روپیہ ہی اب اُٹھنے لگے اپنے پاؤن سے پیشاب وغیرہ کو جانے لگے ذرا باہر بھی آتے ہین جب سب مہمان چلے گئے اب انھین طاقت بھی آگئی لڑکو نسے کہا کہ کل ہم دربار مین بادشاہ کے جائینگے کیونکہ ہمنے کئی دن سے نہ بادشاہ کو دیکھا نہ رموز جادو کو اُنکی عنایتونکا شکریہ کہانتک ادا کرین کہ جسدن مین بیمار ہو کر آیا اُسیدن سے ایک چوبدار مقرر کر دیا کہ وہ خبر پہونچایا کرے پھر جب مین اس قابل ہون اُٹھنے بیٹھنے لگون تو کیون نہ جاؤن اُنھون نے جواب دیا کہ آپکو اختیار ہی ہم منع بھی نہین کر سکتے مگر اسقدر ضرور عرض کرینگے کہ ابھی آپ مین اسقدر قوت نہین آئی ہی کہ آپ گھڑی دو گھڑی ایک لحظہ بیٹھ سکین ایسا نہ ہو کہ پھر مرض عود کر آئے جواب دیا کہ نہین مجھ مین بخوبی طاقت آگئی ہی تم خوف نہ کرو اُنھون نے جواب دیا کہ بہت خوب آپکو اختیار ہی یہ کہکر خاموش ہو رہے اور اپنے اپنے مقام پر چلے آئے حریص نقلی نے درباری کپڑے درست کرائے سواری کا حکم دیا کہ کل صبح کو پالکی حاضر کی جائے یہ بندوبست کر کے خاموش ہو کر بیٹھ رہے یہان تک کہ رات ہوگئی سب کھا پیکر سو رہے خواجہ اپنے پلنگ پر پڑے پڑے جاگا کیے براے احتیاط کچھ بیہوشی بھی ایسی خفیف اُڑا ئی کہ

جسکے سبب سے تمام گھر کا گھر بیہوش ہوگیا مگر اسطور سے کہ صبح ہوتے ہوتے سب کو خود بخود ہوش
آجائے جب خواجہ کو یقین ہوگیا کہ سب بیہوش ہو گئے خواجہ اُٹھے جو اسباب اوپر پڑا ہوا تھا اُوسکو
ہر وقت کے مصرف مین رہتا تھا اُسکو تو نہ لیا باقی تمام صندوقونکو کھولکر تمام روپیہ اشرفی جواہر
زر و زیور پارچہ وغیرہ ظروف نقرئی و طلائی جو کچھ مایہ بساط حریص کا تھا اُسنے اپنی عمر گنواکر جمع
کیا تھا سب اُٹھاکر نذر زنبیل کیا صندوقون مین کنکر پتھر پرانی جوتیان پھٹی ہوئی بھر دین تاکہ بھاری
معلوم ہون اُسی طور سے قفل لگاکر سبکو بند کر دیا اپنے پلنگ پر آکر لیٹ رہے یہ سوچ لیا کہ
اب جو یہانسے صبح کو جائینگے تو پھر نہین آئینگے ای خواجہ یہ مال و اسباب جو کہ باہر پڑا ہوا ہی رہا
جاتا ہی اسکو کیونکر لون اگر لیتا ہون تو راز افشا ہوتا ہی بنا بنایا کام بگڑتا ہی نہین لیتا ہون
تو دل نہین مانتا ہی کیا کرون آخر کو یہی رائے دل نے دی کہ نہ لو اس سے زیادہ اور کسی مقام پر
ہل جائے گا بس خواجہ نے صبر کیا اُس مال کو اُسپر بھی قریب چار پانچ لاکھ کے سب نقد و
جنس خواجہ نے پائی پلنگ پر لیٹ کر سوچنے لگے کہ کل کیا عیاری کرون یہانتک تو پہونچ
گیا تین سو ساٹھو قم بکر دست بستہ حاضر ہوئے ایک کو تجویز کیا کہ ساقی گری کرکے سب کو
بیہوش کر و یہ تو تم ظاہر کر چکے ہو کہ مجھ مین خداوند نے یہ کمال پیدا کیا ہی کہ مین شراب سر
سے پلاتا ہون بس اُسی شراب مین بیہوشی ملاکر بیہوش کرو جب سب اہل دربار بیہوش
ہو جائین سماک تو وہان موجود ہی رموز و عنطاق کو نذر زنبیل کرو اور خود عنطاق بنو اور
سماک کو رموز بناؤ تخت پر بیٹھکر سبکو ہوشیار کرو اور قیدیونکو طلب کرکے سبکو رہا کرو
آہو چشم رہا ہوکر ساحرونسے سمجھ لینگی علمشاہ وغیرہ سردارون و پہلوانون سے تم عنطاق
و رموز کو بھی زنبیل سے نکالکر ہوشیار کر لینا اور خود پوشیدہ ہو جانا بس اسی تدبیر اور
طریقہ سے یہ ملک اسلام آباد ہوگا رموز کو آہو چشم ایک چشم زدن مین قتل کرڈالینگی
رموز قتل ہوا پھر عنطاق مقابلہ نہ کرے گا اطاعت کرے گا خواجہ پلنگ پر پڑے
ہوئے یہی سوچا کیے کہ صبح ہوگئی سب اُٹھے اپنے کار و بار مین مصروف ہوئے اُدھر
عنطاق نے دربار آراستہ کیا سب اہل دربار حاضر ہوئے دربار کا ڈنکا ہوا یہانسے
میان حریص سوار ہوکر طرف دربار کے خوشی خوشی چلے وہ چوبدار بھی ہمراہ تھا کہ انکی بھی

بھی پالکی وہان پہونچی یہ اُتر کر دربار مین آئے رموز و عنطاق کو مجرا کیا وہ دونون دیکھ کر خوش
ہوگئے حریص جادو سے دریافت کیا کہ بتاؤ تمھارا مزاج کیسا ہی اب تو بخار نہین آتا ہی ضعف
کا کیا حال ہی حریص کرسی پر سامنے بیٹھا ہوا ہی عرض کیا کہ آپ کی عنایت و فضل خداوندی سے
بخار نہین آتا ہی نہ ضعف کی شکایت ہی نہ کسی اور مرض کی اب تو بخوبی اچھا ہون غذا بھی بخوبی
ہوتی ہی بہت سخت یہ علالت اُٹھائی رموز نے کہا کہ مین کیا بیان کرون جو اُسدن تمھاری
حالت تھی مجھکو تو یقین زندگی کا نہ تھا خداوند نے اپنا فضل کیا حریص نے جواب دیا کہ یہ
امر نہین ہی آپ اطمینان رکھین خداوند میری عمر زیادہ کر چکے ہین مجھکو مرنے سے محفوظ کر دیا
ہی اس سے تو مجکو اطمینان ہی کہ مین مرونگا نہین رموز نے کہا کہ خیر اسوقت وہ خوشی ہوئی
ہی کہ کبھی ایسی خوشی نہین ہوئی تھی اب یہ بتاؤ کہ کب قید لیکر چلا ہی ستو کی شندکال کی خدمت
مین جاؤگے حریص نے کہا کہ دو ایک روز اور ٹھہر جائیے تاکہ جو کچھ کسر باقی ہو وہ بھی جاتی
رہے رموز نے کہا کہ اچھا جب سب اہل دربار جمع ہوگئے دربار آراستہ ہوگیا اُسوقت
حریص نے عنطاق و رموز کی طرف دیکھ کر کہا کہ میرا جی چاہتا ہی کہ آج اس خوشی مین اپنا
گانا آپ کو سناؤن اور وہ کمال دکھاؤن جو کہ خداوند نے مجکو مرحمت فرمائے ہین اسی خوشی
مین آپ سب صاحبون کو شراب بھی پلاؤن اور خود بھی پیون کیونکہ جسدن سے بیمار ہوا ہون
ایک قطرہ بھی نہین پیا ہی اسوقت بہت جی چاہتا ہی آپ کی بدولت مین بھی پی لونگا
رموز و عنطاق نے جواب دیا کہ ابھی تم علالت سے اُٹھے ہو تم مین اسقدر طاقت کہان
ہوگی کہ گاؤ اور شراب پلاؤ کیونکہ یہ کام طاقت کا ہی ایسا نہ ہو کہ بسبب محنت و
مشقت کے پھر علیل ہوجاؤ تو خرابی ہو حریص نے کہا کہ آپ اطمینان رکھین مجھ مین بخوبی
طاقت آگئی اور میرا اسوقت جی بھی چاہتا ہی جب یہ کہا تو عنطاق و رموز نے کہا کہ تم کو
اختیار ہی یہ سُننا تھا کہ حریص نے عرض کیا کہ حکم فرمائیے کہ سازندے ساز لے کر حاضر ہون
عنطاق نے حکم دیا سازندے ساز لے کر آئے ساز ملائے جب ساز مل چکے اُسوقت
حریص نے عرض کیا کہ ایک امر کا اور امیدوار ہون وہ بھی پورا فرمائیے عنطاق نے
کہا کہ بیان کرو کہا کہ یہ اجازت فرمائیے کہ مین میخانہ مین جا کر اپنے طریقہ سے شراب

کی کشتیان لگا کر لاؤن جسطور سے مجلو تعلیم کیا گیا ہی عنطاق نے جواب دیا کہ تم کو اجازت
کی کیا ضرورت ہی تم کو کوئی منع نہین کرتا ہی جہان تمھارا جی چاہے جاو جسطرح تمھارا جی چاہے
کشتیان تیار کر کے لاؤ بس یہ حکم پاکر حریص نقلی میخانہ مین آئے شراب کی خم اُلٹ پلٹ
کرنے شروع کی چالاکی کر کے نمک سرکاری بخوبی ملا یا وہ بیہوشی ملائی جو کہ قائل تھی کہ
اگر ایک قطرہ حلق سے اُتر جائے تو فوراً انسان بیہوش ہوجائے بس اُلٹ پلٹ کر کے اور
نمک سرکاری ملانے کے بعد لوٹون و صراحیون مین شراب بھری اُنکے منھ لال شالباف
سے باندھے اُنپر لچکا لپیٹا گئی سو کشتیان بڑے سامان سے درست کر کے اُنپر توڑے پوش
کارچوبی ڈالکر مزدورونکے سرونپر لے کر آگے آگے روشن چوکی بجتی ہوئی اس سامان سے
شراب کو شراب خانہ سے لے کر حریص جادو چلا اور دربار مین آیا جس نے یہ سامان اور
طریقہ دیکھا ہر ایک تعریف کرنے لگا کہ ہم نے آجتک اس سلیقہ سے اور سامان سے
شراب جاتی ہوئی نہین دیکھی یہانتک کہ داخل دربار ہوا مع کل کشتیون کے اہل دربار نے
جو یہ سامان اور طریقہ و سلیقہ دیکھا ہر ایک دنگ ہوگیا اور تعریف کرنے لگا خصوصاً
رموز و عنطاق تو بہت خوش ہوئے اور حریص نے آکر سلام کیا ان دونون کل اہل دربار
نے تعریف کی حریص نے ہر ایک کو سلام کیا جب مجرے وغیرہ سے فرصت ملی کشتیان
سامنے عنطاق کے رکھ کر اور توڑے پوش اُٹھا کر کہا کہ ملاحظہ ہو شاہون کے پینے کی
شراب کی کشتیان اسطور سے لانا چاہیے عنطاق اور رموز و اہل دربار نے دیکھا
کہ کسی کشتی مین سرخ رنگ کی شراب ہی اُسکی صراحیون و کنٹرون و بوتلون کے منھ سبز
گرنٹ سے بندھے ہوئے ہین جس مین سبز رنگ کی شراب ہی لال گرنٹ سے منھ بندھے
ہوئے ہین اسیطور سے خیال کرنا چاہیے جس رنگ کی شراب ہی اُسکے مخالف رنگ
گرنٹ سے منھ بندھے ہوئے ہین اُنپر لچکا بندھا ہوا ہی بعض لوتلون کے منھ شالباف
سے بندھے ہوئے ہین اُسپر رنگ برنگ کے توڑے پوش پڑے ہوئے تھے اور رنگ
برنگ کے گیلاس بلوری و جام بلوری رکھے ہوئے تھے اُنپر طلائی کام کیا ہوا تھا یہ
رنگ دیکھ کر عنطاق وغیرہ نے بہت تعریف کی حریص نے جھک کر تسلیم کی اب

حریص نے عرض کیا کہ آپ لوگ متوجہ ہون بین اپنا گانا سناتا ہون سب متوجہ ہوئے اب حریص نے سازندونکو حکم دیا اُنھون نے ساز کو چھیڑا حریص نے گانا شروع کیا کس کس غضب کی تان لی ہی کہ روح تان سین خان کو شرمندہ کردیا زہرہ فلک کو رشک ہوا مشتری چرخ نے مارے حسد کے اپنا مُنھ چھپا لیا فلک ششم پر جا کر قیام کیا چرند و پرند آ آ کر گرد جمع ہو گئے حریص نے یہ غزل گانا شروع کی

غزل

کیون چشم زار ہر طرف در پر لگی ہوئی	لو کس کی ہر تبادل مضطر لگی ہوئی
لاؤ تو قتل نامہ مرا مین بھی دیکھ لون	کس کس کی مہر ہی سر محضر لگی ہوئی
الفت کا یہ فراہی کہ دونون ہون بیقرار	دونون طرف ہو آگ برابر لگی ہوئی

دیگر

بنگر مدام کیفیت لالہ زار دل	خوب است سیر باغ ہمیشہ بہار دل
ای ساکن خیال پری وش بیا بیا	اینست ارشک ملک سلیمان دیار دل
تعریف نجیر از لب جان بخش تازہ است	چندین سخن مگو کہ بود ناگوار دل
گرد ملال ور نخش خود را دہد بباد	خیزد چنان ز زوطا کدورت غبار دل
ساقی بیاخت زرکہ درین گلشن جنان	مستانہ وار آلودہ فصل بہار دل
یکتا بر بر کعبہ چہ گویم جز این سخن	کم نیست ہم ز عرش معلی وقار دل

یہ فارسی کی جو غزل گائی بلجن داؤدی تمام محفل کو محو کر دیا ہر ایک کی چشم سے اشک حسرت جاری ہوئے عالم سکوت طاری ہوا ہر ایک مستانہ وار جھوم رہا تھا جو کہ مخمور و عاشق مزاج تھے اُنکا تو عجب عالم تھا کہ آنکھون کے سامنے یار جانی پھر رہی تھی جو مجنون و دیوانے تھے اُنکا یہ جی چاہتا تھا کہ گریبان چاک کر کے صحرا کی طرف چلے جائین خاک اُڑائین یہ حالت تھی کوئی آہ کر رہا تھا کوئی واہ کسی کے لب پر تھا کہ او ظالم مار ڈالا کیا غضب کی تان لگائی کہ روح بے چین ہو گئی جب حریص نے یہ رنگ محفل کا دیکھا گانا موقوف کیا بڑے عرصہ تک سمان بندھا رہا تھوڑی دیر کے بعد برطرف ہوئے اس حالت کے اب سبکو ہوش آیا اپنے آپ بین سب آئے ہر ایک نے بہت تعریف کی راوی بیان کرتا ہی کہ

اس عالم بیخودی مین جو جسکے پاس از قسم جواہر سے تھا سب اُتار اُتار کر سامنے حریص کے
پھینکدیا تھا عنطاق ور موز نے تو بہت کچھ پھینکا تھا وہ سب سامنے پڑا ہوا تھا جب
ہوش آیا عنطاق ور موز نے بہت کچھ انعام مین دیا اور کہا کہ واقعی یہ گانا ہم نے آج تک
نہین سُنا تھا جو آج سُنا اب کوئی نہین گا سکتا ہی ہان کچھ اور گاؤ حریص نے جواب دیا کہ بہت
خوب اور گانا شروع کیا گاتے گاتے اُٹھ کھڑا ہوا گت ناچنے لگا خوب خوب گت ناچی
ایسے ایسے توڑے لیے کہ زہرہ فلک ور قاصہ فلک کا دل توڑ دیا گت ناچکر اہل محفل کی بڑی
گت کی اُسی ناچنے مین ایک مرتبہ توڑا لے کر کشتی کے برابر پہونچا صراحی اُٹھائی جام لیا
ناچتا جاتا ہی اور جام لبریز کرتا جاتا ہی صفت یہ ہی کہ کبھی ایک گھنگرو بجا کبھی دو کبھی کوئی نہ بولا
بس جام کو سر پر رکھکر اور توڑے لیتا ہوا ٹھوکر مین لگاتا ہوا گت ناچتا ہوا سامنے
رموز جادو کے آیا اور سر جھکا کر کہا کہ ایسے سردار کو سر سے شراب پلانا چاہیے راوی بیان
کرتا ہی کہ پہلے رموز کو کیون جام دیا عنطاق کو کیون نہ دیا اسکا کیا سبب تھا کیونکہ
عنطاق تو بادشاہ ہی جواب اسکا یہ ہی اول تو یہ رموز کا ملازم تھا خواجہ دریافت کر چکے
تھے دوسرے خواجہ نے یہ خیال کیا کہ پہلے رموز کو شراب پلا کر بیہوش کر لون پھر عنطاق
وغیرہ کو شراب دون ایسا نہ ہو کہ عنطاق وغیرہ شراب پیکر بیہوش ہو جائین اور رموز
پر یہ امر کھل جائے تو خرابی ہو کیونکہ یہ ساحر ہی اسکا بیہوش ہونا پہلے اچھا ہی بس اسی
باعث سے پہلے رموز نے جام شراب ہاتھ مین لے کر بہت تعریف کی حریص
کھڑے ہو کر گت ناچنے لگا جب ناچ چکا تو تھم گیا اس خیال سے کہ دیکھون یہ شراب
پیتا ہی یا نہین اُدھر رموز جادو نے جام ہاتھ مین لے کر پہلے شراب کو بغور دیکھا اُسکے بعد
جام شراب کو اپنے لبونکے قریب لایا کہ پی لون جام کا قریب مُنھ کے آنا تھا کہ تمام شراب
شعلہ بنکر جام سے نکل گئی جام فوراً ٹوٹ گیا اس آفتاب جمال نے جام مین رہنا پسند
نہ کیا آفتاب بنکر آسمان کی راہ لی ادھر شراب شعلہ بنکر اُڑی رموز حیران ہوا کہ یہ کیا
واقعہ ہوا یہ شراب کیون آفتاب بنکر بالاے آسمان گئی کیا شراب مین بیہوشی
ملی ہوئی تھی اگر بیہوشی ملی تھی تو کس نے ملائی تھی حریص پر یہ گمان کرنا نہایت

یہ جا ہی رموز یہ خیال کر رہا تھا کہ یکایک زمین شق ہوئی اور وہ پتلی پیدا ہوئی کہ جو رموز نے اپنی
حفاظت کے لیے مقرر کی تھی اُدھر بالا سے ہوا سے صدا آئی کہ ای رموز جادو ہوشیار ہو جاؤ
یہ حریص جادو تمھارا ملازم نہین ہی خواجہ عمر ہی حریص کو اسنے پکڑ لیا ہی اسکے پاس زنبیل
مین قید ہی اسنے شراب مین بیہوشی ملائی تھی وہ بیہوشی اگر تم پی جاتے تو ابھی پھڑک کر
تمام ہو جاتے اور جو کچھ اسنے تم سے کہا وہ سب جھوٹ ہی اور وہ جواب بھی خواجہ نے اپنی
طرف سے لکھا ہی یہ سرداروں کے رہا کرنے کو آیا ہی اسنے عیاری کر کے افغانہ جادو وغیرہ کو
قتل کیا اور جہانگیر وغیرہ کو قید شند کال سے طلسم مین جا کر رہا کر لیا وہ بھی اسکے پاس ہین جلد
اسکو پکڑ لو شراب اسی سبب سے شعلہ بنکر اُڑی تم نے بڑی چالاکی کی تھی کہ اپنا بندوبست
کر لیا تھا ادھر تو یہ صدا آئی یہ صدا اُس شراب سے پیدا ہوئی اُدھر اُس پتلی نے نکل کر
یہی کلمہ کہے خواجہ نے جو شراب کو شعلہ بنکر اُڑتے دیکھا قصد کیا تھا کہ گلیم اوڑھکر غائب
ہو جاؤن کہ وہ صدا آئی اور پتلی نے رموز کو ہوشیار کیا جب تک خواجہ گلیم اوڑھین
اوڑھین رموز نے یہ سنتے کے ساتھ ہی ایسا سحر کیا کہ خواجہ کے ہاتھ پاؤن بیکار ہو گئے
اُدھر رموز نے گیر کی صدا دی زمین نے پاؤن خواجہ کے پکڑ لیے اب خواجہ مجبور ہو گئے
کچھ انکا فریب نہ چلا اسکا سحر ہو گیا ناچار ہو کر رہ گئے اب کرین تو کیا کرین نہ پاؤن مین
حرکت ہی کہ بھاگین نہ ہاتھ قابو مین ہین کہ گلیم اوڑھین مجبور و ناچار ہو کر رموز کی طرف
دیکھ رہے ہین اُدھر رموز نے سحر کر کے خواجہ کی طرف دیکھ کر کہا کہ تو کون ہی بیان کر سچ سچ
خواجہ نے کہا کہ مین وہی حریص آپ کا ملازم جو کہ نامہ لے کر گیا تھا آپ نے بیکار
سحر کر کے مجکو بے حس و حرکت کر دیا آپ کے سحر نے دھوکا کھایا رموز نے کہا کہ تو
کیون جھوٹ بولتا ہی تو عمرو عیار ہی او ساربان زادے حرامزادے تو یہان کیونکر آیا تونے
تو غضب کیا تھا کہ بیہوش کر کے قتل کرنا چاہا تھا اب تو میرے ہاتھ سے بچکر
کہان جا سکتا ہی مین تو تیری تلاش مین مدت سے تھا اور مجکو یقین تھا کہ
تو ضرور آئے گا مین نے یہ بندوبست اور یہ طریقہ کیا تھا کہ جب کوئی میرے
اوپر آ کر حربہ کرے تو مجکو خبر کر دے چنانچہ میرے بندوبست کا نتیجہ نکلا کہ تونے جو شراب

ہین بیہوشی ملا کر مجکو دی شراب شعلہ بنکر اُڑ گئی اور مجکو تیرے حال سے آگاہ کر دیا یہ جو رموز نے کہا خواجہ نے جواب دیا کہ ہین اس امر سے بالکل آگاہ نہین ہون کہ کیسا عمرو عیار اور کیسا ساربان زادہ ہین تو آپ کا خادم حریص جادو ہون رموز نے کہا کہ پھر وہی کہے جائیگا تو حریص جادو ہی ابھی تیرا حال کھلا جاتا ہی دیکھ سچ سچ کہدے خواجہ نے جوابدیا کہ ہین نے تو سچ سچ عرض کیا یون جو آپ کا جی چاہے فرمائیے رموز نے کہا کہ اسوقت تو آپ بڑے سیدھے بیٹھے ہوئے ہین مجکو نقرے دے رہے ہین اب زندہ بھی بچوگے یہ کہکر سحر جو کیا تو تمام رنگ و روغن عیاری اُڑ گیا اصلی صورت خواجہ کی ظاہر ہوئی رموز نے کہا کہ تو کون ہی خواجہ نے کہا وہی حریص جادو آپ کا ملازم رموز نے کہا کہ پھر وہی کہے جاتا ہی ذرا آئینہ کی طرف تو دیکھ کہ تیری کیا حالت ہی یہ سُنکے خواجہ نے جو آئینہ کیطرف دیکھا اپنی اصلی صورت پائی رنگ و روغن عیاری اُڑا ہوا پایا اب خواجہ کا رنگ اور زرد ہو گیا چہرہ پر مردنی چھا گئی حواس جاتے رہے موت کا یقین ہو گیا مگر خداوند کریم کی طرف دلکو رجوع کر کے کہا کہ ای کریم میرے تیرے تو کوہ سراندیپ پر اقرار ہو چکا ہی کہ جب تک تم خود اپنے مُنھ سے تین مرتبہ موت کو نہ طلب کروگے اُسوقت تک موت نہ آئیگی ای کریم ہین نے تو اُس بُری شی کا نام تک نہین لیا بلکہ خیال بھی نہین کیا نام تو لینا کیسا بُری چیز کا خیال تک نہین لایا اپنے دل ہین اور پھر اُسی بُری چیز کا سامنا ہوتا ہی تو صادق الوعدہ ہی تو مجھ سے اقرار کر چکا ہی کہ جب تک تو اپنی زبان سے تین مرتبہ خود طلب کریگا اُس وقت تک تیری موت تیرے پاس نہ آئیگی یہ کیونکر عرض کرون کہ تو اپنے وعدہ کو بھول گیا یا اپنے اقرار سے پھر گیا اگر ایسا خیال بھی کرون تو سراسر خطاوار و گنہگار ہون تو میرے اوپر رحم کر اور جو قصور یا گناہ مجھ سے سرزد ہوا ہوا اُسکو بحل فرما تو رحیم ہی کریم ہی خطاپوش ہی تیرا ہی نام غفار و قہار و جبار ہی تو بلاشک ستار ہی تو بلا شبہ آمرزگار ہی تیرے ہی شان ہین شاعر نے یہ دو شعر نظم کیے ہین شعر

ای کریمے کہ از خزانۂ غیب
گبر و ترسا وظیفہ خور داری
دوستان را کجا کنی محروم
تو کہ با دشمنان نظر داری

ہین تیری طرف اپنے دلکو رجوع کرکے تجھ سے فضل و کرم کی امید رکھتا ہون تو ہی اس آفت و بلا سے بچانے والا ہی اور تو ہی نجات دینے والا ہی تیری ہی طرف سبکی بازگشت ہی مگر ابھی میرا دل نعمات دنیا سے نہین سیر ہوا ہی نہ میرا دل اس امر کو گوارا کرتا ہی کہ دنیا پر سے جاؤن مین تیرے گنہگار حمزہ کے فرزند کی رہائی کی فکر مین یہان آیا تھا اور ان لوگونکی کہ جو تازہ دین اسلام لائے ہین اور تیری وحدانیت کے قایل ہوگئے ہین مین تیری راہ مین جہاد کرتا ہون مجکو اس کافر کے شر سے نجات دے نظم

تو گفتی ہر آنکس کہ در رنج و تاب		دعائے کند من کنم مستجاب	
چو عاجز رہا نندہ دانم ترا		درین عاجزی چون نخوانم ترا	

واسطہ تجکو اپنی عزت و جلال کا واسطہ انبیاے ماسبق کا خواجہ نے جو اسطور سے دعا کی تیر دعا ہدف اجابت پر پہونچا دعا قبول ہوئی ادھر رموز نے خواجہ کیطرف دیکھکر کہا کہ تو نے آئینہ مین دیکھا اب بتا کہ تو کون ہی اسوقت خواجہ نے جواب دیا کہ اے رموز جادو بلا شک و شبہ تو ساحر زبردست ہی اور بادہ کبر و نخوت سے مست ہی خوب مجکو پہچانا واقعی خوب بندوبست کیا تھا اصل امر یہ ہی کہ اگر حریص کی مان بھی ہوتی تو مجکو نہ پہچان سکتی دوسرون کی تو کیا حقیقت ہی میری بان نہین ہی جو مین آپکی تعریف کرسکون دراصل مین عمرو عیار حمزہ ہون اور مین اسکے فرزند علمشاہ کو رہا کرنے ضرور یہان آیا ہون مین اپنا کام کر چکا تھا اگر آپ نہ پہچانتے تو مین علمشاہ کو مع سب اسیرون کے رہا کر لیتا اگر مین نے آپکو بہت زبردست و ہوشیار پایا اس قسم کا ساحر کوئی آجتک میری نگاہ سے نہین گذرا ابھی کل کا ذکر ہی کہ مین شندکال شاہ بادشاہ طلسم کو دھوکا دیکر اور ملک الموت کی عیاری کرکے جہانگیر و سیماے مہر جمال کو رہا کر لایا سترہ ساحر میرے ہمراہ آئے تھے مین نے انکو فلان کوہ پر بیہوش کیا عیاری کرکے انکے قتل کا قصد کیا تھا کہ ملکہ افغانہ نانی شندکال کی آ پہونچی مین انکو دیکھکر پوشیدہ ہوگیا بعد اسکے اسکو بھی عیاری کرکے مع ان سترہ ساحرون کے قتل کیا اور حریص کی شکل بنکر یہان آیا یہ کہکر تمام واقعہ اپنا ملک الموت کی عیاری کرنا اور ان سبکو قتل کرنا اور یہان آنا بیان کیا اور کہا کہ شندکال پر کیا منحصر ہی بڑے بڑے ساحرون نے دھوکا کھایا ان ساحرون نے کہ جو دعوی خدائی کرتے تھے اور انکو لوگ جانتے تھے مثل

وہامہ جادو و شمامہ جادو و ساحر شمشتن و افراسیاب وغیرہ ان سب نے دھوکا کھایا اور مجکو نہ پہچان
سکے ہزارون فکرین کین آخر مین نے سبکو قتل کیا لاکھون ساحرون کو مین نے مارا مگر واقعی
یہان آکر مین اسیر ہوا مین نے عہد کیا تھا کہ جو کوئی ساحر یا غیر ساحر مجکو پہچان لے جب مین عیاری
کرکے اُسکے پاس جاؤن تو مین اُسکی اطاعت کرونگا حمزہ کی اطاعت ترک کرونگا اور جو
اُسکا مذہب ہوگا وہ اختیار کرونگا چنانچہ آجتک تو مجکو کسی نے نہین پہچانا نہ مین نے اپنے عہد
کے موافق کیا اب آپنے مجکو پہچان لیا لہذا مجکو لازم ہوا کہ مین اپنے عہد کے موافق کرون
چنانچہ مین آپ سے اقرار کرتا ہون کہ مین آپ کی اطاعت سے باہر نہ ہونگا آپکی اطاعت
جان و دل سے کرونگا حضور کی خدمت و اطاعت مین سر مو فرق نہ کرونگا تعمیل احکام مین
مثل غلامان جانباز کے سعی و کوشش کرونگا آپکو اپنا آقا و مالک تصور کرونگا جو دین و مذہب آپکا
ہے اُسکو بدل و جان قبول کرونگا کسی وقت مین آپ کو ناراض و ناخوش نہ کرونگا کیونکہ مین
عہد کرچکا ہون کہ جو کوئی مجکو جبکہ مین عیاری کرون پہچان لے خواہ وہ ساحر ہو خواہ غیر ساحر
خواہ وہ عیار ہو خواہ غیر عیار مین اُسکی اطاعت کرونگا بس آپ نے پہچان لیا اب مین آپکا
خادم ہون جسطور حمزہ نے اقرار و عہد کیا ہے کہ اگر مجکو کوئی پہلوان یا سردار یا بادشاہ سر میدان
زیر کرلے میری پشت زمین سے لگادے اور میرے اوپر ہر فن سپہ گری مین غالب آئے مین
اُسکی اطاعت کرون اور جو اُسکا دین و مذہب ہو اُسکو اختیار کرون اور اپنا دین ترک کرون اسیطور
سے مین نے بھی عہد کیا تھا چنانچہ آجتک کوئی حمزہ سے سر میدان غالب نہین آیا جو وہ اپنے
عہد کے موافق کرتا اسیطور سے مجکو بھی کسی نے نہین پہچانا جو مین بھی اپنے عہد کے موافق کرتا
آج آپ نے پہچانا اب مجھ پر فرض ہوا کہ مین اپنے عہد کے موافق برتاؤ کرون دوسرے مین حمزہ
کی نوکری اور اطاعت و فرمانبرداری سے بہت پریشان ہون اور اس فکر مین ہمہ وقت غلطان
پیچان رہتا ہون کہ کوئی قدردان ملے تو اُسکی ملازمت و فرمانبرداری و اطاعت کرون اور حمزہ
کی ملازمت کرون کسواسطے کہ جو جو کام مین نے حمزہ کے ساتھ کیے اور جس جسطرح سے مین نے
حمزہ کی اطاعت کی ہے اگر اور کسی کی اطاعت کرتا تو وہ ضرور میری قدر و منزلت کرتا مین نے
وہ وہ کام کیے ہین کہ کسی کا ہیاؤ نہین پڑتا تھا اُس مقام پر حمزہ و پسران حمزہ و سرداران

حمزہ و اہل لشکر حمزہ کی جان بچائی اور ان سبکو ساحرون کے ہاتھ سے اپنی جان پر کھیل کر نجات دی ہی کہ بشر کا کیا مقدور تھا دیو بھی ہوتا تو بھی بھاگ جاتا اور اُن اُن مصیبتون مین مین کام آیا ہون کہ حمزہ کے عزیز بھی نہ کام آتے اور نہ ہاتھ پاؤن ساتھ دیتے مین نے وہان وہان ساتھ دیا ہی مگر ان سب جان فشانیون کی حمزہ نے کچھ بھی قدر نہ کی سواے تین روپیہ ماہواری کے ایک حبہ و ایک پیسہ انعام مین کبھی نہ دیا نہ کچھ قدر کی نہ تعریف بس ایسے شخص کی اطاعت کرنا بیکار تھی مگر کیا کرتا کوئی ایسا بھی نہ ملتا تھا اب مقدر نے آپ ایسا قدردان دکھایا اور آپ کے پاس پہونچایا لہذا مین نے حمزہ کی اطاعت سے ہاتھ اُٹھایا اگر آپ اطاعت کو میری قبول کرین اور مہربانی فرمائین تو آپ کے لطف و کرم سے کچھ بعید نہ ہوگا مین آپ کی خدمت مین حاضر رہکر حمزہ و پسران حمزہ و سرداران حمزہ کو اسیر کر لاؤن آپ انکو قتل کرین خواہ اسیر رکھین خواہ رہا کر دین مجکو کچھ دخل نہ ہوگا کیونکہ حمزہ کو صاحبقران صاحب لشکر مین نے بنایا ورنہ حمزہ ایک مجاورزادہ خانہ کعبہ کا فرزند تھا اگر مین نہ ہوتا اور عیاریان نہ کرتا تو حمزہ کو یہ دن نصیب نہ ہوتا اگر مین چاہون تو آج ایسے ہزار حمزہ تیار کر دون اور جب مجھ سے اور اُس سے ایک زمانہ مین بگاڑ ہوگیا تھا تو مین نے عاجز کر دیا تھا میرے ہاتھ سے موت طلب کرتا تھا اور موت نہ آتی تھی ہر روز ایک نئی آفت اُسکے سر پر نازل کرتا تھا ایرج کو فنون سپہ گری تعلیم کر کے لایا جو اٹھارہ برس لشکر حمزہ سے لڑا اور تمام سرداران حمزہ و پسران حمزہ کو زخمی کیا واراب کو لا کر حمزہ سے مقابلہ کرایا جبتک میرے حمزہ کے بگاڑ رہا مین نے حمزہ کو راحت سے بیٹھنے نہین دیا بس اگر آپ میرا قصور معاف کرکے اور میری خطا کو عفو فرماکے اپنی خدمت گذاری کے لیے مجکو قبول فرمائیے گا تو ملاحظہ فرمالیجیے گا کہ مین کس طور سے حمزہ کے لشکر کو تباہ کرتا ہون اور سبکو اسیر کر لاتا ہون اُسوقت آپ کو میرے قول و فعل کا بیقین واثق ہوگا زیادہ عرض کرنے سے کچھ فائدہ نہین ہی میرے عرض کرنے پر عمل فرمائیے اور امتحان فرمالیجیے کہ مین جھوٹ عرض کرتا ہون یا سچ آیندہ آپ کو اختیار ہی کیونکہ مین تو آپ کے قبضہ مین ہون خواہ مجبور رہا فرمائیے خواہ قتل آپکو اختیار ہی بقول شاعر شعر اگر بخشے زہے رحمت نہ بخشے تو شکایت کیا + سر تسلیم خم ہی جو مزاج یار مین آئے + مین گنہگار

آپ کا ضرور ہون اور اقرار کرتا ہون آپ کے خیال فرمانے کی جگہ ہی کہ مین کس طور سے جان پر کھیل کر
پسر حمزہ کے رہا کرنے پر آیا ہون ایسا کوئی بھی کرتا ہی اب مین کچھ نہ عرض کرونگا میری زیست و
حیات و قید و رہائی کا آپ کو اختیار ہی یہ جو خواجہ نے بفصاحت و بلاغت کہا تمام اہل دربار کو
سوائے رموز کے خواجہ کی تقریر پسند آئی اور سبکو یہ منظور ہوا کہ خواجہ کو رہا کر کے رموز جادو اپنا ملازم
کر لین مگر رموز نے یہ تقریر خواجہ کی سُنکے اور برہم ہو کر جواب دیا کہ او دزد یار یک گردن لک لک پا
تو مجکو فریب دیتا ہی تیرے ان باتون مین مین نہین آنے والا ہون یہ فقرہ تو کسی کو جا کر دے
تو بڑا مکار و جعل ساز ہی وہ اور لوگ تھے جو تیرے فریب مین آگئے اصل امر یہ ہی کہ تو بڑا شیرین بیان
و چرب زبان و لسان آدمی ہی خوب فن تجکو فریب دینے کے یاد ہین ہان وہ ہم ہین کہ جسمین جھونک
نہین لگتی ہی ہم بہت سخت دل ہین ہمارا دل پتھر ہی کبھی نرم ہوتا ہی نہین لاکھ تو ہمکو فریب دے
ہم کب اپنے خیال سے باز آتے ہین اور کب تیرے کہنے پر عمل کرتے ہین اور کب فریب کھاتے ہین وہ
ہم نہین ہین کہ تیرے مکر مین آجائین اب جو تو نے دیکھا کہ قضا سر پر آ برابر ہوئی تو تو نے یہ
جال پھیلایا اور دام تدبیر مین ہمکو پھنسانا چاہا ہمارے دل پر تیری ان باتونکا بالکل اثر
نہوا ہی نہ ہوگا یہ تقریر تو اور کسی سے جا کر کر ہم بدون قتل کیے تجکو چھوڑتے بھی ہین یہ امر
بالکل عقل و دانش کے خلاف ہی کہ ہم اس امر پر یقین کر لین کہ تو ہماری اطاعت کریگا اور حمزہ کی
اطاعت ترک کریگا اور دین اسلام کو ترک کر کے ہمارا دین قبول کریگا اسکا خیال کرنا خلاف عقل ہی
اور ایسا تصور کرنا بالکل نادانی ہی یہ خیال خام و تصور ناتمام ہی وہ بہت بڑا نادان ہی جو اس امر کو
یقین کرے اور عمل کرے بھلا اب یہ بھی ممکن ہی کہ تو رہا کر دیا جائے سوائے قتل کے یہ تیری تقریر
بیکار ہی مجکو بخوبی معلوم ہی کہ تو فریب دیتا ہی وہ لوگ جو کہ تیرے فریب مین آگئے اور تجکو اسیر کر کے
رہا کر دیا بڑے نادان تھے مین اُنکے مثل نہین ہون اگر تو اس امر کے یقین دلانے کے لیے اپنی جان
بھی دیدے گا تو مجکو یقین نہ آئے گا اگر تو ہمہ تن زبان ہو کر میری تعریف کرے گا اور حمزہ کی
مذمت تو بھی مین یہ خیال کرونگا کہ تو فریب دیتا ہی کیون خواجہ مین تم کو رہا کر دون اور اپنے پاس
ملازم رکھون تمھارا منشا یہ ہی کہ مین یہ فریب دون یہ اس فریب مین میرے اگر مجکو چھوڑ دین مین ان
سبکو قتل کر کے اور پسر حمزہ کو مع آہو چشم کے رہا کر کے اور تمام اسباب لوٹ کر چلا جاؤن اے عیار

مکار ہین نے تجھکو خوب پہچانا بچا اب تو تم میرے ہاتھ لگے بہت سبکو فریب دے دیکر چھوٹ جاتے تھے وہ بڑے احمق اور نادان تھے کہ ایسے شخص کو پکڑکر اور پھر اُسکے فریب ہین آکر رہا کردیتے تھے ایسی نعمت کسیکو ملتی بھی ہی مجھ سے تمام خداوند اور وہ ساحر جو کہ تیرے ہاتھ سے قتل ہوئے ہین سب خوش ہونگے اور مجھکو تیرے قتل کرنے کا بڑا ثواب ملیگا تیرا قتل کرنا بہت ثواب ہی بلکہ رہا کردینا عذاب ہی اور بیکار ہین سعدی کے قول پر عمل کرتا ہون بقول سعدی افعی را کشتن و بچہ اش را نگاہداشتن کار خردمندان نیست دوسرے ہین اس قول پر عمل کرتا ہون قتل الموذی قبل الایذا تو نے گھر کے گھر شہر کے شہر گاؤن کے گاؤن ساحرون کے تاراج کرڈالے ہین آج ہین اُن سبکے خون کا عیوض تجھ سے لونگا اور اُنکی روح کو خوش کرونگا تجھکو قتل کرکے یہ کہکر حکم دیا کہ کوئی حاضر ہی ایک قفس آہنی تو لائے کہ ہین اسکو قید کرون خواجہ نے جب دیکھا کہ یہ کسیطور سے میرے کہنے پر عمل نہین کرتا ہی تو عنطاق کی طرف متوجہ ہوکر بہت عجز و انکسار سے کہا کہ آپ بادشاہ ہین میری سفارش فرمایئے اگر ہین قتل ہوگیا تو میرے چھوٹے چھوٹے بچے یتیم ہوجائینگے میری بیبیان رانڈ ہوجائینگی حمزہ اُن سبکو نکالدیگا وہ بیچاریان کہان جاکر اور کیونکر بسر کرینگی سوائے بھیک مانگنے کے میرے بچونکے کون کماکر کھلائے گا ایک میرے مرجانے سے پندرہ سولہ جانین برباد ہونگی اور بہت کچھ خواجہ نے کہا اور اپنی پہلی تقریر کی پھر دوبارا بیان کیا ہین نے بہ سبب طول نہ بیجا کے ابکی مرتبہ کی خواجہ کی تقریر نہین تحریر کی کہ طول ہوگا راوی کہتا ہی کہ جب خواجہ نے عنطاق سے بہت گھگھیا کر کہا تو اُسکو رحم آیا اُسنے کہا کہ کیون خواجہ تمھارے کی بیبیان اور کے بچے ہین خواجہ نے جواب دیا کہ حضور میرے چار بیبیان ہین اور بارہ لڑکے و لڑکیان ہین جسمین چار تو لڑکے جوان ہین جو کہ کماتے ہین اور کھاتے ہین اور اُڑاتے ہین اور مجھکو ایک حبہ نہین دیتے ہین بلکہ میرے پاس جو کچھ ہوتا ہی چھین جھپٹ کر لیجاتے ہین ہین اُنسے بول نہین سکتا ہون اُنکے موٹے موٹے ہاتھ پاؤن ہین پہلوان ہین ہین ایک دُبلا پتلا آدمی ہون اُنکا کیا کر سکتا ہون وہ ایک طمانچہ ماردین تو میرا کام تمام ہوجائے اس سبب سے جو وہ ظلم و ستم کرتے ہین ہین خاموش رہتا ہون اور اُسکو برداشت کرتا ہون زبان سے نہین نکالتا ہون

اور چار لڑکیان ہین جو کہ جوان ہین قابل شادی ہین اُنکی شادی کی فکر ہی دن رات دیوارون پر ٹکری رہتی ہین آنے جانے والون کو ستاتی ہین مستانی ہو رہی ہین خیال فرمایئے کہ مین کہان سے لاؤن جو شادیان اُنکی کرون کہ اُنکی مستی کم ہو تین روپیہ کی آمدنی وہ بھی سال بھر کے بعد دو برس بعد ملا اس مین پوری روٹی نہین ہوتی ہی شادیان کہان سے کرون یہ مین نے دل مین سوچ لیا ہی کہ وہ چارون کسی نہ کسی دن کسی کے ساتھ نکل جائینگی سوائے عزت جانے کے اور کیا ہوگا پھر کیا کیا جائے چار لڑکے ابھی دودھ پیتے ہین میرا ہی کام ہی کہ جو اس آمدنی مین بسر کرتا ہون دوسرا ہو تو چیخ کر نکل جائے دن رات اسی فکر مین مبتلا رہتا ہون کو فت ہو گیا ہی ناک مین دم ہی عنطاق نے کہا کہ خواجہ تین روپیہ مین تو ان سبکی بسر نہ ہوتی ہوگی فاقے کرتے ہونگے اے خواجہ تم کو اسقدر بیبیان کرنا کیا ضرور تھا جب کہ آمدنی نہ تھی اور اسقدر بچے جوان کیا فرض تھا خواجہ نے جواب دیا کہ کیا عرض کرون اس امر کو نہ دریافت فرمایئے یہ امر قابل بیان کرنے کے نہین ہی آپ لوگ جھوٹ خیال کرینگے نہین گے عنطاق نے کہا کہ نہین تم بیان کرو ہم بھی تو ذرا سنین خواجہ نے جواب دیا کہ مجھ کمبخت کے نطفہ مین یہ اثر ہی کہ ادھر مین عورت کے پاس گیا اُدھر اُسکے حمل رہ گیا گوئی مین نے اپنے بس سے جنوایا یہ تو نطفہ کا اثر ہی کہ جاتے ہی جم جاتا ہی پھر نہین نکلتا ہی مین قسم کھاکر کہتا ہون کہ ہر ایک عورت کے پاس مین اپنی عمر بھر مین تین تین مرتبہ گیا ہون سوائے اسکے اور کسی دفعہ نہین گیا وہی ہر ایک سے تین تین اولادین ہین اگر اور اس فعل کو کرتا تو نہ معلوم کس قدر اولادین ہوتین مارے خوف کے مین نے ترک کر دیا ہان اپنی مدت العمر مین نو مرتبہ کا تو ضرور گنہگار ہون اگر مین یہ جانتا تو کبھی ایسا نہ کرتا بلکہ اپنے جسم کو کاٹ کر پھینکدیتا اور یہ جو آپ نے دریافت کہ اسقدر بیبیان کیون کین تو حضور مین نے یہ بھی اپنی خوشی سے نہین کین مین تو ہمیشہ اس امر سے پرہیز کرتا تھا مگر کیا کرون کہ جو اپنے مکان پر آئے اُسکو نکال کیونکر دون بس ان چارون نے جو میری صورت دیکھی میرے اوپر عاشق ہو کر اپنے عزیزون اور ماں باپ سبکو چھوڑ کر اور مال و دولت پر لات مار کر راحت و آرام کو ترک کرکے نکل آئین کچھ آبرو و عزت کا پاس

وخیال نہ کیا میرے مکان پر چلی آئین مین ناچار ہوگیا اب یہ امر حمیت وانسانیت نے گوارا
نہ کیا کہ نکالدیتا جو اپنی سلیے آبرو دے اور جو آپ سے محبت کرے اوسکے ساتھ دشمنی کیجائے
یہ بالکل خلاف حمیت ہے حضور وہ چارون شاہزادیان ہین نہ معلوم مجھ کم بخت کی صورت
مین کیا لعل لگے ہوئے تھے کہ سلطنت کو ترک کرکے مجھ فقیر محتاج کا ساتھ دیا ناچار ہوکر مین نے
بھی قبول کیا خداوند نے یہ جو دریافت کیا کہ تین روپیہ مین ان سب کی کیونکر بسر ہوتی ہوگی یہ
بجا ارشاد ہوا واقعی امر یہ ہے کہ تین روپیہ ایک دن کا صرف ہین مگر خدا آپ لوگون کو سلامت
رکھے کہ ہم لوگون کی روزی ہوجاتی ہے جس دربار وسرکار مین چلا گیا دو ایک شعبدہ دکھائے
انعام پایا دعائین دیتا ہوا مکان پر آیا اوسکو صرف کیا جب کم ہوگیا پھر چلا گیا کما لایا اور ون سے
لاتا ہون اپنی بسر کرتا ہون اور کام حمزہ کا کرتا ہون وہ ایسا خسیس ہے کہ تین روپیہ سے زیادہ
نہیں دیتا ہے یہان آسکے لڑکے اور سردار اوس سے چورا چھپا کر کبھی کبھی کچھ دے دیتے
ہین حمزہ سے کچھ نہیں ملتا ہے یہ جو خواجہ نے بیان کیا عنطاق واہل دربار کو خواجہ کی ان باتون پر
بہت ہنسی آئی ہر ایک نے اپنے دل مین کہا کہ واقعی آپ ایسے ہی خوبصورت ہین کہ عورتین آپکی
صورت دیکھکر اور عاشق ہوکر نکل آتی ہین آپکی صورت تو ایسی کہ اگر کوئی چڑیل بھی دیکھے تو قبول نکرے
وہ کون ایسی شاہزادی ہوگی جو آپکو قبول کریگی اہل دربار تو یہ دل سے باتین کیا کیے عنطاق
نے خواجہ سے کہا کہ کیون خواجہ یہ امر سچ ہے اور اصلی ہے کہ تمپر شاہزادیان عاشق ہوکر نکل آئین
اور تمکو قبول کیا ہمکو تو جھوٹ معلوم ہوتا ہے خواجہ نے جواب دیا کہ اگر حضور کو یقین نہ ہو تو
کسیکو لشکر حمزہ مین بھیجکر دریافت فرمالیجیے تاکہ میرے جھوٹ سچ کا حال کھل جائے بھلا مین
حضور کے روبرو جھوٹ بات بیان کرونگا خواجہ عنطاق سے کہہ رہے تھے کہ چند آدمی
ایک بہت بڑا قفس آہنی لیکر آئے اور سامنے رموز کے رکھا خواجہ نے جو قفس کو دیکھا تو
زندگی سے مایوس ہوئے موت کا یقین ہوگیا مگر عنطاق سے کہا کہ آپ نے میری سفارش
نکی رموز جادو صاحب سے یہ سنکے عنطاق طرف رموز کے مخاطب ہوا اور کہا کہ اے بھائی
تم میرے کہنے سے خواجہ کو رہا کردو اور انکے کہنے پر عمل کرو اور امتحان کرلو تمکو تو ہر وقت اختیار ہے
جب چاہنا اسیر کرلینا اب کہین جا بھی سکتے ہین تمھارے قبضہ مین ہین رموز نے جواب دیا کہ اے

بھائی صاحب آپ اس مکار سے آگاہ نہین ہین یہ مکر کرتا ہی یہ جو کچھ اسنے کہا ہی سب خلاف
ہی بڑا مکار ہی ادھر یہ رہا ہوا اسنے آفت برپا کی پھر یہ کیا ہاتھ آئیگا ممکن نہین کہ پھر اسکی کوئی گرد
پاپوش بھی پا سکے یا اسکا سایہ بھی ہاتھ آئے ملاحظہ فرمایئے کہ اسقدر عرصہ مین اسنے کیا کیا مکر
سیئے پہلے دن جب یہ جواب نامہ لیکر آیا اسنے کیا مکر کیا اور کیسی تقریر کی اور کیا حال بیان کیا جو سبکو
یقین آیا اور سب فریب مین آگئے بیمار بھی ہوگیا ابھی آپ سن چکے ہین کہ اسنے خود اپنی زبان سے
کہا کہ اُسدن جسدن مین جواب نامہ لیکر آیا ہون بصورت حریص جادو اور جو کچھ مین نے بیان کیا
سب جھوٹ کہا اور اپنی طرف سے جواب نامہ کا لکھا تھا اور پھر آپ یہ سب باتین سُنکے
سفارش کرتے ہین راوی کہتا ہی کہ خواجہ نے رموز سے اپنی حالت و عیاری جب بیان کی
تھی تو یہ کہدیا تھا کہ وہ جواب مین نے اپنی طرف سے لکھا تھا کہ جسمین آپ دھوکے مین
آکر علمشاہ اور سب قیدیون کو مجکو حوالے کرین کہ تم شمشکال کے پاس لیجاؤ اور وہ تقریر
کہ مجکو خداوند عجائب نے نامزد گروہ کیا اور علم موسیقی اور ساقی گری تعلیم فرمائی سب جھوٹ
تھی صرف دھوکا دینے کے لیے بیان کی تھی کہ آپ فریب مین آجائین اور اُسکا اثر بھی ظاہر ہوا
اگر آپ بندوبست نہ کر کے آئے ہوتے اور اپنی حفاظت نہ کر چکے ہوتے وہین اپنا کام کر چکا
تھا آمدم برسر مطلب پس رموز نے عنطاق سے کہا کہ بھائی صاحب مجکو بڑا تعجب اس امر کا
ہوتا ہی کہ آپ ایسا عقلمند و ہوشیار شخص ہو کر ایسے شخص کی سفارش کرے کہ جو کہ دشمن جان
و آبرو و مال ہو اور اُسکی تقریر پر عمل کرے کہ جو زمانے بھر کی مکارون کا افسر ہو اور اوس تقریر
کو سچ خیال کرے کہ جو سراسر مکر و فریب سے بھری ہو جسمین ایک سر مو سوائے مکر کے دوسری
بات نہ ہو اور اُس تقریر کو سچ خیال کرے کہ جسمین سوائے جھوٹ کے رتقے سچ نہ ہو مقام عجب
اور حیرت ہی مین آپکے فرمانے سے باہر نہین ہوتا ہون نہ آپکے حکم کو ٹال سکتا ہون نہ آپکی
اطاعت سے باہر ہو سکتا ہون ابھی رہا کیے دیتا ہون مگر یہ خیال فرما لیجیئے ادھر یہ رہا ہوا
اُسنے آفت برپا کی ابھی تو سبکو قتل کر ڈالے گا اسکا رہا ہونا ہم سب کے حق مین قہر ہوگا اور ہم
سبکا خون آپکے سر پر ہوگا کیونکہ میرا سحر مجکو خبر دے چکا ہی یہ کبھی آپکا نہ ہوگا اسکا دم حمزہ کے
قدم پر نکلے گا یہ حمزہ کی جان و روح ہی اور حمزہ اسکی بھلا یہ حمزہ کو ترک کریگا یا دین اسلام کو یا کسکو

ہزار مرتبہ قتل کیجیے اور پھر زندہ ہو تو بھی یہ حمزہ کی رفاقت سے دست بردار نہ ہوگا نہ دین اسلام
ترک کریگا اگر اسکا ایک ایک عضو جدا کرکے اور اسکو جلاکر خاک اسکی ہوا مین برباد کرکے پھر اُس
خاک کو جمع فرمائیے اُسکا پتلہ بنائیے اوس سے سوال کیجیے کہ تو حمزہ کی رفاقت ترک کر اور دین اسلام
تو اُس سے بھی یہی صدا آئیگی کہ یہ ہرگز نہ ہوگا اسوقت یہ جو اسیر ہوگیا ہے اور اسکو موت کا یقین
ہے اس سبب سے یہ اس طور سے کہتا ہے ادھر رہا ہوا پھر ہرگز ہرگز یہ ایسی تقریر نہ کریگا مین آپ کو
آگاہ کیے دیتا ہون آیندہ آپکو اختیار ہے مگر اس امر کا خیال ذہن اقدس مین رہے کہ مین آج سے
آپکے پاس نہ رہونگا اپنے اوستاد کے پاس چلا جاؤنگا نہ آپکی کمک کرونگا پھر جو چاہے ہو جائے مین
کسی امر مین دخل نہ دونگا مین آج ہی یہان سے چلا جاؤنگا پھر نہ آؤنگا کبھی نہ اپنی صورت آپ کو
دکھاؤنگا نہ آپکی صورت دیکھونگا اور اگر مین یہان ہونگا بھی تو آپکے کسی نیک و بد کام مین کبھی دخل
نہ دونگا نہ آپکا کبھی شریک ہونگا اگر آپکو یہ امر منظور ہو کہ مین آپ سے جدا ہو جاؤن تو شوق سے آپ
سفارش فرمائیے بلکہ آپ کے فرمانے کی بھی کوئی ضرورت نہین صرف اشارہ فرمائیے مین اسپر سے
سحر اوتارے لیتا ہون آپ رہا کر دین پھر ذرا تماشہ ملاحظہ فرمائیے کہ کیا مزا ہوتا ہے اور اگر یہ امر منظور
نہین ہے تو کچھ نہ فرمائیے میری رائے پر رہنے دیجیے مین زیادہ تو حجت نہین کر سکتا ہون دو امر ون
سے اول تو آپ بادشاہ ہین دوسرے آپ میرے بڑے بھائی ہین پس مین کیونکر آپکے حکم کے
خلاف کر سکتا ہون اگر آپ میری رائے لیتے ہین اور میری شراکت چاہتے ہین اور میرے کہنے
پر عمل فرماتے ہین تو میری تو یہ رائے ہے کہ آپ سفارش نہ کرین بلکہ یہ حکم فرمائین کہ چارجی چاردی
تمام شہر مین اور جو جو گاؤن قریب شہر کے ہون کہ جن جن کو خدا پرستون کے قتل کا تماشہ دیکھنا
ہو اور ثواب مین داخل ہونا ہو وہ کل صبح کو بیرون شہر آکر جمع ہون ہم کل خدا پرستون کو قتل
کرین گے اور آپ کل پسر حمزہ و آہو چشم کو قتل فرمائین مع افغان آدم خور و بیخبر دیوانہ و مغفر آہنی
کجکلاہ و آسکے ہمراہیون وغیرہ کے کیونکہ سعزاب وغیرہ اب ہمارے کام کے نہین رہے کیونکہ وہ
مسلمان ہو کر ملیچ ہوگئے دوسرے وہ دین اسلام کو اب ترک نہ کرین گے جبکہ وہ ہمارے ہمذہب
ہین یہ بھی اونھون نے دوسرا مذہب قبول کر لیا تو پھر اونکو زندہ رکھنا کیا ضرور ہے اگر آپ یہ
فرمائین کہ ان سب کے قتل کے بارے مین تم کیون اسقدر کوشش کرتے ہو اور جلدی تو اسکا

جواب یہہ ہی کہ اگر ان کو اوسد ن قتل کرتے اور نامہ طلسم کو نہ روانہ کرتے تو بیچارے حریص کی
جان نہ جاتی وہ اس ظالم کے ہاتھ سے نہ مارا جاتا کیون خواجہ تمنے حریص کو کیا کہا خواجہ نے جوابدیا
کہ حریص میرے پاس ہی مین نے اُسکو قتل نہین کیا اگر آپ مجکو رہا کردین تو مین ابھی حریص کو آپکے
حوالے کرون رموز نے جوابدیا کہ کیون مجکو غزہ دیتا ہی تو حریص کو قتل کر چکا ہی چاہیے تو حریص کو دے
چاہے نہ دے مین تجکو رہا نہ کرونگا بادشاہ کو اختیار ہی یہ کہکر عنطاق سے کہا پس حریص کی تو یون
قضا تھی اب کیونکر نہ روانہ کرتے دوسرے اس مکار کی میرے ہاتھ سے قضا تھی نہ نامہ جاتا نہ یہ آگاہ
ہوکر حریص کو قتل کرکے آتا اور یہان اسیر ہوتا خیر یہ ایک کام بہت ضروری نکلا حریص قتل ہوا تو
بلا سے وہ شخص ہاتھ تو لگا جو کہ تمام عالم بھر کے ساحرون کا دشمن ہی جسکے خوف سے ساحرون نے
زمین پر رہنا ترک کیا زیر زمین جاکر بود و باش اختیار کی اور دنیا کی لذتون کو ترک کیا ایک حریص
کے مارے جانے سے یہ بات تو حاصل ہوئی کہ اب سب ساحر بعد اس مکار کے مرنے کے رحت
سے تو بسر کرینگے دوسرے سبب جلدی کا یہہ ہی کہ اگر آپ شنکال سے نامہ وپیام فرمائیے گا اور
عیارون کو لشکر اسلام کے خبر ہوگی پیکے بادیگرے وہ آکر عیاری کرینگے مین کہان تک حفاظت
کرونگا ایک نہ ایک دن ضرور چوٹ کھا جاؤنگا اور یہ لوگ رہا ہو جائینگے کیونکہ اُنمین ہر ایک
مثل اسی ساربان زادے کے ہی تیسرے یہ امر ہی کہ اگر حمزہ کو معلوم ہوگیا کہ میرا فرزند علمشاہ
فلان مقام پر مع چند خدا پرستون کے اسیر و قید ہی اور میرا عیار وہان عیاری کرنے کو گیا تھا
وہ قتل کیا گیا تو فوراً وہ لشکر کشی کرکے آئیگا آپ تو نامہ وپیام مین مصروف رہے اُنکو خبر ملگئی
وہ اس عرصہ مین آپہونچے مقابلہ کی نوبت آئی لاکھون کے خون ہوئے اگر اُسوقت اُنکی لشکر کشی
کرکے آنے کی خبر پاکر قتل ہی کر ڈالا تو پھر کیا یہہ ہوگا کہ وہ لوگ بدون معاوضہ خون کے واپس
جائین یہ امر غیر ممکن ہی فساد عظیم ہوگا جنگ دو سر وارو نہ معلوم انجام کیا ہو کیا نہ ہو یہ امر ضرور ہی کہ
اُن لوگون کے سر پر ہونا امر محال ہی جبکہ بڑے بڑے بادشاہ عاجز آئے تو ہم کیا چیز ہین اگر یہ
کہا جائے کہ سحر کرکے جیسے ان سب کو اسیر کیا اسیر کرلیتا تو یہ بھی مشکل ہی اسکے دو سبب ہین
کہ اون سے سحر مین بھی نو سر بر ہونگے وہ یہ ہین اول تو حمزہ مالک باطل السحر ہی اوسپر سحر اثر نہین کرتا ہی
اُسکی موجودگی مین سحر کرنا بیکار ہی مین کیا ہون اگر میرے استاد بھی آئین تو وہ کچھ نہین کرسکتے ہین

سامری

سامری و جمشید بھی عاجز ہین اس اسم اعظم کے آگے یہ فرض کر لیا جائے کہ کسی تدبیر سے مکر سے
حمزہ کا اسم اعظم اُنکے صفحۂ دل پر سے بھولا دیا جائے اور اونکو اسیر کر لیا جائے تو حمزہ کے لشکر مین
ساحر اسقدر اتنے بڑے زبردست ہین اور حمزہ کے شریک ہوئے ہین کہ جنکے ایک اشارہ ابرو مین
لاکھون کا لشکر تباہ ہو سکتا ہی مین لون سے مقابلہ نہین کر سکتا ہون پس انجام اوس لشکر کشی کا
میرے نزدیک اچھا نہ ہوگا پس کیا ضرور ہی کہ اپنے کو معرض ہلاکت مین ڈالین رہا یہ امر کہ اگر آپ
یہ فرمایئن کہ جب حمزہ کو اس امر کی خبر ہوگی کہ فلان بادشاہ نے ہمارے فرزند و عیار اور اُسکے ہمراہیون
کو قتل کر ڈالا یہ خبر پا کر جو وہ لشکر کشی کرین تو کیا ہوگا اُسکا جواب یہ ہی کہ اول تو خبر ہی نہ ہوگی اگر
خبر ہوئی بھی تو وہ لوگ یہ سن کے کہ وہ لوگ قتل ہو گئے پھر لشکر کشی نہ کرینگے کہ یہ خیال کرکے کہ جب
وہ لوگ زندہ بھی نہین ہین تو کسکے لیے لشکر کشی کرین اور مقابلہ کرین ہان یہ خبر پا کر ضرور لشکر کشی
کرینگے اس خیال سے کہ چلکر مقابلہ کرو اور اون سبکو قتل کرکے ان سبکو رہا کرو کیونکہ یہ تو سب زندہ
ہونگے اور جب وہ یہان آ گئے اور آپ نے قتل کیا تو پھر ضرور مقابلہ کرینگے رہا یہ امر کہ ہم یہ خیال کرین
کہ شنکال نے ہمکو کوئی حکم نہین دیا تو ہم شنکال کے کوئی ماتحت نہین ہین ہم خود مالک و
مختار اور صاحب اختیار ہین اگر ہم اُنکے ماتحت ہوتے تو اوس حالت مین ہمکو اُنکے حکم کی ضرورت
تھی پس اب ہمکو کیا ضرورت ہی نہ یہ لوگ اُنکے قیدی ہین کہ ہم اُن سے اجازت لین ہمکو
اختیار ہی اتنی سی بات کے لیے ہم اپنے کو اتنی بڑی زحمت مین ڈالین جب ہم سے شنکال اس
امر کے بارے مین کچھ تقریر کرینگے ہم جواب اُنکو دے لین گے پس میرے نزدیک ضرور ہی کہ کل ان
سبکو قتل فرمایئے آیندہ آپکو اختیار ہی رموز نے جو اس طور سے بیان کیا عنطاق کو بھی یقین آگیا
اور خیال کیا کہ رموز سچ کہتا ہی کوئی ضرورت سفارش کرنے کی نہین ہی کہ سفارش کی جائے نہ
اس کی ضرورت ہی کہ ان اسیرون کے بارے مین مین شنکال سے اجازت لون مین خود صاحب
اختیار ہون ان سب کے قید رکھنے مین بڑے بڑے نقصان ہین اور بڑی بڑی خرابیان ہین
اور انجام اچھا نہین ہی واقعی اگر حمزہ کو خبر ہوگئی تو پھر بڑی مشکل پڑے گی رموز کی راے بہت
صائب ہی اسوقت مین ضرور غلطی پر تھا جو مین نے عمرو عیار کی سفارش کی در اصل سچ کہتا ہی وہ
عیار ہی اسکی بات پر اعتبار کرنا خلاف عقل ہی اگر یہ رہا ہو کر بھیج جائے تو پھر سا کیا جاے بڑی مین ملے

غلطی کی تھی نہ رموز ایسا شخص ہوتا نہ مجھکو اس فعل سے باز رکھتا یہ دل مین خیال کر کے رموز
سے کہا کہ اے بھائی مین غلطی پر تھا لہذا معاف کرنا تمکو ان سب کا اختیار ہی ادھر اہل دربار
نے سفارش کرنے کا قصد کیا تھا جب سب نے دیکھا کہ بادشاہ نے سفارش کی ہے پھر رموز
نے یہ تقریر بیان کی کہ جسکا جواب بادشاہ نے یہ دیا کہ تمکو اختیار ہی ہر ایک نے خیال کیا
دل مین کہ جب بادشاہ کی نہ چلی تو ہم سب کیا ہین سب خاموش ہو رہے ادھر خواجہ نے
دیکھا کہ عنطاق نے میری سفارش کی مگر اوسپر بھی یہ حرامزادہ نہ راضی ہوا آخر کو عاجز ہو کر اُسنے
بھی اختیار دیدیا اے خواجہ بڑا غضب ہوا کہ تم تو قتل ہو گئے ہی مجھے اس حرامزادہ نے علمشاہ
وغیرہ کے بھی قتل کی فکر کی اور عنطاق کو اپنی تقریر سے سمجھا کر راضی کر لیا اب کیا کیا جائے
یہ حرامزادہ ایسا سخت دل ہی کہ اسکے دل پر میری تقریر نے اثر نہ کیا بڑا ظالم ہی اے خواجہ
اتبو موت قریب ہی جو تمھارے دل مین آئے وہ تم بھی اسکو کہو اپنے دل کا ارمان تو نکال لو
آخر قتل ہو گے اول قتل ہو گے پھر کیون حسرت رہ جائے یہ خواجہ نے دل مین خیال کر کے
قصد کیا تھا کہ کچھ کہون کہ رموز نے ایک مرتبہ خواجہ کی طرف دیکھکر کہا کہ اے خواجہ اتبو تمکو اپنے
موت کا یقین ہو گیا ہو گا کل تم دیکھنا کہ مین اوس شخص کو بھی قتل کرونگا کہ جسکے رہائی کی فکر
مین تم آئے تھے رموز تو ادھر خواجہ سے کلام کر رہا ہی ادھر عنطاق نے حکم دیا کہ کل بوقت
صبح بیرون شہر میدان خونی کی تیاری کی جائے اور ہمارے آنے تک تیار ہو جائے اور خیمے
وغیرہ برپا ہون اور تمام لشکر کل صبح کو مسلح و مکمل ہو کر تیار رہے کہ ہم ہمراہ لیکر برائے تماشائے قتل
خداپرستان جائینگے اور جسقدر بادشاہ ہماری کمک پر آئے ہین اور اسوقت تک یہان موجود ہین
اُنکو بھی اس حکم سے آگاہ کیا جائے کہ وہ اپنا اپنا لشکر لیکر اوسی میدان مین آئین اور چارچی تمام
شہر مین و بیرون شہر گاؤن گاؤن بذریعہ دہل کے خبر پہونچا دے کہ کل خداپرست قتل ہونگے
جسکو تماشہ آنکے قتل کا دیکھنا ہو وہ بوقت صبح آکر دیکھے کہ جو سرتابی کرتا ہی اوسکو یہ سزا دیجاتی
ہی یہ جو حکم عنطاق نے دیا وزیر نے اوسیوقت اس حکم کی تعمیل کی ہر کاردن کو طلب کر کے سب
بادشاہون کے پاس بھیجدیا داروغہ فراشخانہ کو طلب کر کے خیمے وغیرہ کے برپا کرنے کا
حکم دیا جلادون کو طلب کر کے میدان خونی کے تیار کرنے کا حکم دیا افسران فوج سے لشکر کے

تیار ہونے کا حکم دیا منادی کو بلاکر تمام شہر و گاؤن وغیرہ کے رہنے والون کو بادشاہ کے
حکم سے آگاہ کرنے کا حکم دیا جب سب کامون سے فراغت پائی تو پس پشت عنطاق آکر کھڑا
ہوا اور عرض کیا کہ غلام نے سب لوگون کو طلب کرکے حکم سرکار سے آگاہ کر دیا عنطاق نے کہا
کہ بہت اچھا کیا ادھر جب رموز نے خواجہ سے اس طور سے کہا خواجہ کو تاب نرہی برہم ہوکر
جواب دیا کہ او کافر خاسر کندہ ناتراش گندہ دہن کیا بیہودہ بکتا ہی تیری کیا مجال ہی جو ہم سب کو
قتل کر سکے اگر اُسکی طرف سے ہماری موت نہ آئی ہو یاد رکھو نہ مین قتل ہو سکتا ہون نہ پسر حمزہ
نہ اور خدا پرست بلکہ تو کتّے کی موت مارا جائیگا اور ہم سب رہا ہونگے ہمارا خدا ہم سب کی
حفاظت کریگا وہی سب کا حامی و مددگار ہی خیال تو کر کہ تجھ الیسا دشمن قوی ہو کر ان سب کو
قید رکھے یہ اوسی کی عنایت و مہربانی تھی کہ تیرے دل مین الیسی بات پیدا کی ارے ظالم تو ایک
ہمارا بال نہین کم کر سکتا ہی اگر خدا ہمارا ہماری حفاظت پر موجود ہی اور اوسکو منظور ہی تو تو کیا
کر سکتا ہی تیری کیا مجال ہی یہ بالکل تیرا بیکار خیال ہی ہم قتل کرے بدون اُسکے حکم کے کیا مجال ہی
بموجب شعر اگر تیغ عالم بجنبد ز جائے نہ بُرد رگ تا نخواہد خدائے یاد رکھ مین رہا ہونگا
اور رہا ہو کر تجکو اور تیرے سب ہمراہیون کو قتل کرکے پسر حمزہ و اُن خدا پرستون کو رہا کردونگا
جو کہ بیگناہ قید مین یاد رکھو کہ میرا نام ریش تراشندۂ کافران و سر برندۂ جادوگران ہی مین ملک الموت
ہون جان ساحران کا تو اب میرے ہاتھ سے بچکر جا کہان سکتا ہی میرا خدا مجکو رہا کریگا اور تیرے
ہاتھ سے نجات دیگا مع اون سب کے بیشک مین عمرو عیار ہون اور تجکو قتل کرنے آیا تھا اور اون
سبکو رہا کرنے کو تو نے پہچان لیا اور اسیر کر لیا خیر خدائے ما بزرگ است ضرور جو کچھ مین نے
تجھ سے کہا ہی دہو کا ہی تھا اور اگر تو میرے قریب مین آکر مجکو رہا کر دیتا تو مین تجکو اور ان سبکو ضرور
قتل کرتا اور ان سبکو جو کہ تیرے پاس قید مین رہا کرتا اور اگر خدا نے چاہا تو ضرور ایسا ہوگا تو میرے
قتل کر نہین اور ان سب کے قصور و کوتاہی نہ کر پھر دیکھ ہم سب کا خدا ہم سبکو کیونکر بچاتا ہی خواجہ
نے جو یون بے خوف ہو کر کہا رموز کو غصہ آیا برہم ہو کر بولا کہ دیکھتا ہون کہ تیرا خدا کیونکر تجکو
بچاتا ہی اور تو کیونکر میرے ہاتھ سے بچتا ہی خواجہ نے جواب دیا کہ دیکھ لینا کہ کیونکر بچ جاتا ہون اور
کیونکر تجکو قتل کرتا ہون یہ کہکر خاموش ہو رہے اودھر رموز نے عنطاق سے کہا کہ آپ نے

ملاحظہ فرمایا کہ یہ سکار اوسوقت کیسی باتین کر رہا تھا اور اب کیسی تقریر کرتا ہی اور اب تو آپکو
یقین آیا کہ اوسنے خود اس امر کا اقرار کیا کہ مین نے دعو کا اور فریب دیا آپ ہی ملاحظہ فرمائین
کہ مین اگر اوسوقت آپکی سفارش کے بموجب رہا کر دیتا تو اوسوقت کتنی بڑی خفت اور زحمت
ہوتی مین تو بخوبی سمجھ گیا تھا اوسوقت کی ہیروتی نے یہ کام کیا اور ہم سبکو زحمت سے بچایا اب تو
عنطاق و کل اہل دربار نے جوابدیا کہ واقعی آپ نے خوب پہچانا اور آپ نے خوب سمجھ لیا کہ یہ فقرہ
اور مکر کرتا ہی ہم سب کو تو یقین واثق تھا کہ یہ سچ کہتا ہی رموز نے جواب دیا کہ مین ساحر ہون ہر ایک
کے دل کا حال مجکو بخوبی معلوم ہی کہ اسکے دل مین یہ امر ہی اور اوسکے دل مین یہ بات ہی بھلا کوئی
مجھ سے کیا فریب کریگا یہ کہکر حکم دیا کہ اسکو اس قفس مین بند کر کے ہماری خوابگاہ مین لٹکا دو ہم کل
اسکو قتل کرینگے ان سب کے ہمراہ فوراً اون لوگون نے حکم کی تعمیل کی جو کہ قفس لیکر آئے تھے کہ
خواجہ کو پکڑ کر اوس قفس مین بند کیا اور قفس سامنے رموز کے رکھدیا رموز نے سحر کیا کہ بالکل
خواجہ کے ہاتھ پانون بے قابو ہو گئے زبان بند ہو گئی خواجہ کے جسم پر رموز نے قید سحر قائم کی پس
خواجہ کو مبتلاے سحر کر کے اور قفس مین بند کرا کے اب عنطاق کی طرف متوجہ ہوا ادھر خواجہ
قفس مین پھنسے ہوئے سحر مین مبتلا ہین زبان قابو مین نہین ہی کہ کسی سے کلام کر سکین خداوند کریم
سے اپنی رہائی اور اون سب کی رہائی کی بصدر جوع قلب دعا کر رہے ہین آنکھون سے اشک
حسرت جاری ہین یہ معلوم ہوتا ہی کہ دو دریا ہین کہ رواں ہین اور یہی دعا ہی کہ اے خالق اکبر
اپنے وعدہ کے موافق میری جان بچالے اور اون سب کی کیونکہ مین نے بری خیر کا نام تک
نہین لیا ہی میرے تیرے اقرار ہو چکا ہی خواجہ تو دعا کر رہے ہین اودھر رموز نے عنطاق سے
کہا کہ آپ نے حکم دیدیا کہ منادی کر دی جائے کہ کل ہم خدا پرستون کو مع پسر حمزہ و خواجہ عمرو
کے قتل کرینگے عنطاق نے جواب دیا کہ ہان یقین ہی کہ منادی نے منادی بھی کر دی ہوگی تم
اطمینان رکھو کہ کل مین سب کو قتل کرونگا یہ سن کے رموز نے کہا کہ ضرور ایسا ہونا چاہیے
اب ان لوگون کو قید رکھنا بالکل بیکار ہی انکے قید رکھنے مین بہت بڑے بڑے ضرر و نقصان
ہین اور جانون کا بھی خوف ہی عنطاق نے جواب دیا کہ تمھارا خیال بہت درست ہی یہ کہکر اہل دربار
سے اور اون بادشاہون سے جو کہ اوسوقت وہان موجود تھے کہا کہ آپ لوگ بھی کل صبح کو تیار ہو

حاضر ہون اور میرے ہمراہ چلکر صندل پرستون کے قتل کا تماشہ ملاحظہ کرین اور ثواب حاصل کرین
اون سب نے جواب دیا کہ بہت خوب ہم سب حاضر ہو نگے آپ اطمینان رکھین یہ سنکے رموزہ
نے عنطاق سے کہا کہ مین رخصت ہوتا ہون اب کل خواجہ کی قید لیکر آؤنگا عنطاق نے جوابدیا
کہ سدھارو بس رموزہ نے دستک دی کہ ایک عقاب تیز پر مشرق کی طرف سے اوڑتا ہوا آیا
اور سامنے رموزہ کے آکر کھڑا ہوا راوی بیان کرتا ہی کہ اتنی دیر مین رموزہ نے اپنے دل مین
یہ خیال کیا کہ اگر مین قید خواجہ کی لیکر اپنی خوابگاہ مین جاتا ہون اور وہان قید رکھتا ہون تو ایسا
نہو کہ یہ کسیکو فقرہ دیکر کسی نہ کسی تدبیر سے رہا ہو جائے تو ساری محنت بیکار جائے اس سے کوئی
اور تدبیر کرنا لازم ہی اسی خیال سے اوسنے دستک دی کہ عقاب جادو کو جو کہ اسکا ملازم خاص
ہی اور ہمیشہ بالا ے ہوا رہتا ہی طلب کیا جب وہ آیا تو اوس سے کہا کہ ای عقاب جادو یہ قفس
لیکر تم اپنے پاس رکھو بحفاظت رکھنا اور بہت ہوشیار و خبردار رہنا کیونکہ یہ بہت بڑا عیار و مکار ہی
اسکے کسی فقرہ مین نہ آنا کہ یہ تمکو فقرہ دیکر رہا ہو جائے اگر یہ رہا ہوگیا تو بڑی آفت برپا کرے گا
یہ خواجہ عمرو ہی جو کہ اس قفس مین قید ہی یہ ساحرون کے جان کا ملک الموت ہی دیکھو بہت
ہوشیار رہنا میری محنت کو نہ برباد کرنا بڑی مشکلون سے یہ ہاتھ آیا ہی اسنے بڑے بڑے ساحرونکو
دھوکا دیا ہی اور مجکو بھی دھوکا دیا تھا مگر مین کب اسکے فریب مین آتا ہون بس اب تم یہ قفس
لیجاؤ کل بوقت سحر آنا یہ قفس لیکر یہ سننا تھا کہ وہ عقاب ایک مرتبہ پلٹا اور قریب قفس آیا پنجہ مین
اوس قفس کو دباکر اور ایک مرتبہ اوڑ کر چلا سب نے دیکھا کہ وہ عقاب قفس لیے ہوئے چلا گیا
راوی بیان کرتا ہی کہ سمک بلیطاقی اوسوقت سے یہان موجود تھا کہ جب سے خواجہ آئے
تھے حریص کی شکل پر بلکہ خواجہ کے ہمراہ دربار مین آیا تھا جب سمک نے دیکھا کہ اوستاد اسیر
ہو گئے یہ آنکھ بچاکر باہر آیا اس خیال سے کہ ایسا نہو کہ اسکا سحر اسکو اس حال سے آگاہ کرے
کہ جو چوبدار کھڑا ہی یہی عیار ہی تو تم بھی اسیر ہو جاؤ تو اور خرابی ہو پھر کوئی صورت مخلصی کی نہو
اگر تم رہا ہوگے تو اوستاد کی رہائی کی فکر کروگے اس خیال سے سمک باہر چلا آیا تھا دم بدم
صورت بدل کر اندر جاتا تھا اور خبر لاتا تھا کہ کیا ہوا جو کچھ تقریر خواجہ سے اور رموزہ سے ہوئی
سب اسنے سنے پہلے تو سمک بہت خوش ہوا کہ اوستاد نے رموزہ کو فقرہ دیا مگر جب وہ اس فقرہ پر

نہ آیا اور خواجہ نے سخت تقریر کی اُسوقت سمک کو یقین ہوا کہ یہ رہا نہ کریگا خیر دیکھا جائیگا جب رموز نے خواجہ کو قفس مین اسیر کیا اور کہا کہ اسکو میری خوابگاہ مین لیجاکر لٹکا دو اوسوقت سمک خوش ہوا کہ اب شب کو عیاری کرکے رموز کو قتل کرونگا اور خواجہ کو رہا کرلونگا مگر جب رموز نے عقاب سحر کو طلب کرکے قفس روانہ کردیا اُسوقت سمک مایوس ہوگیا اور دل مین کہنے لگا کہ اب کیا ہوگا یہ تو بڑی خرابی ہوئی کہ نہ معلوم اس حرامزادہ نے اوستاد کے قفس کو کہان روانہ کردیا اب کیا کرونگا خیر اوستاد کا حافظ و نگہبان خداوند کریم ہے مگر آج شب کو عیاری کرکے اس حرامزادہ رموز کو تو قتل کرنا چاہیے سمک عیلطاقی تو یہ دل مین خیال کرکے بیرون دربار آئے اور اپنی صورت تبدیل کرکے عیاری کی فکر مین مصروف ہوئے اودھر رموز عنطاق سے رخصت ہوکر اپنے مقام پر آیا چونکہ اسکو عیارون کا خوف تھا اسنے اپنا آتے ہی بند و بست کیا اور اپنی حفاظت کی تدبیر کی کہ اگر کوئی عیار میری فکر مین آئے تو مجکو خبر ہوجائے یہ تدبیر کرکے یہ تو انتظار کرنے لگا اسکا حال آیندہ تحریر ہوگا اودھر عنطاق نے دربار برخاست کیا سب سردار و بادشاہ دربار سے اوٹھکر اپنے اپنے مقام پر آئے اور صبح کے جانے کا براے تماشائے قتل اہل اسلام انتظام کرنے لگے اودھر افسران فوج نے جاکر اہل لشکر کو حکم بادشاہ سے خبردار کیا کہ صبح کو سب لشکر تیار رہے صبح کو ہمراہ بادشاہ کے طرف میدان قتل کے چلنا ہوگا اہل لشکر بھی اپنا اپنا بند و بست کرنے لگے ہتیار وغیرہ درست کرنے لگے ہرکارون نے اون اون بادشاہون و افسرون کو حکم بادشاہ سے آگاہ کیا جو جو کہ دربار مین نہ آئے تھے سب اپنے اپنے بند و بست مین مصروف ہوگئے جلادون نے بیرون شہر جاکر میدان وسیع دیکھکر میدان خونی کی تیاری کی اہلکاران شاہی نے خیمے و بارگاہین اوسی میدان مین مناسب مقام پر ایستادہ کردین جارچی نے تمام شہر و ہر ایک گانون مین جو کہ قریب تھے یہ خبر بذریعہ ڈہول کے پہونچادی کہ کل نبیرہ حمزہ یعنے علمشاہ و دیگر خداپرست جو کہ اوسکے شریک ہوکر اپنے دین سے پھر گئے تھے اور خداپرست ہوگئے ہین فلان میدان مین قتل کیے جائینگے جسکو تماشہ دیکھنا ہووہ بوقت سحر آئے اور تماشہ دیکھے ثواب حاصل کرے چنانچہ تمام امیر و غریب ادنی و اعلے چلنے پر آمادہ ہوئے صبح کا انتظار کرنے لگے ہر ایک مقام پہ یہی چرچا تھا کہ

کہ کل چلکر خدا پرستون کے قتل کا تماشہ دیکھین گے راوی ان سب کو تو اسی بند و بست اور
فکر انتظار مین رکھتا ہی آیندہ یہ حال تحریر ہوگا اب کچھ حال لشکر اسلام کا تحریر کرتا ہی کہ وہان کیا واقعہ
گذرا کیونکہ لشکر اسلام زیر کوہ بلور بمقابلہ اخلاق قزاق برادر اشفاق قزاق اوترا ہوا ہی کہ جسکو
مہتر برق فرنگی نے عیاری کرکے قتل کیا ہی جسپر امیر حمزہ صاحبقران نے مہتر برق فرنگی کو
ناراض ہوکر نکالدیا تھا یہ داستان جناب منشی احمد حسین صاحب تم تحریر کر چکے ہین مین نے
صرف ناظرین کی یاد دہی کے لیے اسقدر تحریر کر دیا لشکر اسلام تو یہان فروکش ہی اور حمزہ صاحبقران
حکیم اسقلینوس کے مہمان ہین اور انتظار کر رہے ہین کہ خواجہ اس کوہ کی خبر لیکر آئین تو مین طرف
کوہ ہبیتون کے روانہ ہون اور حکیم شیاطین امیر کے پاس اسیر ہی اوسی نے یہ شرط بھی کی ہی کہ اس کوہ پر کی
خبر منگا دیجیے کہ جہان گنبد ہی اور اس گنبد سے صدا آتی ہی کہ مین تم سب کا خدا ہون اور اُس اور
طرف کے باشندے اُسکو خدائی مانتے ہین یہ معلوم ہو جائے کہ وہ کون ہی تو مین ایمان لاؤن ورنہ
بہت مشکل امر ہی میرا ایمان لانا بس خواجہ کو امیر نے اُس طرف کو روانہ کیا تھا چنانچہ خواجہ گئے ہوئے
ہین کہ انکا حال منشی صاحب تحریر کر چکے ہین کہ جس طور سے اُنھون نے اوس بچہ شیطان اسلم کو اسیر
کیا ہی اور چلے تھے کہ راہ مین جہانگیر کا خیال آگیا اُنکے رہا کرنے کو گئے جیسا کہ اس حقیر نے تحریر کیا ہی
خلاصہ یہ کہ لشکر اسلام زیر کوہ بلور فروکش ہی اور سب صاحبقران کا انتظار کر رہے ہین اور اخلاق
قزاق بسبب مجروح ہونے کے کوہ پر مقیم ہی اسکا لشکر زیر کوہ پڑا ہوا ہی اسکا قصد ہی کہ میرا زخم
اچھا ہولے تو مین اہل اسلام سے مقابلہ کرون اہل اسلام کوہ گھیرے ہوئے پڑے ہین لشکر مین لندھور
و مالک و بہرام و مقبل و دیگر سرداران سب کے اہل لشکر ہین مثل فرہاد خان وغیرہ کے اور
بہت سے ساحر ہین جو کہ یہان شریک ہوئے ہین مثل ملکہ غزالہ و ملکہ گوہر آرا معشوقہ جہانگیر
و ملکہ مہتنی معشوقہ امیر و سیران جادو و آفت جادو وغیرہ کے اور دیگر ساحر و اہل لشکر ان
سب کو صاحبقران کا انتظار ہی کہ صاحبقران کوہ ہبیتون کو فتح کرکے اور لوح کا نشان دریافت
کرکے تشریف لائین اور طلسم کیجانب روانہ ہون تو ہم سب بھی ہمراہ رکاب چلین اور بادشاہ طلسم
سے مقابلہ کرین لہذا اب لشکر اسلام کی حالت تحریر کرتا ہون بعد اسکے پھر عملشاہ وغیرہ کا حال
تحریر کرونگا انشاء اللہ تعالے یہ چند سطور مین نے بطور یاد دہی کے ناظرین کی خدمت مین

تحریر کرکے پیشکش کیے ہین کہ ناظرین کو یاد آجائے کہ یہ سب واقعات ہو چکے ہین اور منشی احمد حسین
تحریر کر چکے ہین ورنہ کوئی ضرورت نہ تھی آمدم برسر مطلب

اب دو کلمہ داستان لشکر اسلام کے ملاحظہ ہون جو کہ بمقابلہ اخلاق فزاع اوترا
ہوا ہی و دیگر حالات داستان ہذا

راویان نازک خیال و حاکیان صداقت مقال اس داستان صداقت اساس کو صفحہ قرطاس
پر قلم بضیار قم سے یون تحریر و تسطیر کرتے ہین کہ جب امیر حمزہ صاحبقران مالک عقرب سلیمانی
کو چاک سلیمان زلزلہ قاف ثانی سلیمان اپنے سردارون سے رخصت ہو کر طرف کوہ بیستون
کے حسب ہدایت پرچہ کاغذ کے تشریف لے گئے اور لشکر کو یہان چھوڑ گئے سب اہل لشکر یہان انتظار
صاحبقران ثانی سلیمان ہین مقیم ہین کیونکہ صاحبقران کو عرصہ ہوا اور صاحبقران واپس نہ آئے
یہان ہر روز سب سردار دربار مین حاضر ہوتے ہین اپنے اپنے مقام پر اپنے طریقہ اور قاعدہ سے
بیٹھے ہین کیونکہ صاحبقران کے دونون جانشین یہان موجود ہین دربار آراستہ ہوتا ہی ہر کارے
برائے خبر مقرر کیے ہین کہ اخلاق کی خبر لائین اور صاحبقران کے لشکر اسلام مین عیارون مین
سے مہتر چالاک سپر خواجہ عمرو نامدار و مہتر برق فرنگی و دیگر عیار مثل چالاک بن عمرو کے
یہ عیار بھی دربار مین اپنے اپنے مقام پر موجود رہتے ہین ایک دن کا ذکر ہی کہ دربار آراستہ ہی اور
سب سردار ساحر و غیر ساحر حاضر دربار ہین دنگل صاحبقران و جہانگیر و علمشاہ پر غاشیہ پڑا ہوا
ہی صف ساحران مین کرسی آہو چشم و ملکہ سیمابے مہر جمال پر غاشیہ پڑا ہی اور سب باقی سردار
موجود ہین کہ یکایک ملکہ غزالہ کی نگاہ اپنی دختر نیک اختر ملکہ آہو چشم کی کرسی پر پڑی ساتھ ہی
علمشاہ کے دنگل پر بھی نور آ اسکے دل مین خیال پیدا ہوا کہ ان دونون کو لشکر سے نکلے ہوئے
عرصہ ہوا ہی اور انکی کچھ خبر نہ معلوم ہوئی کہ یہ کدھر گئے ہین اور کہان ہین اور ان دونون پر کیا
گذری انکا حال دریافت کرنا اور خبر لینا بہ ضرور ہی ناظرین کو اس امر کا خیال رہے کہ ملکہ غزالہ
تمام ساحرون کی افسر ہی اور جسقدر لشکر ساحران ہی سب اسکے ماتحت ہین پھر سبکا اون سب
پر حکم ہوتا ہی اور وہ سب انکے تابعدار ہین یہ جو خیال ملکہ غزالہ کے دل مین پیدا ہوا فوراً جھولی
مین سے ایک کتاب نکالی او سکو کھولا اور کچھ اسم سحر پڑھکر او سپر نگاہ کی دل مین ملکہ آہو چشم

و علمشاہ کا خیال کر لیا ملکہ غزالہ پر سحر کے ذریعہ سے کل حالات ملکہ آہو چشم و علمشاہ کے
ظاہر ہوئے کتاب سحر مین سب حال تحریر تھا یہان سے ملکہ و علمشاہ کا بوقت شب نکل نکل کر جانا
صبح کو صحرا مین پہونچنا علمشاہ و ملکہ مین باہم تقریر ہونا آخر ملکہ کا قمری بنکر علمشاہ کے ہمراہ ہونا علمشاہ
کا پاس عنطاق کجکلاہ کے سوا نق اُسکے طلب کے جانا عنطاق کا قمری کو پسند کرنا علمشاہ سے
طلب کرنا انکا انکار کرنا اُسکے سامنے رموز جادو کا باز سحر بھیجکر قمری کو اُٹھوا منگانا علمشاہ کا برہم
ہوکر مقابلہ کرنا بارگاہ مین چند سردارون کا ہاتھ سے علمشاہ کے مارا جانا پس سبکا ازدی بوہ انکو
پکڑ لینا رموز کا آکر سحر بیکار کرنا علمشاہ کا اسیر ہو جانا عنطاق کا علمشاہ کو قید کرنا اور حکم قتل دینا اُسکے
بھانجے تنجر کا یہ خبر پاکر شب کو آکر رہا کر لیجانا اپنے قلعہ مین رکھنا مسلمان ہونا اور سب اہل قلعہ کو مسلمان
کرنا اور علاج علمشاہ کا کرنا سمک کا عیاری کرکے رموز سے قفس قمری کا حاصل کرنا اور پاس
علمشاہ کے لیکر پہونچ جانا دیوانہ کا اپنے عشق کا حال بیان کرنا علمشاہ کا اقرار کرنا کہ مین تیری معشوقہ
تجکو دلا دونگا یہ حال عنطاق پر ظاہر ہونا کہ علمشاہ کو تنجر دیوانہ تیرا بھانجہ شب کو رہا کر لے گیا بعد اسکا
یہ خبر پاکر ایک پہلوان کو مع سپاہ کے روانہ کرنا طرف علمشاہ و تنجر کے مقابلہ ہونا افغان آدم خوار
کا علمشاہ کے ہاتھ سے زخمی ہوکر مسلمان ہونا یہ فنا کر خود عنطاق کجکلاہ کا لشکر کشی کرکے آنا اور اپنے
باجگذارون کو نامے بھیجکر طلب کرنا سبکا آنا اور علمشاہ کا مع دیوانہ کے مقابلہ عنطاق مین بہ قصد
مقابلہ قلعہ سے باہر نکل کر آنا دیوانے کے باپ مضراب کجکلاہ کا حسب طلب عنطاق کے آنا
اُسپر سب حال ظاہر ہونا عنطاق سے برہم ہوکر مع اپنے لشکر کے الگ ہو جانا رموز جادو کا آکر
علمشاہ و دیوانے کو بذریعہ سحر کے اسیر کر لینا اور سب سردارون کو مضراب کجکلاہ و اُسکے سردارونکے
اہل لشکر پر سحر کرنا آہو چشم کا یہ حال دیکھکر رموز سے آکر مقابلہ کرنا رموز کا خاک قبر جمشید کی
اُڑا کر آہو چشم کو اسیر کر لینا اہل لشکر و اہل قلعہ پر سحر کرکے سب کو پتھر کا بنا دینا اور ابر سحر اُن سب پر
گرا کر رموز کا مع عنطاق و کل لشکر کے شہر مین آنا شنکال کے پاس نامہ روانہ کرنا خواجہ کا ملک الموت
کی عیاری کرکے شنکال سے جہانگیر وغیرہ کو لینا اور وہان سے عنطاقیہ مین آنا یہان پہچانا جانا
خواجہ کا بھی اسیر ہونا عنطاقیہ مین منادی ہونا کہ کل سب خدا پرست قتل کیے جائینگے کل واقعات
لکھے پائے ایک سرمو فرق نہ تھا جو کہ گذرے ہین اور مین تحریر کر چکا ہون اس طور سے ظاہر ہوئے

کہ غزالہ موجود تھی یہ واقعات دیکھکر رنگ روزرد ہو گیا چہرہ متغیر ہو گیا ایک قسم کی گرد ملال رخ پر
پائی جانے لگی افسردگی ظاہر ہونے لگی اشک حسرت مثل دریا کے چشمہاے غنان سے جاری ہوئے
آہ سرد کے نعرے بھرنے لگی کف افسوس ملنے لگی باربار زانو پر ہاتھ مارنے لگی عجب کچھ حالت و
کیفیت ہو گئی ایک بار ہاے شاہزادہ عالمشاہ کہکر دل کو پکڑ لیا کشور دل پر فوج رنج و غم کی
چڑھائی ہوئی تاراجی اقالیم صبر و قرار کو سپاہ صدمہ و غم آئی دل سینہ بے کینہ مین مثل ماہی بے آب
کے تڑپنے لگا یہ جو ملکہ نے کہا کہ ہاے عالمشاہ اتو سب اہل دربار کے کان کھڑے ہوئے ہر ایک
نے ملکہ غزالہ کی طرف دیکھا ملکہ کی عجیب حالت پائی دیکھا کہ مثل ابر نوبہار کے رو رہی ہی اور
باربار کف افسوس مل رہی ہی جو ساحر تھے وہ تو بسبب پاس و لحاظ کے کچھ نہ دریافت کر سکے مگر لندھور
و مالک نے خصوصاً مالک اژدر نے کہا کہ اے ملکہ غزالہ یہ تمھاری کیا حالت ہی اور یہ تمنے ہاے کا نعرہ
کیسا کیا اور عالمشاہ کا نام کیون لیا یہ تو بیان کرو کہ کیا اسوقت کچھ شاہزادے کی یاد آئی یا
اپنے دختر کی تمھاری یہ حالت دیکھکر اور اس نعرہ کی صدا سنکے ہمارے حواس جاتے رہے
کیا حالت ہی ملکہ غزالہ نے لندھور و مالک وغیرہ کی طرف متوجہ ہوکر کہا کہ اے جانشین حمزہ
واراے ہند و مالک اژدر مین کیا بیان کرون اگر بیان کرتی ہون تو عرصہ ہوتا ہی وہان خاتمہ ہو جائیگا
لہذا مین تو جاتی ہون آپ دونون صاحب لشکر سے ہوشیار رہین مین شاہزادہ کی کمک کرکے
ابھی آتی ہون مین ٹھہر نہین سکتی ہون لندھور وغیرہ نے کہا کہ اے ملکہ صاف صاف بیان کرو
کہ کیا واقعہ ہی ہمارے دل سینون مین بیقرار ہین اور یہ جو تمنے کہا کہ مین جاتی ہون اور شاہزادہ
کی کمک کرکے ابھی آتی ہون تو اس امر کا خیال رہے کہ یہ اولاد صاحبقران ہین انکو کسی کی کمک
درکار نہین ہی سواے خداوند کریم کے خصوصاً ساحرون کی کیونکہ ہم لوگ سحر ساحری کو برا جانتے
ہین اگر تم جاکر سحر کرکے کسی پہلوان یا بادشاہ کو قتل کرو گی اور شاہزادہ کو معلوم ہو جائیگا
تو بڑی خرابی ہو گی یقین ہی کہ وہ اپنے کو ہلاک کرین بس لازم یہ ہی کہ ہم سے بیان کرو کہ ہم جاکر
کمک کرین اول تو تم عورت ہو دوسرے ساحرہ یا ہمکو بھی ساتھ لیتی چلو غزالہ نے جوابدیا
کہ اگر ساحرون سے مقابلہ ہوا اور کسی ساحر کے سحر مین مبتلا ہو گئے ہون تو اس حالت مین آپ
لوگ جاکر کیا بناے گا جو انکا انجام ہوا ہی وہی آپکا بھی ہو گا کیونکہ آپ لوگ سحر سے واقف

ہین

نہین مین ہان اگر کسی پہلوان یا بادشاہ یا لشکر سے مقابلہ ہوتا تو آپ لوگون کا جانا بیکار تھا اسقدر
آپکی بھی کچھ ضرورت نہ تھی وہ اکیلے کافی تھی تاہم مین آپ لوگون کو پہونچا دیتی جبکہ ساحرون سے مقابلہ
ہی اور وہ مبتلا سے سحر ہین اور اُنکے قتل کی فکر کی جاتی ہی تو ایسی حالت مین آپ لوگ جاکر کیا
بنا ئیے گا ہان وہان تو ہم لوگونکا کام ہی لندھور نے جوابدیا کہ یہ سب درست ہی ہم اسوقت تک
تمکو نہ جانے دینگے جبتو قت تک تم بالکل واقعہ نہ بیان کرو گی ہم بھی تو آگاہ ہون کہ شاہزادہ
کس آفت مین مبتلا ہوا ہی کہ تم اسقدر بیقرار ہو یہ سنکے ملکہ غزالہ نے اول سے آخر تک سب حال بیان
کیا جو کہ کتاب سحر سے اسکو معلوم ہوا تھا اور کہا کہ کل صبح کو شاہزادہ مع اُن سب لوگون کے قتل
کیا جائیگا جو کہ اُنکے شریک ہوئے تھے اور اُنکے ہمراہ اسیر ہوئے ہین پس میرا جانا بہ ضرور ہی مین
ابھی جہان تک ممکن ہوگا اپنے کو وہان پہونچا دونگی اور کل جب وہ برائے قتل میدان مین
لائے جائینگے سحر کرکے اوس ساحر کو قتل کردونگی کہ جس نے شاہزادہ کو اسیر سحر کیا ہی پس اب
مین جاتی ہون آپ لوگون کے لیے جاتے ہین بہت وقت ہی آپ لوگ یہان تشریف رکھین
اور لشکر سے خبردار رہین کیونکہ آپ کے مقابلہ مین لشکر حریف اُترا ہوا ہی ایسا نہ ہو کہ آپ کی
عدم موجودگی مین کوئی لشکر پر آفت آئے کہ جو کہ صاحبقران سے ندامت دلائے یہان آپ
لوگون کا موجود ہونا بہ ضرور ہی کہ غیر ساحرون سے مقابلہ ہی میری کوئی ضرورت نہین ہی جب
یہ غزالہ نے کہا اور سب کو معلوم ہوا کہ علمشاہ کو اس طور سے ساحرون نے اسیر کرلیا اور غزالہ
برائے کمک جاتی ہی لندھور وغیرہ نے کہا کہ ملکہ بسم اللہ کرو اب دیر نہ کرو خداوند کریم تمکو عین
وقت پر پہونچائے اور صاحبقران سے ہم سبکو اور تمکو سرخرو کرے اور تمھاری مراد بر لائے
جاؤ سپرد خداوند کریم کیا ملکہ غزالہ یہ سنکے اپنے مقام سے اُٹھی اسکا اُٹھنا تھا کہ ملکہ گوہر آرا
و ملکہ تہمانہ و ملکہ ماہ تن و آفت جادو و سیران جادو و جوجو ساحر زبردست تھے ملکہ کے
اُٹھتے ہی اپنے اپنے مقام سے اُٹھے ملکہ نے انکی طرف دیکھکر کہا کہ کیون تھے ابھی اور بار برخاست
ہونے کا وقت نہین دلراے ہند تشریف فرما ہین اور مین تو بضرورت جاتی ہون آپ لوگ
ابھی تشریف رکھین اُن سب نے جوابدیا کہ ہم بھی آپکے ہمراہ چلین گے کیونکہ ساحرون سے
مقابلہ ہی ملکہ نے جواب دیا کہ یہ لونڈی آپکی کافی ہی آپ لوگون کے تکلیف فرمانے کی کوئی

ضرورت نہین ہی آپ لوگ کیون تکلیف کرین اُن سب نے جواب دیا کہ ہم لوگ ضرور آپکے ہمراہ
چلین گے اسمین چند سبب ہین اول تو یہ ہی کہ ہمارا آقا و مالک مبتلاے سحر ہی اور کفار اُسکی جان
کے درپے ہین پس ہم سبکو لازم ہی کہ آقا کے قدمون پر اپنی جانون کو نثار کرین جہان انکا پسینہ گرے
وہان اپنا خون گرائین کیونکہ پہلے وہی یہان تشریف لائے تھے ہم انھین کے سبب سے ایمان لائے
ہین انھون نے ہمکو راہ راست دکھائی اور راہ ضلالت سے نکال کر راہ راست پر لائے پر چشمہ
ہدایت پر پہونچایا پھر ہم کیونکر نہ جا کر اپنی جانین نثار کرین دوسرے آپ ہماری افسر و مالک
جان ہین اور ہم آپکے ہمراہ ہین یہ تو ہم سے کبھی نہ ہوگا ہم یہ خیال کرتے ہین کہ اگر ہم کام بھی آئین
ایسے وقت مین تو ہماری سعادت ہی تیسرے یہ کہ ساحرون سے مقابلہ ہی ذرا حضور ہمارے
بھی سحر کا امتحان کرین کہ ہمنے جو اپنی عمر اس فن کے حاصل کرنے مین صرف کی ہی تو کچھ حاصل
ہوا یا نہین جو تھے ہم یہان رہ کر کیا کرین کیونکہ اگر یہان مقابلہ بھی ہوا تو پہلوانون مین ہوگا کوئی
ساحرون سے مقابلہ نہین ہی نہ لشکر ساحران یہان موجود ہی جو ہم لوگون کے قیام کرنے کی یہان
ضرورت ہو ہم لوگ یہان بالکل بیکار ہین آپکے ہمراہ چلکر ساحرون سے مقابلہ کرینگے اگر آپکے
ہاتھ سے مارے گئے تو مرتبہ شہادت ملا اگر انکو قتل کیا تو سعادت عقبی حاصل ہوئی اور غازی
کہلائے یہان رہ کر ان دونون امرون سے باز رہتے ہین کسی قسم کا شرف نہ ملیگا بس
آپ ہمکو نہ منع فرمائین اپنے ہمراہ لے چلین جب اُن سب نے اس طور سے کہا تو ملکہ غزالہ
مجبور ہوئی جواب دیا کہ آپ لوگون کو اختیار ہی گو کوئی ضرورت نہ تھی مگر آپ لوگون کی خوشی
یہ ہی تو مین منع نہین کر سکتی ہون یہ سن کے ہر ایک نے لندھور و مالک کو سلام کیا اور ملکہ غزالہ
کے ہمراہ بیرون بارگاہ آئے یہ خبر لشکر مین ساحرون کے پھیل گئی کہ ملکہ غزالہ کسی طرف کو تشریف
لیجاتی ہین کہین شاہزادہ علمشاہ سحر مین مبتلا ہوئے ہین سب اہل لشکر نے آکر گھیر لیا کہ ہم بھی ہمراہ
چلین گے ملکہ نے اُن سب سے فرمایا کہ تم لوگون کی کیا ضرورت ہی وہان لشکر و سپاہ کی حاجت
نہین ہی ہمین سب کافی ہین تم لوگ بیکار کیون زحمت کرو تم یہان رہو ہم بہت جلد واپس آتے
ہین وہ لوگ خاموش ہو رہے ملکہ غزالہ اُن سب کو منع کر کے بیرون لشکر آئین اور بیرون لشکر آکر زمین
سے خاک اُٹھا کر ہر ایک نے اسیر اسم سحر دم کر کے اپنے شانون پر ملی کہ پر پیدا ہوئے یہ سب کے

سب ساحر اور گرد طرف خنطاقیہ کے روانہ ہوئے کہ انکا حال وقت پر تحریر ہوگا راوی بیان کرتا ہے کہ اب لشکر مین سوا اہل لشکر کے کوئی ساحران زبردست سے نہین رہا سب ہمراہ ملکہ غزالہ کے گئے ہین ہان ساحروان کا لشکر ہو جو کہ ایسے ساحر ہین کہ جو کسی ساحر زبردست سے مقابلہ کر سکین انسکو تو راوی راہ مین چھوڑتا ہے لشکر کا حال تحریر ہوتا ہے کہ بعد جانے ملکہ غزالہ کے لنذھور وغیرہ نے دربار برخاست کیا مگر سب مہموم و رنجور ہین اور یہ خیال ہے کہ دیکھیئے ان سب کے پہونچنے تک علمشاہ کو وہ لوگ زندہ بھی رکھتے ہین یہان لشکر اسلام و سرداران اسلام تو اس رنج و صدمہ مین مبتلا ہین ذرا ان خلوہ مین اخلاق کا زخم کسیقدر اچھا ہوا اور اب اسکی حالت یہ ہوئی کہ یہ اُٹھنے بیٹھنے لگا بلکہ چند قدم اُٹھکر چلنے لگا اب اسکا دربار بھی ہونے لگا ایک دن سکا ذکر ہے کہ اسکا دربار آراستہ ہے کہ اسکو خیال آیا کہ بھائی صاحب تو قتل ہوئے عیار کے ہاتھ سے مین نے مقابلہ کیا مین مجروح ہوا یہ لوگ بہت زبردست ہین ان سے کوئی مقابلہ نہین کر سکتا ہے اگر مین اچھا بھی ہوگیا تو بھی ان لوگون سے نہین لڑسکتا ہون نہ میرے پاس کوئی سردار و پہلوان ہے جو ان سے مقابلہ کرسکے نہ اسقدر لشکر ہے پس کیا تدبیر کرون اگر مکر و دغا کرتا ہون تو انکے لشکر مین عیار موجود ہین انکے سبب سے یہ تدبیر بھی میری پیش نہ جائیگی کیا تدبیر کرون گو میرا لشکر مقابلہ مین اُترا ہوا ہے مگر مین کیا کرسکتا ہون اتنا عرصہ جو ہوا صرف اس سبب سے ہوا کہ مین مجروح تھا چونکہ وہ لوگ بہادر ہین بہادرون کا یہ طریقہ ہے کہ جب تک افسر خواہ بادشاہ مجروح ہوا چھا نہ ہولے اسوقت تک اُسکے اہل لشکر سے مقابلہ نہین کرتے ہین پس میرے مجروح ہونے سے وہ لوگ مجبور ہوگئے نہین تو اب تک وہ خاتمہ کر چکے ہوتے اتنے دنون بھی جان اس سبب سے بچی مگر اب کوئی صورت جان بچنے کی نظر نہین آتی ہے کیا تدارک کیا جائے اخلاق یہ خیال دل مین کر رہا تھا اور دل سے کہہ رہا تھا کہ سوائے اس تدبیر کے کہ مین جاکر انکی اطاعت کرون اور انکا دین و مذہب اختیار کرون یہ تو صورت ہے کہ جان بچے ورنہ محال ہے اس امر کو دل گوارا نہین کرتا ہے ایسے ایسے خیال دل سے کر رہا تھا چند سردار حاضر تھے اور بہت سے زیر کوہ لشکر لیے ہوئے اُترے تھے لولی تو یہ لوگ قزاق پیشہ مین انکے پاس نتو اسقدر لشکر ہے نہ سپاہ نہ سردار تاہم قریب چالیس ہزار کے

کے لشکر پر اسیقدر رائے سکے افسر بھی ہین کچھ اسکے پاس ہین کچھ لشکر مین ہین یہ بیٹھا ہوا ایسے منصوبے
دل سے کر رہا تھا کہ جوڑی ہرکارون کی آکر حاضر ہوئی مجرا کر کے عرض کرنے لگے ہم لشکر اسلام مین
برائے خبر گئے ہوئے تھے وہان موجود تھے کہ ہم نے دیکھا کہ جسقدر ساحر زبردست لشکر اسلام مین
تھے وہ سبکے سب لندھور وغیرہ سے رخصت ہوکر ایک سمت کو روانہ ہوئے سوائے اُن ساحرون
کے کہ جو لشکری ہین کوئی افسر اعلے وزبردست نرہا سب اُس طرف کو چلے گئے ہان غیر ساحرون
مین سے کوئی نہین گیا یہ جو ہمنے دیکھا تو دریافت کیا معلوم ہوا کہ پسر حمزہ علمشاہ لشکر سے یکہ
وتنہا کسی طرف نکل گیا تھا لیکن اُس سے اور ساحرون سے مقابلہ ہوا ساحرون نے سحر کرکے
اسیر کر لیا اب اُسکو قتل کرتے ہین یہ سب اُسکے رہا کرنے کو گئے ہین یہ سُن کے ہمنے دریافت
کیا کہ کیا یہ لوگ سحر نہین جانتے ہین جو ساحرون نے انکو اسیر کر لیا معلوم ہوا کہ یہ سحر کو کفر اور
ساحر کو کافر جانتے ہین اور سوائے حمزہ کے کہ وہ مالک اسم اعظم ہین انپر تو سحر اثر نہین کرتا ہی
باقی جسقدر پسران حمزہ و نبیران حمزہ یا پچھتر یا انسو پچپن سردار واہل لشکر ہین ان سب پر سحر
تاثیر کرتا ہی ایک ادنا ساحر سب کو اسیر کر سکتا ہی اکثر اوقات ایسا ہوا ہی کہ تمام لشکر مبتلائے
سحر ہوا ہی یا تو عیارون نے عیاری کر کے اصل ساحر کو قتل کیا ہی یا کسی ساحر زبردست نے
آکر جو کہ شریک حمزہ ہی اُسکو قتل یا حمزہ نے بسبب اسم اعظم کے اُسکو قتل کرکے ان سبکو
رہا کیا ہی بد ساحرون سے یہ لوگ بسبب نہ جاننے سحر کے مقابلہ نہین کر سکتے ہین صرف شجاعت
و بہادری و نامردی کے خیال سے ساحرون کے مقابلہ سے بھاگتے بھی نہین ہین یہ جو ہمکو
معلوم ہوا اور ہمنے خود اپنی آنکھون سے دیکھا کہ ساحران زبردست لشکر سے چلے گئے اب
سوائے سرداران غیر ساحر و جانشینان حمزہ کے کوئی ساحر زبردست لشکر مین نہین ہی
ہان جو لشکر مین ہین وہ ایسے ساحر نہین ہین اگر کسی ساحر زبردست سے مقابلہ کر سکین رہا لشکر
غیر ساحران وہ تو ساحر کے مقابلہ مین بیکار ہی ہمنے خیال کیا کہ چلکر حضور کو اس واقعہ سے آگاہ
کرین شاید کوئی ساحر زبردست حضور کا ملاقاتی ہو حضور اُسکو طلب کر کے ان لوگون کا
خاتمہ کرین کیونکہ اسوقت مین نہ کوئی ساحر زبردست لشکر مین ہی نہ عمرو عیار جو کہ
۴ قاتل ساحران مشہور ہی وہ ہی نہ حمزہ ہی ضرور حضور کے حسب دلخواہ کام ہوگا ایسے وقت

بہتر پھر کوئی وقت ہاتھ نہ آئیگا کہ پھر دوسری بلا دفع ہوجاتی ہے ہم غلامون کو بخوبی معلوم ہے کہ
نہ تو حضور ان لوگون سے لڑ سکتے ہین نہ لشکر حضور مین کوئی ایسا سردار ہے جو آپ سے مقابلہ
کرے سواے شکست کھانے کے کوئی دوسری صورت مقابلہ کرنے مین نظر نہین آتی ہے کہ مان المنتہ
اگرچہ حضور زندہ ہوتے تو وہ ان سب کو ضرور قتل کرتے کیونکہ انکا مثل و نظیر نہ تھا مگر وہ تو
عیار کے ہاتھ سے مارے گئے ہم سب کے نزدیک اس تدبیر سے کوئی بہتر تدبیر نہین ہے نہ اب ایسا
وقت ملیگا ہمنے حضور کو آگاہ کردیا اب حضور کو اختیار ہے ہم غلام شرط خدمت بجالائے یہ
جو ان ہرکارون نے بیان کیا جسقدر سردار وہان موجود تھے یہ سن کے کہنے لگے کہ خداوند
یہ ہرکارے بجا عرض کرتے ہین واقعی امر یہ ہے کہ ہم اپنے مین سے کسی مین اسقدر جرأت و طاقت و
ہمت نہین پاتے ہین کہ ان سے لڑسکین نہ اسقدر لشکر رکھتے ہین نہ حضور کو ہم ایسا جانتے ہین
خطا معاف ہو کہ حضور ان سے مقابلہ کرسکین پس کون سی صورت ہو مفر کی سواے اطاعت کے
اطاعت کو دل گوارا نہین کرتا ہے ان لوگون کے ساتھ مکر و فریب کرنا چاہیئے اور یہ لوگ جب سے
زبر ہوئے ہیں عاجز سواے مکر و فریب کے اور کسی صورت سے نہین عاجز ہوئے اب تک کوئی
ان سے سر میدان نہین سر بر ہوا نہ ان پر غالب آیا یہی سب پر غالب آئے بڑے بڑے
پہلوانون نے مقابلہ کیا انجام کو یہی لوگ غالب رہے وہ مغلوب ہوا بڑے بڑے بادشاہ کہ جو کرّوڑ لشکر
لشکر رکھتے تھے وہ بھی مغلوب ہوئے مگر کوئی غالب نہ ہوسکا ہان فریب و دغا سے غالب آیا
انکو بھی یہی لازم ہے کہ آپ ساتھ فریب و دغا فرمایئے کسی ساحر زبردست کو طلب کرکے انکا
خاتمہ اُسکے ہاتھ سے کرایئے سردارون نے جو یہ کہا اخلاق نے جواب دیا کہ مین خود اپنے
دل مین یہی خیال کر رہا تھا اور اسوقت اسی فکر مین مبتلا تھا کہ کیا تدبیر کرون جو ان سے
غالب آؤن کیونکہ نہ اپنے مین انکے مقابلہ کی طاقت و قوت پاتا ہون نہ تم لوگون مین
نہ اسقدر لشکر رکھتا ہون یہ خیال کیا تھا کہ مکر و دغا کرون تو یہ خیال ہوا کہ عیار موجود
ہین انکی موجودگی مین کوئی فریب و دغا کام نہ آئیگا سواے اطاعت کے کوئی صورت مفر کی
نظر نہ آتی تھی اسکو دل گوارا نہ کرتا تھا بڑی دیر سے اسی فکر و تردد مین مبتلا تھا کہ ان ہرکارون
نے آکر یہ خبر دی خداوند عجائب نے یہ ایک تدبیر اپنی قدرت کاملہ سے پیدا کردی لو ہم بھی

کمک کی اور ہم سب کو ہلاک ہونے اور اطاعت کرنے اور اپنا مذہب آبائی ترک کرنے سے بچایا
بڑی فکر تو اس امر کی تھی کہ اطاعت بھی کی تو یہ امر ضرور ہوگا کہ خدائے نادیدہ کو سجدہ کرین یہ دل
گوارا نہ کرتا تھا اس سے تو مرنا بہتر تھا مگر یہ قدرت خداوند سے صورت نکل آئی اب مین
فکر کرتا ہون اور ذہن کو دوڑاتا ہون اور خیال کرتا ہون کہ میرے ملاقاتیون مین سے کہ جنہیں
مجھے دعوی محبت و الفت ہی اور وہ مجھ سے دعوئی الفت کرتے ہین اور اکثر اُنکا اور میرا محبت
کے بارے مین امتحان بھی ہو چکا ہی وہ میرے ساتھ اور مین انکے ساتھ پختہ نکلا ہون جو کہ ایک
روح اور کئی قالب مین جن سے عزیزون سے زیادہ ربط ہی جن پر یہ گمان ہی کہ اگر وقت پڑے
تو وہ اپنی جان کو عزیز نہ کرین سینہ پر خون گرا دین اونمین کوئی ساحر بھی ہی کہ جس سے یہ امید ہو
کہ مین اُسکو برائے طلب کرون وہ فوراً میری مصیبت اور مجکو آفت مین مبتلا سنکے میری کمک
کرے اور یہ میرا راز کسی پر ظاہر نہ کرے اگر اُنمین کوئی نکلا تو مین امید کرتا ہون کہ اگر اُنمین کوئی
ساحر نکلا اور مین نے اُسکو اس حال سے آگاہ کیا وہ فوراً میری یہ حالت سنکے آئیگا اور جہان تک
ہوگا میری کمک کریگا اور میرا راز افشا نہ کریگا کیونکہ مجکو اُن لوگون سے بڑی بڑی امید ہی اُنکو
مجھ سے یہ کہکر اخلاق خیال کرنے لگا اپنے دوستون کو کہ جنکی ذات سے اُسکو بڑی بڑی
امید تھی ہر امر کی اُسکو اُن سے توقع تھی فکر کرتے کرتے اسکو یاد آیا کہ تیرا ابت بڑا دوست
ایک ساحر زبردست ہی کہ جسکے تو اکثر کام آیا ہی اور تیری اُسکے اول درجہ کی محبت ہی کبھی تیرے
اور اُسکے رنج بھی نہین ہوا ہی اُسنے مجھ سے اکثر کہا ہی کہ بھائی اخلاق اگر خدانخواستہ تمپر
کوئی وقت پڑے اور تم مجکو خبر کرو تو ہماری محبت کا حال تمپر کھلے مین تمھارا کیسا دوست ہون
امتحان کر لو اے اخلاق تیرے اور اُسکے ٹوپی بدلی گئی ہم اور وہ دونون دودھ شریک بھائی
بھی ہین اُس سے بڑھ کر کوئی تیرا دوست نہین ہی اور وہ ساحر زبردست بھی ہی کہ اسکا اسوقت
کوئی جواب دینے والا نہین ہی اُسنے چاہ بابل مین جاکر ہاروت و ماروت سے سحر حاصل کیا ہی
اور برسون ساحران ظلمات کی خدمت کی ہی جب مین نے اُس سے اکثر کہا کہ اے بھائی تم یہ جو
سحر حاصل کرتے ہو تو یہ کس کام کا ہی وہ یہ جواب دیتا تھا کہ اسکا حال اُسوقت کھلے گا جب
کوئی وقت تمپر پڑے گا یا میرے اوپر خدانخواستہ اُسوقت اس سحر کا مزا دیکھنا کہ اس سے

کیا کام نکلتا ہے ایسے وقت مین اُسکو آگاہ کرنا ضرور ہے اگر اُسکو خبر ہوگئی تو وہ ضرور آکر میری کمک کریگا اور ان خداپرستون کا فیصلا کریگا اُس سے بڑھکر اس کام کے لیے کوئی دوسرا شخص نہین ہے یہ خیال دل مین کرکے اور تجویز کرکے اخلاق اُچھل پڑا چہرہ اُسکا سرخ ہوگیا بیساختہ منہ سے نکلگیا کہ وہ مارا اب یہ خداپرست میرے ہاتھ سے بچکر کہان جاتے ہین دیکھو تو کیسی سزا دیتا ہون اگر ایک ایک کو چُن چُن کر نہ قتل کیا مثل سگ و خوک کے تو اپنا نام اخلاق نہ رکھا اور اپنے بھائی کے خون کا ان سے عیوض نہ لیا تو کچھ کام نہ کیا ان سب کو اس طور سے قتل کرونگا کہ انکے حال پر ماہیان دریا و مرغان ہوا رحم کھائین اور مجھکو ترس نہ آئے یہ جو اُسنے کہا جو لوگ کہ اسوقت اُسکے پاس موجود تھے یہ اُسکی حالت دیکھکر اور اُسکو خوش پاکر کہنے لگے کہ کیون حضور کیا کسیکو تجویز کرلیا جو اسوقت اسقدر چہرہ پر بشاشت و آثار خوشی ظاہر ہوئے کیا کوئی تدبیر ذہن مین آگئی اگر ایسا ہو تو ہم غلامون سے بھی بیان فرمائیے تاکہ ہم بھی خوش ہون اور جو رنج و غم دل مین ہے اُسکو آب خوشی سے دھوکر برطرف کرین اور گرد رنج و ملال کو دفع کرین دل رنجور و مغموم کو مسرور کرین کیونکہ خوشی تو ہمارے مقدر سے اُٹھ گئی ہے اس طور سے جو اُن لوگون نے کہا اخلاق نے ہر کا[illegible]ت و انعام دیکر رخصت کیا اُسکے بعد اُن لوگون سے کہا کہ یہ بات راز کی ہے مین تم سبکو ایسا ہی دیانت دار خیال کرتا ہون جو تم سے مین اپنا راز بیان کرتا ہون یہ کسی پر ظاہر نہ ہو انھون نے عرض کیا کہ ہم سب آلیسے رقسم سلے عرض کرتے ہین کہ ہم آپکا راز کسی سے ظاہر نہ کرینگے آپ اطمینان رکھین اُسوقت اخلاق نے اُن سے کہا کہ آگاہ ہو کہ میرا ایک دوست ہے کہ جسکا نام قرناطیس جادو ہے کوہ قرناطیس پر رہتا ہے اُسپر اُسنے ایک باغیچہ بہت مختصر بنوایا ہے اور اس پہاڑ کو اپنے نام سے آباد کیا ہے وہان رہتا ہے بہت بڑا ساحر زبردست ہے کہ آج اسکا سحر و ساحری مین مثل و نظیر نہین ہے اپنے وقت کا سامری و جمشید ہے افراسیاب جادو بادشاہ طلسم ہوش ربا کا مدتون مصاحب رہا ہے جو کہ خداوند ساحران کہلاتا تھا یہ اُسکی آنکھین دیکھے ہوئے ہے میرے اُسکے بڑی ملاقات ہے بلکہ تو پی بدلی گئی ہے ہم وہ دودھ شریک بھائی ہین مین نے اکثر مقام پر اُسکی مدد کی ہے اور بڑے بڑے کام میری ذات سے اُسکے حل ہوئے ہین اُسنے اکثر مجھ سے کہا ہے کہ جب تم پر یا تمھارے بھائی پر کوئی وقت سخت پڑے مجھکو آگاہ کرنا مین اُسکی تدبیر کرونگا ای بھائی یہ نہ خیال کرنا کہ مین تمھارا برا چاہتا ہون

اور برائی کا خواستگار ہوں بلکہ یہ امر ہو کہ زمانہ یکسان نہین رہتا ہی مصیبت و راحت سب کے ساتھ
دشمن و دوست سب کے ہین مجکو نیز علم خبر دیتا ہی کہ ایک زمانہ ایسا آئیگا تم ایک مصیبت سخت مین
مبتلا ہو گے اگر ایسا ہو تو ضرور مجکو آگاہ کرنا اول تو خداوند ایسا کرین کہ وقت آئے ہی نہین شاید
زمانہ کی گردش سے آئے تو ہمکو ضرور آگاہ کرنا پس جب تم لوگون نے اور ہرکارون نے یہ خبر
کی اور یہ کہا کہ کوئی دوست آپکا ساحر ہو تو اُسکو طلب فرما کر ان خدا پرستون کا خاتمہ کرائیے مین نے
جو خیال کیا تو کسیکو دوستون مین سے ساحر نہ پایا بہت فکرمند تھا کہ فوراً جیسے کسی نے کان مین
کہدیا کہ قرناطیس جادو اپنے دوست صادق و محب واثق کو اس حال سے آگاہ کرو اسکا خیال
آنا تھا کہ اُنکا قول و اقرار بھی یاد آگیا مگر ایک امر کا خیال ہی کہ عرصہ ہوا کہ نہ تو وہ میرے پاس آئے نہ مین
بسبب چند در چند ضرورتون کے اُنکے پاس گیا برس دن ہوا ہی کہ میرے اُنکے ملاقات نہین ہوئی
نہ اُنکو میری حالت سے آگاہی ہی نہ مجکو اُنکی حالت سے کچھ خبر خیریت معلوم ہی نہین ہی کہ وہ کیسے
ہین اور اُنکا مزاج کیسا ہی اپنے مقام پہ ہین یا نہین خیر مین اُنکو ایک نامہ تحریر کرتا ہون اُسمین اپنی
کل حالت تحریر کرتا ہون اور طلب کرتا ہون اگر وہ اپنے مقام پر تشریف رکھتے ہونگے اور تندرست
ہونگے تو فوراً تشریف لائینگے گو برس دن سے ملاقات نہین ہوئی ہی مگر پھر بھی وہ نامہ
دیکھتے ہی فوراً آئینگے اور اِن سبکو قتل و غارت کرینگے اُن سب نے یہ سُنکے عرض کیا کہ پھر حضور
جلد نامہ تحریر کرکے روانہ کرین تاخیر نہ فرمائین راوی بیان کرتا ہی کہ کوہ بلور سے ایک سو میل کے
فاصلہ پہ ایک پہاڑ ہی کہ اسکا نام کوہ قرناطیس ہی اُسپر ایک ساحر رہتا ہی کہ اُسکا نام قرناطیس جادو
ہی واقعی اپنے وقت کا سامری و جمشید ہی اگر اسوقت مین سامری و جمشید بھی ہوتے تو اُسکے سامنے
طفل مکتب تھے یہ حرامزادہ مدت تک افراسیاب جادو کا مصاحب رہا ہی اس سے بہت سے
سحر حاصل کیے ہین جب طلسم ہوشربا برباد ہوا اور سب وہان سے بھاگے تو یہ یہان آکر مقیم ہوا
سامری مین زبردست مادہ جادوگری اسکو بہت ہی اخلاق کا بہت بڑا دوست ہی اسنے اکثر اخلاق
سے کہا ہی کہ جب تم پر کوئی وقت سخت پڑے تو تم مجکو آگاہ کرنا مین تمھاری کمک کرونگا اس نطفہ حرام
کا طریقہ کیا ہی کہ پہاڑ پہ رہتا ہی خوبصورت خوبصورت لڑکیون کو سحر سے اُٹھا لاتا ہی اُنپر سحر
کرکے اُنسے اپنا کام دل حاصل کرتا ہی رات و دن عیش و عشرت مین بسر کرتا ہی دوسرا مرض

یہ ہر کبھی فاعل ہوتا ہو کبھی مفعول اخلاق سے یہی سبب زیادہ تر دوستی کا ہو کہ جب یہ جوان
تھا تو وہ اسکو بھی اپنے کام مین لا چکا ہو اور بہت مزا اسکو اُس سے ملا ہو یہ اُسکا معشوق ہو وہ
اُسکا معشوق ہو وہ اسکا بلکہ اب بھی جب کبھی ملاقات ہو جاتی ہو تو دونون باہم عیش کرتے ہین یہی
زیادہ تر سبب دوستی اور ملاقات کا ہو چنانچہ اخلاق نے اُسی کا ذکر کیا اور اب اُسی کو نامہ تحریر کرتا ہو
وہ حرامزادہ اُسی کو وہ یہ رہتا ہو چونکہ عیش کرنے پہ ہو اس سبب سے رات دن جوان جوان عورتون و
لڑکون سے صحبت رہتی ہو شب بھر عورتون کے ساتھ مشغول عیش رہتا ہو اور دن بھر لڑکون کے
ہمراہ اسی سبب سے اسکو فرصت نہین ہوتی ہو جو یہ کسی طرف کا خیال کرے اسکو اسی کام سے مہلت
نہین ہو کہ وہ کسی کی ملاقات کو جائے یا اُسکی کوئی ملاقات کو آسکے یا وہ یہ خیال کرے کہ کون کتنے دن
سے نہین آیا سوا اُسکو عیش کے دوسری فکر نہین ہو ہان جب کبھی تنہا ہوا تو کچھ خیال اخلاق
کا آیا اُسکے دیکھنے کو دل چاہا پھر اُسکے ملازم کسی نہ کسی لڑکی جوان کو لے آئے وہ اُس سے مصروف ہو گیا
خیال برطرف ہو گیا یہ تو عیش مین مصروف رہتا ہو راوی نے بیان کیا ہو کہ اخلاق نے قلم دوات
طلب کرکے نامہ تحریر کرنا شروع کیا پہلے تو تعریف خداوند عجائب کی تحریر کی اُسکے بعد یہ القاب
تحریر کیا کہ اے برادر مہربان و اے قوت بازو اے مستمندان گل گلزار گلشن ساحری شمع نہال
باغ جادوگری غنچہ حدیقہ افسون گری یادگار جمشید و سامری شہنشاہ ساحران زمان زاد لطفہ بعد سلام
کے آپکو معلوم ہو کہ ایک مدت مدید سے آپکی خبر خیریت اس حقیر سراپا تقصیر کو نہین معلوم ہوئی ہو
کہ مزاج مبارک کیسا ہو کہ نہ آپ خود تشریف لائے نہ مجھکو اپنی خدمت مین یاد فرمایا مین تا تحریر
عریضہ ہذا خیریت سے ہون خلاصہ تحریر یہ ہو کہ مین بسبب چند در چند کامون کے حاضر خدمت
اقدس نہ ہو سکا لہذا بذریعہ تحریر ہذا کے عرض پرداز ہون کہ آپ اپنی خیریت مزاج سے مجھکو آگاہ فرمائیے
تاکہ دل مضطر کو تسکین حاصل ہو یہ جو بسبب نہ پانے خبر خیریت کے مثل ماہی بی آب کے بیقرار
ہو رہا ہو اسکو قرار آئے مین خود حاضر خدمت ہوا ہوتا مگر ایک ایسے کام اور ایسی مصیبت و آفت
مین مبتلا ہون کہ ایک قدم یہان سے ہٹ نہین سکتا ہون آپ نے وعدہ اکثر فرمایا تھا کہ جب
کوئی مصیبت سخت مین تو مبتلا ہو نا تو ہمکو آگاہ کرنا ہم تیری اسوقت مین کمک کرینگے تو وہ وقت
اب آیا ہو کہ ایک آفت تازہ مین مین چند دن سے مبتلا ہوا ہون حسب وعدہ میری کمک فرمایئے

اور تشریف لاکر اس بلا کو میرے اوپر سے دفع فرمایئے کیونکہ اسوقت سے بڑھکر کوئی وقت سخت
نہ ہوگا کہ اسوقت مین کمک فرمایئے گا یہ وہ وقت ہے کہ جان ہی جاتی ہے اور ایمان بھی ایک دشمن
سخت نے آکر گھیر لیا ہے بھائی صاحب یعنے اشفاق کو قتل کیا مین بھی مجروح ہوا اب مین اپنے مین
ایسی طاقت وقوت نہین پاتا ہون نہ میرے پاس اسقدر لشکر ہے نہ کوئی سردار یا پہلوان ہے
جو اُن لوگون سے مقابلہ کرے سوائے جان جانے کے کوئی اور صورت مفر نظر نہین آتی ہے
وہ مصیبت اور بلا یہ ہے کہ حمزہ صاحبقران برائے فتح طلسم ادھر کو آئے تھے اتفاق سے انکا
گذر ادھر کو ہوا اُن سے مقابلہ ہوا اُنکے عیار نے عیاری کرکے اشفاق کو قتل کیا گو
اُنھون نے یہ خبر پاکر عیار کو نکالدیا میرے اُنکے مقابلہ کی نوبت آئی مین زخمی ہوا جب سے
اب تک اُنکا لشکر مجھکو گھیرے ہوئے پڑا ہے آجکل نہ حمزہ ہے لشکر مین نہ کوئی ساحر ہے مگر اُسپر بھی
وہ لوگ ایسے زبردست ہین کہ جرأت نہین پڑتی ہے کہ اُنسے مقابلہ کرون وہ یہ کہتے ہین کہ یا تو مقابلہ
کرو یا دین اسلام قبول کرو مین اپنے مین نہ مقابلہ کی جرأت پاتا ہون نہ یہ دل گوارا کرتا ہے کہ اُنکا تابع
ہوکر اُنکی اطاعت کرون اور اپنا دین آبائی ترک کرکے دین اسلام اختیار کرون اس آفت مین
مبتلا ہون کہ خدا پرست گھیرے ہوئے ہین نکلنے کی مہلت نہین ہے کہ آپ کے پاس آؤن
اور آپکو اس حال سے آگاہ کرون برادر اشفاق کا جبار نج وصدمہ پورے طور سے اُنکے
مرنے کا بھی سامان نہ کرنے پائے عزیزون کو بھی نہ خبر کرسکے بڑے تعجب کی بات ہے کہ جسکا آپ
ایسا دوست وشفیق ومہربان ہو وہ اس آفت مین مبتلا ہو دشمنون کے ہاتھ سے عاجز و
پریشان ہو اور کوئی صورت اُسکے مفر کی نظر نہ آئے لہذا جب مین نے دیکھا کہ کوئی صورت
مفر کی نہین ہے نہ اسقدر مہلت ملتی ہے کہ آپکی خدمت مین حاضر ہوکر آپکو اس حال سے آگاہ
کرون بذریعہ عریضہ ہذا کے آپکو خبر کی کہ آپ تشریف لاکر مجھکو اس بلا سے نجات دین آپکی مہربانی
وعنایت سے بعید نہ ہوگا بموجب مصرعہ ع کرمہائے تو مارا کرد گستاخ ٭ دست بستہ عرض
کرتا ہون اگر میری کمک فرمایئے واگر اپنی تشریف آوری مین تاخیر فرمایئے گا تو پھر مجھکو زندہ نہ پایئے گا
جناب من دین ومذہب کا مقدمہ ہے مین کوئی ملک ومال کے لیے نہین لڑتا ہون اسمین آپ
کو میری کمک مقدم ہے پس ایسے تو مجھکو ایک قسم کا ناز حاصل ہو اور اپنی مختصر تحریر کو بت

تصور فرمایے زیادہ مہلت نہین ہو کہ کل حال تحریر کرون جب تشریف لایےگا تو زبانی عرض کرونگا
راوی بیان کرتا ہو کہ اخلاق نے کل واقعات جو لشکر اسلام سے گذرے تھے اور جس طور سے
جنگ و پیکار ہوئی تھی اور دیوانے کا حال سب تحریر کر دیا جو کہ منشی احمد حسین صاحب اپنے
اجزا مین تحریر کر چکے ہین سب تحریر کر دیا مین نے لبسبب طول کے نہین تحریر کیا جب نامہ لکھکر
تیار کر چکا ایک مرتبہ اپنے وزیر سے کہا کہ یہ نامہ کسی سانڈنی سوار کو دیکر اس سے کہدو کہ وہ یہ نامہ
لیکر بہت جلد کوہ قرناطیس کی طرف جائے اور قرناطیس جادو کو دیکر اسکا جواب بہت جلد
حاصل کرکے لائے ہم جواب کے منتظر ہین کہ جواب نامہ آئے تو اُسکے موافق بندوبست کرین وزیر
نے اسوقت ایک سانڈنی سوار کو نامہ دیکر طرف کوہ قرناطیس کے روانہ کیا اور جو کچھ اخلاق
نے کہا تھا وہ اُس سوار سے کہا اور یہ بھی کہا کہ زبانی سب حال کہدینا اور کہنا کہ آپکو بہت جلد
بلایا ہو اور کہا کہ جلدی تشریف لائیے اور جو کچھ حال اور واقعہ بیان کرنا ہو سب بیان کرنا اور بہت
جلد جواب لیکر آنا انعام کثیر پاؤگے وہ سانڈنی سوار یہ سُن کے نامہ لیکر روانہ ہوا طرف کوہ قرناطیس
کے یہان اخلاق قزاق انتظار نامہ مین مصروف ہو اور روز دربار آراستہ کرتا ہو لشکر زیر کوہ
بمقابلہ لشکر اسلام اُترا ہوا ہو ادھر قرناطیس جادو اپنے باغ مین بیٹھا ہوا ہو اُسکے ملازم حاضر
ہین باغ خوب آراستہ ہو سب سامان عیش مہیا ہو ایک معشوق پہلو مین بیٹھا ہوا ہو دور
شراب چل رہا ہو جام سے مئے ارغوانی گردش مین ہو صداے شفتالو بلند ہو چتاق چٹاق
کی صدا آرہی ہو پہلو گرم ہو ملازم سامنے دست بستہ حاضر ہین مطربہ سامنے گارہی ہو تبلہ و
سارنگی بج رہا ہو وہ مطربہ یہ تین شعر داغ دہلوی کے گارہی ہو شعر ایک ہی رنگ ہو سب سے
یہ تماشا کیسا ٭ کوئی کیسا ہو کوئی چاہنے والا کیسا ٭ عرصۂ حشر مین انصاف ہمارا اُسکا ٭
دیکھنا یہ ہو کہ ہوتا ہو تماشا کیسا ٭ بخشدے اُس بت سفاک کو اے داور حشر ٭ خون ہی مجھ مین نہ
تھا خون کا دعوی کیسا ٭ عجب رنگ صحبت کا ہو کہ یکایک قرناطیس کو اخلاق کا خیال
آیا فوراً اسکو یہ خیال ہوا کہ عرصہ ہوا کچھ خبر نہ تو اخلاق کی معلوم ہوئی کہ وہ کیسا ہو نہ وہ خود
آیا نہ مین اُسکے پاس گیا اصل امر یہ ہو کہ جو لطف صحبت اُس سے حاصل ہوتا ہو اسوقت بھی
وہ کسی سے نہین حاصل ہوتا ہو یہ برس سوا برس کا عرصہ ہوا کہ نہ تو وہ خود آیا نہ کچھ خیر آئی

گیا وہ مرگیا اُسکی خبر منگانا پر ضرور ہی کہ کچھ حال تو معلوم نہین ہو کہ کس بلا و آفت مبتلا ہی کہ نہ خود آیا
نہ اپنے حال کی خبر بھیجی اور مین ایسا بیخبر ہوا اور ایسا بھولا کہ مین نے خود خبر نہلی اخلاق سا دوست
مجکو نصیب نہ ہوگا یہ سب جو مین چار بیٹے کے ہین جب تک تیرے پاس مال و دولت ہو
اسوقت تک یہ سب تیرے ساتھ ہین ادھر تو مفلس ہوا یہ سب اپنی اپنی راہ لین گے ہان ساتھ
دیگا تو وہی دیگا بڑا غضب کیا تو نے کہ اُسکی خبر نہلی وہ تیرے کس کس وقت مین کام آیا ہی
معلوم ہوتا ہی کہ تیرے خبر نہ لینے سے وہ ناخوش ہوا اور خفا ہو گیا ہی تجکو لازم ہی تو اسکو جا کر
منالا اور اپنی عدم توجہی کا عذر کر اور اپنی خطا معاف کرا اور اپنا قصور بخشوا قرناطیس بیٹھا
ہوا یہ خیال کر رہا تھا اب اسکو نہ ناچ اچھا معلوم ہوتا ہی نہ رنگ یہی فکر ہی کہ کسی تدبیر سے
مین اخلاق کے پاس پہونچ جاؤن یہ تو اس فکر و تردد مین ہی اودھر اخلاق کا نامہ بر نامہ
لیئے ہوئے راہ طی کر کے قریب کوہ پہونچا تھوڑی دیر دم لیکر کوہ پر آیا اور قریب باغ قرناطیس
پہونچکر دروازے پر ٹھہرا دیکھا کہ در باغ پر چند سوار و چند سپاہی بیٹھے ہوئے پہرہ دے
رہے ہین کہ یہ پہونچا اسنے اُن سوارون سے کہا کہ یہی باغ ہی قرناطیس جادو کا انھون نے
اسکو دیکھکر کہا کہ ہان یہی باغ ہی ملک قرناطیس جادو کا اسنے دریافت کیا کہ کیا وہ تشریف فرما
ہین اسوقت انھون نے جواب دیا کہ وہ ہمہ وقت باغ مین مثل بہار کے جلوہ فرما رہتے ہین کسی وقت
باغ اُنکی ذات سے خالی نہین رہتا ہی ہمہ وقت جلسۂ عیش بہار رہتا ہی ناچ و رنگ ہوا کرتا ہی صحبت عیش
و نشاط برپا رہتی ہی معشوقان طناز پہلو مین جلوہ فرما رہتے ہین اُنسے راز و نیاز ہوا کرے کیون تمکو اُنسے
کیا کام ہی اور کیا ضرورت ہی اور کہان سے آئے ہو بیان کرو تاکہ ہم اُنکو خبر کرین نامہ بر نے کہا کہ جا کر کہدو کہ آپکے
دوست اخلاق کے پاس سے ایک نامہ بر نامہ لیکر آیا ہی کچھ زبانی بھی عرض کرتا ہی اور قدمبوسی کی بھی آرزو ہی زیارت
کا بھی خواستگار ہی یہ سنکے ایک سپاہی اُنمین سے اندر باغ کے گیا اور سامنے جا کر کھڑا ہوا قرناطیس اخلاق
کے خیال مین غرق تھا سر جھکائے ہوئے بیٹھا ہی چنانچہ کہ ناچ و رنگ سب سے اسوقت متنفر ہو گیا ہی دل اسکا
اخلاق کی طرف رجوع ہی حالت یہ ہی کہ تن اُسکا یہان ہی اور روح کوہ بلور پر ہی پاس اخلاق کے یہ سپاہی سامنے
ہاتھ باندھے کھڑا ہوا ہی کہ یہ سر اُٹھا کر میری طرف دیکھین تو مین عرض کرون کہ دیکا یک قرناطیس نے سر اُٹھا کر دیکھا
تو اپنے سامنے قریب فرش دربار باغ پر جو سپاہی برائے پاسبانی مقرر تھے اُنمین سے ایک کو کھڑے ہوئے پایا خیال کیا

آیا ہی کیا ضرورت ہی یہ دل مین خیال کر کے اُسکی طرف مخاطب ہوکر کہا کیون تم اپنے کام کو ترک
کر کے یہان آئے ہو اسکا کیا سبب ہی کیا تمھارا پہرہ دینے کا وقت نہین ہی اُسنے مجرا کر کے
عرض کیا کہ جی نہین یہی وقت میرے پہرہ دینے کا ہی مگر ایک ضرورت سے حاضر ہوا ہون ایک سانڈنی سوار
کوہ بلور سے آیا ہی کوہ بلور کا نام سنتا تھا کہ اسنے کان کھڑے کیے اور کہا کہ کیا ہی بیان کرو اُسنے
جواب دیا کہ سانڈنی سوار کوہ بلور سے ملک اخلاق مالک کوہ بلور کا نامہ لیکر آیا ہی اور بار بار چاہتا ہی کہتا
ہی کہ مجکو کچھ زبانی عرض کرنا ہی اور نامہ بھی دیتا ہی اُسکے خبر کرنے کو آیا ہون کہ اُسکے بارے مین
کیا حکم ہوتا ہی یہ سننا تھا کہ قرناطیس اُچھل پڑا اس طور سے کہ جیسے کوئی سوتے سے چونک
پڑتا ہی اور چہرہ پر ایک آثار خوشی ظاہر ہوئے چہرہ فرط خوشی سے سُرخ رنگ ہوگیا کہنے لگا کیا
میرے دوست اخلاق کے پاس سے نامہ آیا ہی مین اسوقت اُسکے خیال مین مستغرق تھا اور
یہ خیال کر رہا تھا کہ بہت دن سے میرے دوست کی کچھ خبر نہین آئی نہ وہ خود آئے نہ معلوم
کیسے ہین کیا مجھ سے کچھ خفا ہوگئے ہین سچ کہا ہی کسی نے کہ دل کو دل سے راہ ہوتی ہی اُسکا
نامہ جو آنے والا تھا تو مجکو بھی یاد آئے بقول شاعر شعر دل را بدل رہیست درین گنبد سپہر ٭
از سوے کینہ کینہ وز سوے مہر مہر ٭ میرے دل نے خبر دی کہ تمھارے دوست کا آج نامہ آئیگا اسی
سبب سے تو مجکو بھی خیال آیا خیر جاؤ اور جلد نامہ بر کو لیکر آؤ تاکہ مین نامہ دیکھون کہ میرے دوست
نے کیا لکھا ہی خیریت تو ہی نہ معلوم مزاج کیسا ہی مین دوست کا نامہ پڑھون یہ مضمون خط سے
آگاہ ہون خداوند عجائب خبر خوشی سنایئن شکر اس امر کا ہی کہ میرے دوست کی خبر آئی مین
بہت متفکر تھا مین خود نامہ روانہ کرنے والا تھا بلکہ مین خود جاتا یہ جو کہا وہ سپاہی فوراً وہان
سے سلام کر کے واپس چلا اُس سوار کے لینے کو ادھر اُس معشوق نے جو کہ پہلو مین بیٹھا ہوا تھا
قرناطیس سے کہا کہ اسوقت تو آپ یہ خبر سن کے بہت خوشی شل بوے گل کے جامہ مین نہین
سماتے ہین وہ کون ایسا دوست ہی کہ جسکے لیے اسقدر آپ خوش ہوئے ہین کیا ہم سے بھی زیادہ
ہی بیان تو فرمایے قرناطیس نے جواب دیا کہ اصل امر یہ ہی کہ مین اسوقت کچھ اپنی خوشی کا حال
بیان نہین کر سکتا ہون یہ جسکا نامہ آیا ہی یہ میرا بچپنے کا دوست ہی ہم اور یہ دونون کھیل کر بڑے
ہوئے ہین بہت دن سے خبر نہ معلوم ہوئی تھی نہ مین نے کچھ خیال کیا تھا اسوقت جو خبر آئی تو

تو مین بہت خوش ہوا ہون داقعی پھولون نہین سماتا ہون مین اور وہ ایک روح دو قالب
ہین مجکو اسوقت اُسکا خیال ہو مین اسوقت یہان نہ تھا میرے خداوند عجائب نے میرے
اوپر رحم کھایا کہ میرے دوست کی خبر پہونچادی یہ سن کے اُس معشوق نے جواب دیا کہ معلوم
ہوا اخلاق بھی میرے ہی مثل آپکا دوست ہو اسی امر کی دوستی ہوگی وہ بھی کبھی نہ کبھی آپکے
مصرف مین آیا ہوگا قرناطیس ہنس پڑا اور کہا کہ جو کچھ خیال کرو وہ میرا بہت بڑا دوست ہو یہ
باتین ہو رہی تھین کہ وہ سپاہی اُس نامہ بر کو لیکر داخل باغ ہوا اور بارہ دری مین آیا یہان
نامہ بر نے سامنے آکر سلام کیا کہ قرناطیس کی نگاہ اسی طرف لگی ہوئی تھی جیسے ہی اسنے سلام کیا
اُسنے سپاہی سے پوچھا کہ کیا یہی نامہ لیکر آئے ہین اُسنے عرض کیا کہ جی ہان یہ سنتا تھا کہا کہ آیئے
اور قریب مسند فرش پر اپنے سامنے بیٹھنے کا حکم دیا وہ سلام کرکے بیٹھ گیا قرناطیس نے
گانے والون منع کیا کہ ا وقت ہٹ جاؤ اور گانا موقوف کرو میرے دوست کے پاس سے نامہ
آیا ہو مین اسکو پڑھونگا مین اسوقت اور کام مین مصروف ہون بعد اسکے گانا سنونگا وہ
سب سامنے سے ہٹ گئے گانا موقوف ہوگیا سب خاموش ہوکر بیٹھے اُسوقت قرناطیس
نے نامہ بر سے کہا کہ پہلے یہ بتاؤ کہ میرے دوست اخلاق تو بہت اچھی طرح ہین اُنکا مزاج
کیسا ہو کیا کچھ خفا تھے جو برس دن سے نہ خود تشریف لائے نہ اپنی خبر خیریت سے آگاہ کیا یہ تو
مجکو یقین ہو کہ نامہ تمام شکوہ و شکایت سے بھرا ہوگا اُنکا گلہ و شکوہ میرے سر آنکھون پر
ہو جو کچھ وہ فرمائین سب بجا ہو اور جو کچھ تحریر کرین سب درست ہو مجھ سے بہت بڑی خطا
ہوئی ہو کہ مین نے خبر نہ لی خیر تم بیان کرو تب اُس نامہ بر نے کہا کہ جی ہان اچھے تو ہین مزاج
تو سب طرح سے اچھا ہو مگر ایسی آفت مین مبتلا ہین کہ کیا عرض کرون اُس آفت کی آپکو
خبر کی ہو اور فرمایا ہو کہ بہت جلد تشریف لایئے اگر عرصہ فرمائے گا تو مجکو زندہ نہ پایئے گا
زخمی بھی ہین مگر اب تو کسیقدر زخم اچھے ہوگئے ہین ہم سبکو تو انکی زندگی کی بالکل امید نہ تھی مگر
خداوند نے بڑا فضل کیا کہ زخم اچھے ہوگئے اب تو وہ باہر نکلنے لگے ہین طاقت بھی آگئی ہو
یہ سن کے قرناطیس کے حواس جاتے رہے پریشان ہوگیا کہا کہ کچھ بیان تو کرو کہ کیا واقعہ
ہو میرے تو حواس جاتے رہے اپنے دوست کی خبر سنکے کس کے ہاتھ سے مجروح ہوئے کون

ایسا تھا جو یہ حالت ہو گئی اور مجکو خبر نہ کی یہ سب آفت گذر گئی کیا مین شرا کت نکرتا یہ تو بیان کرو کہ آنکے بڑے بھائی اشفاق صاحب تو اچھے ہین گیا وہ بھی مجروح ہوئے یا بھائی کی کمک نکی کہ یہ مجروح ہوئے اُنھون نے نرد کا خود نہ جاکر مقابلہ کیا یہ خبر سن کے میرے دل پر چوٹ لگی قلب پر زخم کاری لگا مین بیقرار ہو گیا جلد بیان کر کہ کیا واقعہ گذرا تب اُس سانڈنی سوار نے تمام واقعہ لشکر اسلام کے آنے کا اور مقابلہ کے ہونے کا سب بیان کیا اور اخلاق کے نامہ تحریر کرنے کا یہ جو قرناطیس نے سنا بڑا صدمہ ہوا اور افسوس کیا اور کہا کہ بڑے تعجب کی بات ہے کہ اس مصیبت مین مبتلا ہوئے اور ہمکو خبر نہ کی ہین ایک چشم زدن مین ان سب کا خاتمہ کرتا اُنکی بساط کیا ہے ایک جنبش لب مین سب کے سب غارت ہو جاتے ایک جو زندہ بچتا اب جاتے کہان ہین مگر افسوس اس امر کا ہے کہ اشفاق کی مفت مین جان گئی جیسے ہی یہ لوگ لشکر کشی کر کے آئے تھے ویسے ہی مجکو آگاہ کیا ہوتا یہ نوبت نہ آتی خیر نامہ دو نامہ بر نے نامہ دیا قرناطیس نے بہت اشتیاق کے ساتھ وہ نامہ لیا خوشی خوشی اُسے کھولا مگر دل پر صدمہ ہے آثار ملال چہرہ سے بھی پائے جاتے ہین پڑھنا شروع کیا وہی سب حال تحریر تھا جو کہ نامہ بر نے زبانی بیان کیا تھا اور وہی مضمون تھا جو کہ تحریر کر چکا ہون مضمون نامہ سے آگاہ ہو کر قرناطیس نے زانو پر ہاتھ مارا کف افسوس ملے اور کہا کہ کیا بیان کیا جائے تُف میری زندگی پر اور سحر جاننے پر کہ میرا ایک دوست آفت مین مبتلا ہو مین اُسکی خبر نہ لون اور اُسکی کمک نہ کرون یہ کہکر قلم دوات طلب کر کے بعد القاب و آداب کے تحریر کیا کہ بھائی قسم ہے مجکو خداوند عجائب کی اور تمہارے سر بزرگ کی کہ مجکو ادھر بالکل مہلت نہ تھی کہ مین تمھارے پاس آتا تمھاری خیر خبریت دریافت کرتا مین بہت مجبور تھا اس سبب سے یہ عرصہ ہوا نہ تم نے خبر لی خیر اس شکایت سے تو کچھ حاصل نہین ہے تمھارا نامہ آیا حال معلوم ہوا اور زبانی نامہ بر کے بھی مین نے سب حالت سنی نہایت صدمہ ہوا مگر مجکو عجب اس امر کا ہے کہ تمنے اسوقت نامہ تحریر کیا کہ جب اشفاق قتل ہو چکے اور تم مجروح ہو گئے اور اُن لوگون سے عاجز ہو لئے پہلے ہی کیون نہ خبر کی کہ اِس امر کی نوبت نہ آتی خیر معلوم ہوا کہ ہر کام کے لیئے ایک وقت مقرر ہے اب اُسکا وقت آیا کہ تمنے خبر کی مین بسر و چشم تمھاری کمک کرنے کو موجود ہون اور جہان تمھارا پسینہ گریگا اپنا خون گرا دونگا ان خدا پرستون کی

کیا اصل ہی ایک جنبش لب مین انکا کام تمام ہوگا ان سب کی قضا یہان لیکر آئی ہو جو تم سے
یہ لوگ برسر پرخاش ہوئے ہین اب جانتے کہان ہین مین تو یہ خیال کرتا ہون کہ اگر سامری و جمشید
بھی آئین تو مین اُن سے سحر مین مقابلہ کرون نہ کہ غیر ساحر مین اسوقت اسفندیار زمانہ سے تو خوف
نہین کرتا ہون تو یہ کیا لوگ ہین وہ جو کہ ان سب کے افسر اعلے یعنے حمزہ مالک باطل سحر ہین وہ بھی
مقابلہ کرین تو مین اُنکو بھی اسیر کرلون تم اطمینان رکھو مین اپنا بندوبست کرکے بہت جلد آتا ہون
جب تمکو نامے اُسکے دوسرے دن تم طبل جنگ بجواکر میدان مین نکلنا اور بمقابلہ لشکر اسلام
صف آرا ہونا ایک نقابدار تمھاری کمک کو آئیگا وہ ان سب کو اسیر کرلیگا ایک بھی اسکے ہاتھ
سے نہ بچے گا شاید وہ نہ لڑ سکا اور ان لوگون کا کچھ نہ کرسکا تو مین خود آؤنگا اور ان سب کو
اسیر کرکے تمھارے سامنے قتل کرونگا یقین تو ہے کہ وہی کافی ہوا ور اسی کا کوئی کچھ نہ بنا سکے
اس عرصہ مین مین بھی اپنا بندوبست کرکے آجاؤنگا اطمینان رکھو یہ لکھکر اس نامہ بر کو دیا اور
زبانی کہا کہ کہدینا کہ کوئی مقام خوف نہین ہے یہ کوئی امر مشکل نہین ہے کہ جسکے لیئے مین خود تکلیف کرون
ماہ دولت اسی مقام سے اپنی فکر کرتے ہین کام ہو جائیگا کہدینا کہ طبل جنگ بجواکر مقابلہ کرین
نقابدار آئیگا وہ ان سب کو اسیر و قتل کرے گا میری کوئی ضرورت نہین ہے ہان آؤنگا ضرور مگر دو
ایک دون کے بعد کیونکہ ایک ایسی ضرورت مین مبتلا ہون کہ بدون اسکے رفع ہوئے کہین جا
نہین سکتا ہون ایک چلہ کھینچا ہے وہ تمام ہونے کو ہے وہ تمام ہو جائے تو مین آؤن کیونکہ میرا
خود دل اخلاق کے دیکھنے کو چاہتا ہے ہان کوئی امر مشکل و اہم ہوتا تو مین چلہ کا بھی خیال نہ کرتا
خود چلتا یہ کوئی ایسا کام نہین ہے میرا ادنی نوکر و ادنی شاگرد کرسکتا ہے ماہ دولت کو تکلیف کرنے
کی کوئی ضرورت نہین ہے ماہ دولت بعد ختم چلہ آئینگے صرف اپنے دوست کی ملاقات کو کیونکہ برس
دن سے ہمنے اُنکو دیکھا نہین ہے کیا کرون کہ مجبور ہون ورنہ مین ابھی چلتا میری طرف سے
بہت بہت سلام کہنا اور بہت بہت عدم حاضری کا عذر کرنا یہ کہکر اور خلعت دیکر رخصت کیا
اور کہا کہ بہت جلد جاؤ راہ مین کسی مقام پر قیام نہ کرنا سانڈنی سوار جواب نامہ لیکر اور خلعت
پہنکر سلام کرکے باہر آیا اور سانڈنی پر سوار ہوکر طرف کوہ بلور کے روانہ ہوا بعد جانے سانڈنی سوار
کے قرناطیس نے سحر کیا کہ ایک غبار پیدا ہوا یہ اُٹھکر اس غبار مین گیا بعد تھوڑی دیر کے غبار سے

باہر چلا آیا مگر مسکراتا ہوا وہ جو معشوق اسکے پہلو مین بیٹھا ہوا تھا اُسنے دریافت کیا کہ تم گئے کہان تھے اور یہ غبار کیسا تھا اُسنے جواب دیا کہ مین نے اپنے دوست کی کمک کے لیے ایک اپنے شاگرد کو طلب کیا تھا یہ غبار اُسکی آمد کا تھا مین نے جاکر اُسکو سب طریقہ تعلیم کردیئے وہ اودھر گیا مین اپنے مقام پر چلا آیا راوی بیان کرتا ہی کہ جو بندولبست قرناطیس نے کیا ہی اُسکا حال آیندہ آپ لوگون پر ظاہر ہوگا کہ اُسنے کیا بندولبست اخلاق کی کمک کا کیا ہی اور خود جو نہین گیا اسکا سبب یہ ہی کہ اسنے خیال کیا کہ مین کیا غیر ساحرون کے مقابلہ کے لیے جاؤن میری بالکل حقارت ہی ہان اگر ساحرون سے مقابلہ ہوتا تو ضرور تھا کہ مین جاکر کمک کرتا میرا شاگرد جاکر کام کر آئیگا جب یہ کام ہو جائیگا اُسکے بعد مین جاکر بہار کیا دونگا دوسرے اسوقت جو جاتا ہون تو عیش مین میرے خلل آتا ہی اور وہان عرصہ بہت گذرے گا اخلاق ضرور رکھیگا کہ اس امر کا خاتمہ ہولے تو جائیگا جب لڑائی فتح ہوگی تو وہ جشن کریگا اُسمین شریک ہونا پڑیگا انکار کرنا بن نہ پڑیگا پس جب وہ جشن کرے گا اُسوقت جاکر شریک ہو جاؤن گا مجھے غیر ساحرون سے مقابلہ کرتے شرم آتی ہی ان خیالات سے اُسنے یہ فقرہ کیا کہ مین جلسہ مین بیٹھا ہون اس سبب سے آ نہین سکتا ہون اور اپنے شاگرد کو روانہ کیا اب تو یہ یہان اپنے باغ مین عیش و عشرت مین اوقات بسر کررہا ہی مگر اسکو اودھر کا خیال ہی ہمہ وقت منتظر رہتا ہی کہ اب میرا شاگرد لڑائی فتح کرکے خداپرستون کو قتل کرکے آئے اور اگر یہ خبر خوش مجکو پہونچائے تا خوش ہون اور مین جاکر شریک جشن ہون اسکو تو اس انتظار مین رکھا جاتا ہی اب حال اُس سانڈنی سوار و اخلاق و جنگ و پیکار کا تحریر ہوتا ہی کہ اخلاق کوہ بلور پر اپنے نامہ کے جواب کا انتظار کررہا تھا آنکھین دروازے سے لگی ہوئی تھین جب تک یہ دربار مین بیٹھا تھا رات بھر اسکو نیند نہ آتی تھی جاگا کرتا ہی اودھر وہ سانڈنی سوار راہ طے کرکے سرحد کوہ بلور مین داخل ہوا یہان کوہ پر اخلاق کا دربار آراستہ ہی سب سردار حاضر دربار ہین جو کہ اُسکے پاس ہین علاوہ اُن سردارن کے جو کہ لشکر مین ہین اخلاق اُن سے کہہ رہا ہی کہ آج عرصہ پانچ دن کا ہوا ہی کہ میرے نامہ کا جواب سانڈنی سوار لیکر نہین آیا نہ معلوم کہ ملاقات ہوئی یا نہین مرائی وزیر نے عرض کیا کہ مین نے تاکید تو بہت کردی تھی اور وہ سانڈنی بھی تیز تھی جسپر وہ گیا ہی

طریقہ سے معلوم ہوتا ہے کہ ملاقات نہین ہوئی وہ ٹھہرا ہوا ہے لوگون سے اُسکو معلوم ہوا ہوگا کہ وہ آتے ہین اُسنے خیال کیا ہوگا کہ وہ آئین تو جواب حاصل کرکے جاؤن کہین شکار وغیرہ کو گئے ہونگے اخلاق نے جواب دیا کہ سوائے اسکے اور کیا خیال کیا جائے خیر آج اور انتظار کرو اگر آج وہ نہ آئے تو کل دوسرا سانڈنی سوار روانہ کرنا وزیر نے عرض کیا بہت خوب یہی ذکر ہو رہا تھا کہ وہ سانڈنی سوار در دولت پر آکر پہونچا اور سانڈنی سے اُترکر بشاش وخوش داخل دربار ہوا پہلے نگاہ اخلاق کی اُسکے چہرہ پر پڑی وزیر کی طرف دیکھکر کہا کہ ہمارا نامہ بر جواب لیکر آگیا ابھی ابھی یہی ذکر تھا وزیر و دیگر اہل دربار نے دیکھکر کہا کہ اسکی عمر بڑی ہوگی خوشی کا مقام ہے چہرہ سے ظاہر ہوتا ہے کہ بامراد آیا ہے جواب حسب دلخواہ لایا ہے یہ ذکر ہو رہا تھا کہ نامہ بر ایوان مین آکر پہونچا اخلاق کو سلام کیا کرسی ملی بیٹھنے کو اُسنے بیٹھکر جواب نامہ دیا اور جو کچھ سنا تھا قرناطیس سے اور اُسنے زبانی پیام دیا تھا سب بیان کیا اخلاق پیام قرناطیس سُن کے خوش ہوگیا لفافہ چاک کرکے نامہ پڑھا مضمون نامہ سے آگاہ ہو چکا اور جواب نامہ پڑھ چکا اُسوقت سب اہل دربار و سردارون سے کہا کہ آپ لوگون نے سُنا کہ میرے دوست نے کیا کہلا بھیجا ہے جو زبانی کہلا بھیجا ہے وہی نامے مین بھی تحریر کیا ہے اب تم سب کی کیا رائے ہے آیا مین طبل جنگ بجواؤن یا نہین سب نے جواب دیا کہ ضرور طبل جنگ بجوا دیجئے تاخیر نفرمائیے یہ سن کے اخلاق نے حکم دیا کہ پھر سامان کرو ہم لشکر کو چلین گے اور چلکر طبل جنگ بجوائین گے یہ حکم دینا تھا کہ اُسیوقت سب سامان درست ہوگیا اور اخلاق اُن سب سردارون کو ہمراہ لیکر زیر کوہ آیا اپنے لشکر مین داخل ہوکر بارگاہ مین آکر بیٹھا سب سردار جو کہ یہان موجود تھے وہ آکر حاضر ہوئے دربار آراستہ ہوا اخلاق نے بیٹھتے ہی حکم دیا کہ بجے طبل جنگ کل ہم خداپرستون سے مقابلہ کرین گے اب تو میرے سر کا زخم اچھا ہوگیا ہے یہ میرے ہاتھ سے بچ کر جاتے کہان ہین اپنے بھائی کے خون کا عوض ان لوگون سے ضرور ضرور لونگا یہ جو حکم دیا اُسوقت وہ ہرکارے جو کہ لشکر اسلام کے بامر جاسوسی موجود تھے خبر نواخت طبل جنگ لیکر طرف لشکر اسلام کے روانہ ہوئے یہان لشکر اخلاق مین نقارہ زرمی پر چوب پڑی کوس حربی بجایا گیا کل لشکر کفار کو معلوم ہوا کہ ملک اخلاق نے لشکر مین آکر حکم نواخت

نواخت طبل جنگ ویا کوس حربی بجایا گیا ہو کل خدا پرستون سے مقابلہ ہوگا سب لشکر مین
طبل جنگ بجنے کی خبر پھیل گئی سب اہل لشکر آگاہ ہوگئے بہت دن سے راحت سے بیٹھے
ہوئے تھے صدائے طبل جنگ سُن کے سامان جنگ کرنے لگے کفار وسامان جنگ کے درست
کرنے مین مصروف ہوئے اور لندھور و مالک وغیرہ بارگاہ مین بیٹھے ہوئے ہین دربار آراستہ
ہوکر لندھور کے کان مین صدائے نقارہ کی آئی لندھور نے چالاک بن عمرو سے کہا کہ خبر تو لاؤ
کہ یہ لشکر کفار مین کوس رزمی کیسا بجا چالاک نے جوابدیا کہ بہت بہتر یہ کہکر ہرکارون کی طرف مخاطب ہوکر
کہا کہ خبر تو لاؤ کہ کیا نقارہ لشکر کفار مین بجا ہی وہ ہرکارے ایسے نروانہ ہوئے تھے ہرکارون کی جوڑی گرد
مین آلودہ آکر پہونچی ہاتھ اُٹھاکر دعا و ثنا بجالائے عرض کیا کہ ہم لشکر کفار مین موجود تھے کہ اخلاق قرام صحت پاکر
مع سرداروں کے زیر کوہ آیا داخل بارگاہ ہوکر دربار آراستہ کیا اُسکے سب زخم اچھے ہوگئے مین اُسنے حکم دیا کہ
کوس رزمی بجے ہم کل خدا پرستون سے اپنے بھائی کے خون کا عیوض لینگے اور اُنسے مقابلہ کرینگے چنانچہ بموجب اُسکے
حکم کے لشکر کفار مین وقت آنا مین طبل جنگ بجا ہی باقی خیریت ہی یہ سنتا تھا لندھور نے مالک کی طرف دیکھا مالک نے
کہا کہ اب بھی طبل جنگ بجوائین ہم اُن سے مقابلہ کرینگے اور سردار بولے کہ معلوم ہوتا ہی کہ اخلاق
نے خیال کیا ہو کہ امیر حمزہ صاحبقران لشکر مین موجود نہین ہین جو مقابلہ کرین مین طبل جنگ
بجواکر ان لوگون کو قتل کردن یہ اُسکا خیال خام ہی ہم سب موجود ہین مقابلہ کو پس لندھور
نے اسیوقت سب سردارون کی صلاح سے حکم دیا کہ بفضل یزدی و بتائید ربانی ہمارے لشکر
مین بھی کوس رزمی بجایا جاے یہ حکم دینا تھا کہ لشکر اسلام مین بھی نقارہ پر چوب پڑی صدائے
کوس حربی لشکر مین پھیلی سب اہل لشکر کو معلوم ہوا کہ کل کفار سے مقابلہ ہوگا اور آتش کینہ
و فساد کو کفار مشتعل کرینگے یہ معلوم ہوتا تھا کہ یہان بھی بند و بست ہونے لگا سب اہل لشکر
سامان جنگ و پیکار مین مصروف ہوئے آلات حرب و ضرب کو درست کرنے لگے ادھر لندھور
نے اور اُدھر اخلاق نے دربار برخاست کیا سب سردار دونون طرف کے اپنے اپنے مقام پر آکر سامان
جنگ مین بسر کرنے لگے یہان تک کہ وہ باقی دن تمام ہوا رات ہوگئی طبل جنگ بجا کیا دونون
طرف طلایہ پھرنے لگا صدائے حاضر باش و ناظر باش بلند ہوئی سردار و اہل لشکر بار بار
آسمان کی طرف دیکھ رہے ہین کہ آثار سحر فلک پر نمایان ہوئے یا نہین بہادرون کو خوشی

جنگ مین نیند نہین آتی ہو بعض سورہے ہین کوئی کسی سے گلے مل رہا ہو کوئی باہم بیٹھا ہوا باتین
کر رہا ہو طبل جنگ بج رہا ہو اسی طور سے وہ رات سب نے بسر کی سبکو سامان جنگ مین وہ رات بسر
ہوئی یکایک آثار سحر فلک پر نمایان ہوئے ستارہ سحری پر چمکنے لگا سلطان شب مع اپنے
سپاہ سیارگان کے شکست کھاکر طرف قلعہ مغرب کے راہی ہوئے نور سحری نے اپنا عمل ظلمت
شب پر کیا زنگی شب کو شکست دی شاہ خاور دریچہ شرق سے تاج شعاعی سر پر رکھے ہوئے
نیزہ شعاع کو ہاتھ مین لیئے ہوئے میدان فلک مین صف آرا ہوا جھونکے نسیم بہار کے چلنے لگے
دلون کو بے اختیار کرنے لگے غنچہ سربستہ نسیم سحر کھا کھا کر کھلنے لگے طائران خوش بیان
و شیرین زبان شاخہائے درخت پر بیٹھکر اپنے اپنے آشیانون سے نکل کر حمد الٰہی بزبان ذی زبانی
کرنے لگے سبزہ اپنی بہار الگ دکھا رہا تھا کو سون یہ معلوم ہوتا تھا کہ فرش مخمل سبز کا کیا ہوا ہو
اسپر جوا ہر کے قطرے پڑے ہوئے تھے یہ معلوم ہوتا تھا کہ گوہر غلطان ہین کہ پڑے ہوئے
اشجار بار بار بوقت سحر آثار سحر دیکھکر اور وقت عبادت خدا پاکر مست ہو ہو کر جھوم رہے تھے
کبھی جھک جاتے تھے شاخین جھوم جھوم کر مثل عابدان شب زندہ دار کے زمین کو چوم لیتے
تھے عجب سمان تھا اور عجب وقت تھا ہر مذہب کے لوگ اپنے اپنے طریقہ کے موافق اپنے
پیدا کرنے والے کی عبادت کر رہے تھے لشکر اسلام سے صدائے اذان بلند ہوئی سب
خدا پرست اٹھے وضو کیا نماز سحر کو بصد خشوع و خضوع بجا لائے اور ضرورتون سے فراغت
کر کے ہر ایک نے کمر جنگ پر کسی ہتھیار لگائے اپنے اپنے مقام سے اٹھکر میدان مین آئے
لشکر تیار تھا لشکر کو روانہ کر کے دربارگاہ پر آکر موجود ہوئے اس خیال سے کہ مالکشاہ لندھور
آئین تو انکے ہمراہ میدان جنگ کو چلین وہان لشکر میدان جنگ مین جاکر کھڑا ہوا ادھر لشکر
کفار مین بھی صبح کی وردی بجی ہر ایک پوجا پاٹ کرنے لگا بعد فراغت پوجا پاٹ کے مسلح
و مکمل ہو کر برآمد ہوئے سب سردارون نے سلام کیا یہ سبکا سلام لیتے ہوئے قریب مرکب
آئے مرکبون پر سوار ہو کر اور سب سردارون کو ہمراہ لیکر طرف میدان کے چلے سرداران دست
چپ مالکشاہ کے ہمراہ تھے اور دست راست لندھور کے ہمراہ آکر میدان مین پہونچے اہل لشکر
نے سلام کیا کہ یکایک لشکر کفار کے آمد شروع ہوئی سیاہ علم ہوا سے اڑتے ہوئے لشکر کفار بھی آکر

پہونچا صف آرا نکلے انکے صفون نے نکل کر صف بندی کی جب صف بندی ہو چکی سقون نے
نکل کر آبپاشی کی تبر داروں نے نکل کر پست و بلند زمین کو ہموار کیا کہ نقیبون نے نکلکر
نقابت کی ورکرکمیتون نے کھڑے ہو کہا دونون طرف کے نقیب نقابت کرکے واپس گئے کرسی کہار
اپنے لشکر مین آنے لشکرون پر سناٹا سا چھا گیا صفون کی یہ نوبت تھی کہ مثل صف مژگان
کے تھین بہادرون کے جوش شجاعت سے چہرہ لعل ہو رہے تھے یہی دل چاہتا تھا کہ جا پڑین
تلوارین نیامون سے نکلی پڑتی تھین خنجر گلے ملے پڑتے تھے مرکب بھڑکے جاتے تھے تھوڑے
عرصہ تک یہی عالم رہا کہ وہ جوش کم ہوا لشکر اسلام کے سردار و پہلوان انتظار کر رہے
ہین کہ کوئی جوان لشکر کفار سے نکلے تو مقابلہ کرین بار بار کفار کی طرف دیکھتے ہین اور رہ جاتے ہین
اودھر سے کوئی نکلنے کا قصد بھی نہین کرتا ہے اخلاق اپنے وزیر سے کہتا ہے کہ بڑا دھوکا
کھایا ناحق مین نے قرناطیس کے کہنے پر طبل جنگ بجوایا اور میدان مین آکر صف آرا
ہوا ابھی تو نقابدار نہین آیا اب کون لشکر سے مقابلہ کرے گا لشکر مین تو کسی مین یہ طاقت
و جرأت نہین پاتا ہون کہ خدا پرستون سے مقابلہ کرین مین آپ ہی اس قابل نہین ہون کہ خود
نکلون اور اگر اس قابل ہوتا بھی تو مین کبھی نہ مقابلہ کرتا کیونکہ مین نہین لڑسکتا ہون نہ یہ طاقت
رکھتا ہون نہ رکھتا تھا کہ لڑون ایک مرتبہ مین لڑکر مزا اُٹھا چکا اب مجکو بڑی فکر ہے کہ کون مقابلہ
کرے اور کون نکلے مجکو تو نقابدار آتے ہوئے نہین معلوم ہوتا ہے قرناطیس نے ضرور ٹالا اور
دھوکا دیا یہ تباؤ کہ اب کیا کیا جائے وزیر نے جواب دیا کہ کیا عرض کرون مین تو خود فکر کر رہا ہون
اور حیران ہون کہ کیا ہوگا راوی بیان کرتا ہے کہ خدا پرستون کو اس امر کا انتظار ہے کہ لشکر کفار سے
کوئی نکلے تو مقابلہ کرین۔ اور کفار اس فکر و تشویش مین مبتلا ہین کہ جسکے بھروسہ پر ہمنے مقابلہ کا
قصد کیا تھا وہ ابھی تک آیا نہین کیونکر مقابلہ کرین اور کیونکر اپنی جان بچائین یہ تو بڑی نامردی
ہے کہ میدان جنگ مین آکر اور صف آرا ہو کر بدون مقابلہ کے اور بدون کسی سبب اور وجہ کے
بے مقابلہ کیے جانا بالکل بیکار ہے اور بزدلاپن ہے سب انگشت نما و طعنہ زن ہونگے بہادرون و
شجاعون کی نظرون مین حقیر ہونگے اور وہ سب مجکو بحقارت دیکھین گے میری بہادری مین بٹہ
آجائے گا اخلاق یہ دل مین خیال کر رہا ہے اور خاموش اپنے مقام پر کھڑا ہے بار بار گردن اٹھا کر

صحرا کی طرف دیکھتا ہے کبھی رکابون پر زور دیکر کھڑا ہو جاتا ہے عجب کرب و اضطراب کی حالت
مین مبتلا ہے لشکر اسلام کے لوگ الگ متفکر ہین کہ یہ کیا سبب ہے کہ نقابت بھی ہو گئی اور اسوقت
تک کوئی مقابلہ کو نہین نکلا مالک نے لندھور سے کہا کہ یہ کیا سبب ہے کہ اخلاق نے طبل جنگ
بجوایا اور میدان مین آکر صف آرا ہوا مگر ابھی تک کسی کو مقابلہ کرنے کی اجازت نہین دی باوجودیکہ
نقابت بھی ہو چکی لندھور نے جواب دیا کہ معلوم ہوتا ہے کسی کا انتظار ہے مین دیکھ رہا ہون کہ
کل اہل لشکر کے کفار کی صحرا کی طرف لگا ہے اور اخلاق بار بار اونچا ہو ہو کر جنگل کی طرف دیکھتا ہے
جسکا انتظار ہے جب تک وہ نہ آئیگا اسوقت تک مقابلہ نہ ہوگا لندھور یہ کہی رہے تھے کہ صحرا کی
طرف سے گرد و غبار بلند ہوا مگر مختصر اور بہت تیزی کے ساتھ دونون لشکرون کے اہل لشکر
نے جو اس غبار کو دیکھا سب اس طرف دیکھنے لگے لندھور نے مالک سے کہا کہ دیکھا تمنے کہ غبار
بلند ہوا ضرور اس مین وہ خاک مین مددگار کفار کا ہے اسی کا انتظار تھا یہ کہکر لندھور نے ہرکارون
کو حکم دیا کہ خبر تو لاؤ کہ کون آتا ہے اور کسکا مددگار ہے ادھر اخلاق نے جو اس غبار کو دیکھا تو اپنے
وزیر سے کہا کہ انداز سے معلوم ہوتا ہے کہ نقابدار فرستادہ قرناطیس جادو آتا ہے ہرکارون کو روانہ
کر گئے خبر تو منگاؤ میرا دل گواہی دیتا ہے اور از حد مجھکو خوشی ہے دل خود بخود بشاش ہوا جاتا ہے اب
وہ میری حالت نہین ہے جو قبل اسکے تھی اس غبار کے ظاہر ہونے سے میرا غبار دل برطرف
ہو گیا کدورت جاتی رہی عجب مقام تعجب ہے کہ خاک نے کام پانی کا کیا کہ غبار دل کو برطرف
کر دیا وزیر نے فوراً ہرکارون کو حکم دیا کہ جا کر خبر تو لاؤ کہ اس غبار مین کون ہے اور کس کی کمک کے
لیے آیا ہے یہ سن کے ہرکارے لشکر کفار کے اور ادھر سے لشکر اسلام کی طرف غبار کے روانہ ہوئے
وہ غبار اس تیزی سے چلا آتا تھا کہ ہرکارے پہونچنے بھی نہ پائے تھے کہ وہ غبار آکر مابین لشکر کفار
و اسلام کے شق ہوا اور اس غبار سے ایک نقابدار ابلق پوش سیاہ فام مرکب پر سوار ایک باز ابلق
اسکے سر پر سایہ فگن ول گرد سے پیدا ہوا دونون لشکرون نے دیکھا کہ ایک نقابدار ابلق
پوش مرکب ابلق پر سوار مسلح و مکمل باز ابلق رنگ سر پر سایہ فگن دونون شانون پر اسکے دو
اژدر ابلق رنگ بیٹھے ہوئے درمیان دونون لشکرون کے کھڑا ہوا ہے ایسا رنگ اسکے چہرہ کا
سیاہ ہے کہ معلوم ہوتا ہے کہ سیاہ آندھی اٹھی ہے اسکے رخ کے رنگ سے تمام صحرا تاریک ہو رہا ہے

قوی ہیکل اور قد آور جوان ہی دونون ہاتھ اوسکے دو ڈوالے برگد کی معلوم ہوتی ہین زرہ
اسقدر تنگ پہنے ہی کہ یہ ثابت ہوتا ہی کہ لوہے کے جال مین اژدر آتش فشان کو مقید
کیا ہی سر پر جو خود ہی وہ کاسہ معکوس یا گنبد مرقد ضحاک معلوم ہوتا ہی سر مانند قلۂ
کوہ کے ہی سینہ بہت چوڑا مثل کوہ اژدر کفر کے بانگین مثل ستون یا تنہ درخت کے منھ غار
اژدر آنکھین دو تنور سوزان واستانے جو پہنے ہی اور ہاتھ جو اوس سے باہر نکلے ہین یہ معلوم
ہوتا ہی کہ دو اژدر آتش فشان سیاہ رنگ غار سے منھ نکالے ہوئے ہین نیزہ سرتیز
کنوتی مرکب پر رکھا ہوا ہی نقابدار بدروزگار ثانی ضحاک ماران معلوم ہوتا ہی دونون
اژدر جو اوسکے شانون پر بیٹھے ہوئے ہین ہر مرتبہ منھ سے شعلہ آتش چھوڑتے ہین مرکب
بہت قوی ہیکل اور زبردست تر ان ہی یہ معلوم ہوتا ہی کہ کوہ بالا سے کوہ نمایان ہی باز
ابلق رنگ سر پر پرواز کر رہا ہی یہ شان وشوکت دیکھکر اہل لشکر اسلام و کفار دونون اس
بدکردار و بدشکل کو دیکھکر بہت خائف ہوئے لندھور و مالک و دیگر اہل لشکر اسلام نے
یا حفیظ کہکر آنکھین بند کر لین اور ہر ایک کی زبان سے نکلا کہ تو ہی حافظ ہی اور تو ہی بچانے
والا ہی اس بلا سے یہ انسان کیا ہی کوئی دیوزاد ہی کیا ضحاک ماران قبر سے اوٹھکر مقابلہ کے
لیے آیا ہی لشکر کفار کے تو لوگ یا خداوند عجائب کہکر کانپنے لگے ہرکارون کے حواس
جاتے رہے کہ یہ دامن گرد سے کیا بلا پیدا ہوئی یہ کون ہی مگر واس باختہ ہو گئے حواسون
کو درست کر کے لشکر کی طرف واپس گئے یہ جرأت دونون کے ہرکارون کی نہ ہوئی کہ بڑھکر
دریافت کرتے کہ آپ کون حضرت ہین اور کس کی کمک کو آئے ہین اور کسکے فرستادہ ہین
ہرکاران لشکر اسلام نے لندھور سے جاکر عرض کیا کہ ہم بموجب حکم سرکار برائے دریافت
حال گئے جب تک ہم قریب غبار پہونچے گرد وغبار میدان مین آکر قائم ہوا اور شق ہوا آپنے
خود ملاحظہ فرما لیا ہوگا کہ جو بلا اوس غبار سے پیدا ہوئی ہمکو یہ جرأت نہ ہوئی کہ ہم دریافت
کرتے کہ آپ کہان سے تشریف لائے ہین اور کسکی طرف آئے ہین ہمارے حواس اس
صورت نحس وشکل بد کو دیکھکر جاتے رہے یہ معلوم ہوتا ہی کہ ضحاک ماران اپنی قبر سے
اوٹھکر چلا آیا ہی نہ معلوم یہ باز ابلق رنگ کیسا سر پر سایہ فگن ہی لندھور نے جواب دیا

کہ کوئی مقام خوف نہین ہمارا خدا ہمارا محافظ ہی اور نگہبان ہی اگر یہ صنعی کب ثانی ہی تو
ہم بھی فریدون وقت ہین ہمارا کیا بنا سکتا ہی خدا مالک و حافظ ہی وہ ہم سب کا مددگار
و مختار ہی اگر اسکو ہم سبکی قضا لائی ہی اور ہم سبکی موت اسکے ہاتھ سے مقرر ہوئی ہی تو کیا خوف
ہی ہم سب اسکو قتل کرین سگے یہ کہکر لندھور نے و مالک نے اپنے اپنے اہل لشکر سے کہا کہ کوئی
مقام خوف و دہشت نہین ہی بموجب مصرعہ ع دشمن اگر قوی است نگہبان قوی تر است
جو منظور خداوند کریم ہوگا وہ ہوگا دیکھو تو پردۂ غیب سے کیا ظاہر ہوتا ہی یہ کہکر مالک و
لندھور نے اہل لشکر کو مطمئن کیا ادھر اخلاق نے جو اس نقابدار کو دیکھا شل بید
کے کانپنے لگا ہاتھ پاؤن مین رعشہ پڑ گیا وزیر سے کہا کہ اس نقابدار کی صورت دیکھکر
خوف آتا ہی نہ معلوم یہ بلا کہان سے آئی اور کسکے لیے آئی ہی اور کیونکر دفع ہوگی وزیر نے جوابدیا
کہ مین تو خیال کرتا ہون کہ یہ نقابدار فرستادہ قرناطیس جادو آپ کے دوست کا ہی
اور آپ کی کمک کو آیا ہی دیکھیے دم بھر مین کھلا جاتا ہی ہرکارے آپ کے سامنے برائے دریافت
گئے ہین وزیر یہ کہہ رہا تھا کہ وہ ہرکارے واپس آئے ہاتھ باندھ کر عرض کیا کہ آپ لوگون
نے خود ملاحظہ فرما لیا کہ یہ غبار آمد نقابدار کا تھا ہم پہونچنے نہ پائے کہ غبار سے نقابدار
ظاہر ہوا ایسی شکل مہیب تھی کہ ہم قریب جا کر دریافت نہ کر سکے واپس آئے وزیر نے کہا
کہ اچھا معلوم ہو جائیگا کہ جو کوئی ہی مین لشکر کفار کی حالت بیان کر چکا ہون کہ سبکو خوف
طاری ہی سب کانپ رہے ہین منتشر الحواس ہین گھوڑے بدلگامیان کر رہے ہین
نقابدار کو دیکھ دیکھکر ہرکارے یہ کہہ رہے تھے کہ اوس نقابدار صعلوک روزگار نے
میدان مین مرکب کو روک کر ادھر اودھر دیکھا بنگاہ تند و تیز دیکھا کہ ایک سمت کو
لشکر کثیر صف آرا ہی نشانون سے ظاہر ہی کہ یہ لشکر خدا پرستون کا ہی اور ایک سمت
کو لشکر مختصر صف بستہ کھڑا ہی اسکے نشانون کے پھریرون سے معلوم ہوتا ہی کہ یہ
سب عجائب پرست ہین پس اپنے طریقہ سے خیال کرکے اپنے دل مین کہا کہ مین ان
لوگون کی کمک کو آیا ہون حسب الارشاد اپنے اوستاد کے یہی پتہ دستان قرناطیس
نے بھی دیا تھا کہ جس لشکر کے پھریرے سیاہ ہون وہ لشکر میرے دوست اخلاق کا ہی

اوس

اور جوش لشکر کیشر ہوا اور نشانون کے پھریرے سرخ و سبز و سفید ہون و لشکر مخالف اور
خدا پرستون کا ہر پس حال ہے وہ کہکر اور لشکر کفار کی طرف منھ کر کے آواز دی کہ ایہا الناس
آگاہ و خبردار ہو کہ مین فرستادہ ہون قرناطیس کا ملک اخلاق کہان تشریف رکھتے ہین
ذرا میرے پاس تشریف لائین تاکہ مین اُن سے اجازت لیکر خدا پرستون سے مقابلہ
کرون تم لوگ مجھ سے خوف نہ کرو مین تم سب کی کمک کو آیا ہون ملک اخلاق بلاخوف
و خطر میرے پاس تشریف لائین بالکل اندیشہ نہ کرین یہ جو اُسنے پکارکر کہا فی الجملہ کفار
کے حواس درست ہوئے اب اطمینان ہوا اہل اسلام کو معلوم ہوا کہ یہ نقابدار ہماری
کمک کو نہین آیا ہی فرستادہ قرناطیس ہی اخلاق تو بہت خوش ہوا اور صف لشکر سے نکلکر
چلا اہل اسلام کو معلوم ہوا کہ یہ نقابدار کوئی قرناطیس سے اُسکا بھیجا ہوا اخلاق کی کمک
کو اور ہم سے مقابلہ کرنے کو آیا ہی اخلاق نے اُس سے کمک طلب کی تھی اسکے بھروسہ پر
اخلاق طبل جنگ بجواکر میدان مین آکر صف آرا ہوا ہی ورنہ اخلاق کی یہ جرات نہ تھی
کہ مقابلہ کو نکلتا صرف اسی کے بھروسہ پر نکلا ہی اور اسی کا انتظار تھا جواب تک کسی نے
نکل کر مقابلہ نہین کیا لندھور و مالک نے فرمایا کہ کوئی پروا کی بات نہین ہی آنے دو
ہم مقابلہ کرین گے نقابدار ہی تو کیا خوف و انتشار ہی ہمارا خدا نقابدار سے زیادہ قوی
ہی لندھور وغیرہ تو یہ فرما رہے ہین اودھر اخلاق دُرتا و کا نپتا مرکب پر سوار قریب
نقابدار آیا نقابدار نے سلام کیا اور کہا کہ آپ اطمینان رکھین مجکو آپ کے دوست
نے آپ کی مدد کے لیے روانہ کیا ہی پس مین اجازت چاہتا ہون کہ جاکر ان خدا پرستون
سے مقابلہ کرون اور انکو اسیر کر کے قتل کرون مگر ایک امر ہی کہ جب مین سب کو اسیر کرونگا
اُسوقت قتل کرونگا دوسرے یہ کہ مین ان قیدیون کو اپنے ہمراہ لیجاؤنگا آپ کے
سپرد نہ کرونگا اسکا سبب یہ ہی کہ خدا پرستون کے لشکر مین بڑے زبردست عیار ہین ایسا
نہو کہ وہ عیاری کر کے رہا کر لیجائین تو ساری محنت رائگان ہو اخلاق نے جواب دیا
کہ آپکو اختیار ہی مین آپ کے کسی فعل مین دخل نہ دونگا نہ آپکو کسی امر سے منع کرونگا
بلکہ جو آپ حکم فرمائینگے مین اُسکو بسر و چشم بجالاؤنگا نقابدار نے جواب دیا کہ اب آپ

تشریف لیجائیے مین مقابلہ کو جاتا ہون اخلاق تو اپنے مقام پر جاکر قائم ہوا نقابدار مرکب چمکا کر مقابلہ مین لشکر اسلام کے میدان مین آیا خوب مرکب کو دوڑا کر مثل پہلوانون کے سلحشوری دکھائی نیزہ ہلایا برچھے کے ہاتھ نکالے سیف ہلائی گرز کے ہاتھ دو چار ہلائے اسکے بعد مرکب کو روک کر لشکر اسلام کی طرف رخ کرکے پکارا کہ اے فرقہ خدا پرستان و اے زبردستان و اے خدائے نادیدہ کے ماننے والون آگاہ و خبردار ہو کہ میرا نام نقابدار ابلق پوش و بازدار ہی مین تم سب کو خبردار و ہوشیار کرتا ہون کہ میرے مقابلے سے خوف کرو اور ڈرو کہ مین وہ نقابدار ہون کہ میرے خوف سے اسوقت تک رستم و سام قبر مین اپنے گوشہ دہن سے منھ چھپائے ہوئے کانپ رہے ہین دیو میرا نام سن کے بھاگ جاتے ہین مین نے بڑے بڑے بہادرون کو ایک دم مین زیر کرلیا ہی اس کوہ بلود کو اور کوئی مقام خیال کرنا یہان سے تمھارا زندہ پھر کر جانا محال ہی بدون دین عجائب پرستی قبول کیے ہوئے پس مین تم سے کہتا ہون کہ تم سب رومال سے ہاتھ باندھ کر خدمت ملک اخلاق مین حاضر ہو مین تم سب کا قصور معاف کرادون اور اپنے مقام کو چلا جاؤن اور دین عجائب پرستی اختیار کرو مین نے سنا ہی کہ تمنے ملک اخلاق کو بہت پریشان کیا ہی ملک اشفاق کو بیگناہ قتل کیا کیا تمکو یہ امر معلوم نہ تھا کہ مجھ ایسا دوست و مددگار ملک اخلاق کا موجود ہی میرے تلوار کے بہادران جہان کے دلون پر سکے جمے ہوئے ہین اگر میری کہنے پر نہ عمل کروگے یاد رکھو کہ مین تم سب کو اس طور سے قتل کرونگا کہ تمھارے حال پر مرغان ہوا اور ماہیان دریا رحم کرین اور کچھ بس نہ آئے بلکہ تم سب کے سب خود اپنے ہاتھ سے اپنا گلا کاٹ کر مرجاؤ تو میرا نام نقابدار آئندہ تمکو اختیار ہی یہ جو پکار کر نقابدار نے کہا اہل اسلام نے یک زبان ہو کر جواب دیا کہ او نقابدار مفلوک روزگار بدکردار و بدشعار زناکار کیا بیہودہ بکتا ہی تو بڑا بے غیرت و بیحیا و نامرد ہی تیری نامردی دھبہ لانے اسی واسطے ظاہر ہی کہ نقاب مین منھ پوشیدہ کرکے مقابلہ کرنے آیا ہی بیحیائی کے پردے تیرے منھ پر پڑے ہوئے ہین او نقابدار کہلا تیری تلوار کے سکے کیا بہادرون کے دلون پر پڑے ہوئے ہونگے اگر یہ کہے کہ تیرے بیہودہ پن و نامردی کے سکے و جھنڈے گڑے ہوئے ہین تو زیبا ہی تیرے خوف سے کیا

کیا رستم و سام قبر مین پوشیدہ ہوئے ہین تو اُنکی ناخن پا کی برابری نہین کر سکتا ہی ایسے
نبردون کے خوف سے بھلا بہادر کبھا خوف کرے گا مثل عورتون کے روی نحس کو نقاب
مین پوشیدہ کرکے آیا ہی جا پردے مین بیٹھ او دیکھ کہین پردہ دری و رخنہ اندازی نہ ہو جائے
کوئی تیری صورت نحس نہ دیکھ لی تجکو امر خانہ داری سے مثل عورتون کے غرض ہی یا بہادرون
کی طرح میدان مین آنے سے غرض کیون اپنی قضا بلاتا ہی ہان اگر بہادر و جری اپنے کو
کہتا ہی تو مردان عالم سے آنکھ چار کرکے منہ پر سے نقاب کو دور کرکے مقابلہ کر تو جانین
کہ تو بہادر ہی ورنہ اول درجہ کا بودم ہی نامرد ہی آگاہ ہو کہ ہم وہ لوگ ہین کہ جنکے نام کے سکّے
دلون پر پڑے ہوئے ہین جنھون نے نشان بہادری کے از سرحد دنیا تا پردہ قاف بلند کیئے
ہین جنکے ہیبت شمشیر سے راتون کو بہادرون کو نیند نہین آتی ہی جنکے نعرون کی صدا سے دیوان
قاف کوسون بھاگ جاتے ہین اور سوتے مین سے چونک پڑتے ہین تو ہم سے کیا
مقابلہ کریگا اگر ہم لوگ یہ دعوی کرین کہ ہمارے خوف سے رستم و سام گوشہ قبر مین جا کر پوشیدہ
ہوئے تو زیبا ہی مگر یہ کلمات تکبر آمیز و غرور کے ہین ہمکو غرور زیبا نہین ہی ہان تکبر و غرور ذات
خداوند غفور کو زیبا ہی کہ وہ وحدہ لاشریک ہی اُسکا کوئی شریک نہین ہی نہ اُسکا کوئی ثانی ہی
اُسکی ذات لاثانی ہی وہ سبکا پیدا کرنے والا ہی اور سب کا فنا کرنے والا ہی اُسکی طرف
سب کی بازگشت ہی اور یہ جسقدر خدائی کر گئے ہین سب کافر و بچہ شیطان بہکائے ہوئے ابلیس
علیہ اللعن کے ہین نادان سبکو ہم سب نے بمدد خداوند کریم برباد و غارت کیا اور خدائیون کو
سنا یا تیری کیا حقیقت ہی و اصلیت ہی اور یہ عجائب نگار جو کہ خدا بنا ہوا ہی کیا چیز ہی یہ بھی کوئی
بچہ شیطان ہوگا مثل اُن سب کے مارا جائیگا اب جاتا کہان ہی کیونکہ ہم لوگون کے ہان
قدم آ گئے ہین اب بے دون اس سرزمین کو اسلام آباد کیے ہوئے یہان سے جاتے بھی ہین یہ جو
تو نے کہا کہ تم سب رومال سے ہاتھ باندہ کر حاضر ہو مین تم سب کی خطا اخلاق سے معاف کرا دون
اسکا جواب یہ ہی کہ تو خود اپنی جان پر رحم کھا کر مع اخلاق کے رومال سے ہاتھ باندھ کر حاضر
ہو ہم سب تیری سفارش کرکے زلزلہ قاف ثانی سلیمان امیر حمزہ صاحبقران سے بری خطا معاف
کرا دینگے اور تیرا بہت بڑا مرتبہ ہوگا اور یہ جو تو نے کہا کہ دین اسلام ترک کرکے دین